راہِ زیست ہو تم

ازقلم یمنا

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے کس کی اجازت سے تم میرے روم میں آئی؟؟---
وہ اُسے کہا جانے والی نظروں سے دیکھتی بی اماں کو آوازیں دینے لگی

بی اماں __بی اماں __جلدی آئیں---

ملازمہ تو اچانک اسکے انداز سے گبھرا گئی ---

بیبی جی معاف کر دیں دوبارہ ایسا نہی ہوگا
وہ سر جھکاتے بولی

شٹ اپ زبان بند رکھو اپنی ---
،،اُسے غصے سے دیکھتی وہ پھنکاری
اوقات کیا ہے تمہاری ---

کس کی اجازت سے تم نے میرے روم میں قدم رکھا ۔۔نکلو ابھی کے ابھی یہاں سے
وہ اُسے سخت تیوروں سے دیکھتی بولی

بی اماں جلدی سے کمرے میں داخل ہوئی ۔۔۔
ابرش بیٹی میں
،، نے اسے آپکے کمرے میں بھیجا تھا
آج صاحب جی نے آنا ہے تو میں گھر کی صفائی کروانے میں مصروف تھی اسی لیے اسکو
آپکے روم میں بیج دیا ۔۔۔ وہ اُسے وضاحت دینے لگی
اپنے مخصوص نرم لہجے میں اُسے برہم دیکھ گویا ہوئی

معافی چاہتی ہوں دوبارہ ایسا نہی ہوگا

نہیں بی اماں آپ کیوں معافی مانگ رہی ہیں

وہ نرم لہجے میں اُنھیں دیکھتی بولی

---اسنے میری نیو سکرٹ خراب کر دی------

میری فیورٹ تھی ---

وہ منھ بسورتی غصے سے اُسے دیکھتے بولی

آئندہ آپ کسی کو میرے روم میں مت بھیجنا ----

آپ جب بھی فری ہوں خود آیا کریں ---

مجھے نہی پسند میرے روم میں آپکے علاوہ کسی کا آنا ابرش اُن کے گرد محبت سے بانہیں پھیلائے بولی---

ملازمہ تو ہونق بنی اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو ابھی تھوڑی دیر پہلے اتنے غصّہ میں تھی اور اب اتنے سکون سے

بی اماں سے بات کر رہی تھی -----

،، تم کیوں یہاں کھڑی ہو جاؤ اپنا کام کرو

،، --بی اماں نے ملازمہ کو ڈانٹ کر وہاں سے بھیجا

ابرش بیٹی یہ نئی ملازمہ ہے اسلئے اُسے پتہ نہیں چلا ہوگا ---

ضرورت مند تھی اسلیے میں نے صاحب جی سے بات کرکے اسے کام پر رکھ لیا

دوبارہ ایسا نہی ہوگا بی نے معذرت کرتے ہوئے کہا ----

،،، اوہ"۔ وہ سر ہلاتی گویا ہوئی

کوئی بات نہیں بی ماں ---آپ کو جیسے بہتر لگے

کون آ رہا ہے بابا کے ساتھ ؟----

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوتی اپنے شولڈر کٹ براؤن سلکی بالوں میں برش چلاتی

،،سوالیہ نگاہوں سے آئینے سے اُنھیں دیکھتی بولی

زاویار بیٹا آ رہے ہیں صاحب کے ساتھ ۔۔۔

،، انہی کا روم سیٹ کروا رہی ہوں

،،اور صاحب بتا رہے تھے کے اب وہ سب کے ساتھ ہی رہیں گے

کیا ؟؟

اُسکے ہاتھ سے برش چھوٹ کر زمین پر گرا

ممّ۔۔۔مطلب اسی گھر میں؟؟

اُنکی بات سنتی وہ گربڑا گئی

کیا اب وہ واپس نہیں جائے گے؟؟

وہ خود پر قابو پاتی بولی

،، جی نہیں

ٹھیک ہے آپ جائیں اسنے کڑوا سا منہ بنایا اور میرے لیے کافی بیجھ دیں کہتی وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو کر پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گئی

،،کیوں کے زاویار اسکو کچھ خاص پسند نہی تھا۔

اسنے جب سے ہوش سنبھالا زاویار اسکو کسی نہ

کسی بات پر ٹوکتا رہتا

جسکی وجہ سے اُسے زاویار سے خاص قسم کی چڑّ تھی ---

اسکے بابا نے تو اُسے کبھی کسی چیز سے منع نہی تھا کیا اسی لیے وہ اس سے خار کھانے لگی ----

،،، اور اب اُسکے واپس آنے پر پریشانی نے آگھیرا تھا

جسے بی ماں کے سامنے تو وہ چھپا گئی لیکن اب خود بیٹھ کر اُسکے واپس آنے کی وجہ سوچنے لگی ،،

کچھ تو بات ہوگی ایسی ----

،،جو اُسکی واپسی ہو رہی ہے ورنہ بابا نے تو بہت کہا تھا لیکن تب تو مانے نہی

،،، خیر ابر تمھیں کیا لینا دینا

"آئے یاں نہیں ،،،میری بلا سے

سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ اپنا فون تھام کر وہ انسٹا آن کرکے اُس میں مصروف ہو گئی

💖💖💖💖💖

،،ملک ہاؤس میں بس صفدر ملک اور انکی بیٹی ابرش رہتے ہیں

بی اماں اُنکی ملازمہ ہیں جنھوں نے اُسے بچپن سے سنبھالا تھا اسی لیے وہ اُن سے کافی اٹیچ تھی

ملک ہاؤس میں دو فیملیز رہتی تھی

،،صفدر ملک ___اور ندیم ملک --

صفدر ملک کی فیملی اوپر والے پورشن میں جبکہ ندیم ملک نیچے والے پوشن میں رہتے-----

صفدر ملک کی ایک بیٹی ابرش جو کے شادی کے ۵ سال بعد بہت منتوں کے بعد ملی تھی

....جبکہ ندیم ملک کا ایک بیٹا زاویار ملک جو ابرش سے ۵ سال بڑا تھا --

وہ لوگ اپنی زندگیوں میں خوش تھے ----

،، سب کی ابرش میں جان بستی تھی

ذاویار ابرش کو اٹھاے رکھتا اُسکا بہت خیال رکھتا ،،-ابرش بھی اسکے ساتھ کافی اٹیچ تھی

صفدر ملک میٹنگ کے سلسلے میں دبئی گئے ہوے تھے

-زاویار نے باہر جانے کا شور مچایا ہوا تھا ----

وہ لوگ لاہور کے لیے نکلے تاکہ بچوں کی تھوڑی سی ریفریشمنٹ ہو جائے اور

،، زاویار کو جوائے لینڈ لے جائیں

یہ جانے بغیر کے یہ سفر شاید انکی زندگی کا آخری سفر تھا ----

زاویار اپنی تائی جان عیشاء (صفدر ملک کی بیوی)اور ابرش کے ساتھ پیچھے بیٹھا

جبکہ ندیم ملک اور انکی بیوی ثنا آگے بیٹھے تھے

--گاڑی اپنے سفر پر روا دوا تھی

کے اچانک سامنے سے بس نے آکر گاڑی کو ہٹ کیا گاڑی پلٹے کھاتی ہوئی دور جا گری----

لوگ فوراً ارد گرد اکٹھے ہو نے لگے

" جب تک انکو باہر نکالا گیا

ندیم ملک اور انکی بیوی کی سانسیں تھم چکی تھی

۔زاویار کو بھی کافی چوٹیں آئی تھی

ابرش کے بھی سر سے خون بہہ رہا تھا روتی ہوئی وہ اپنی ماں اور زویار کو خون میں لت پت دیکھ رہی تھی ---

عیشا ملک بے ہوش تھی

انکو ہسپتال لے جایا گیا جب اُنھیں ہوش آیا

تو اچانک سب کچھ یاد آتے ہی اُنہوں نے اپنے بچوں کو پکارنا شروع کر دیا

" زاوی،،- زاوی

عیشاء ملک جیسے ہی ہوش میں آئی وہ بس اُسکا نام پکاری جا رہی تھی ---

زاوی کو بلائیں "ابرش مم "میری بیٹی "وہ اٹکتی ہوئی بولتی نرس کو دیکھ کر اُنھیں بلالنے کا کہنے لگی

۔جی وہ لوگ ٹھیک ہیں آپ آرام کریں آپکی طبیعت ٹھیک نہیں نرس اُنکے قریب آتی اُنکے بال سہلاتی انکو پرسکون کرتی بولی

نہیں آپ بلائیں میرے بچوں کو ،،----

...میری بیٹی؟؟

میرے بھائی کو ؟؟...وہ ٹھیک تو ہیں نہ ---

،وہ اپنی تکلیف بھلائے اُنکے لیے متفکر ہوتی بس بار بار اُنکا پوچھ رہی تھیں

جی میم میں بلاتی ہوں آپ لیٹ جائیں پلیز

، نہیں پپ،، پلیز "آپ لے کر آئیں میرے بچے

میری بہن وہ کہاں ہے ؟؟.---

وہ ٹھیک تو ہے ؟؟

اسکو بھی بہت چوٹیں آئی تھی اُنہوں نے زبردستی اٹھتے ہوے سوالیہ نظروں سے اُسے ،، دیکھا

"آئی ایم سوری میم

جو دو پیشنٹ آپکے ساتھ آئے تھے انکی حالت بہت خراب تھی ---

،ہاسپٹل لانے تک انکی ڈیتھ ہو چکی تھی

نرس اظہارِ افسوس کرتی بچوں کو بیچھنے کا بولتی روم سے نکل گئی ----

نہیں ایسا نہی ہو سکتا وہ دندھلی آنکھوں سے نرس کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی ---

،، سر میں ایک دم ٹیسیں اٹھنے لگی

آنسو روانی سے بہہ رہے تھے نظر سامنے اٹھی تو ذاویار ابرش کو لے کر انکی جانب آ رہا تھا

ممما،، مما "ابرش ماں کو دیکھتی زاویار کی گود سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی

اور ماں کی جانب لپکنے لگی

اُسے زاوی نے اٹھایا ہوا تھا

اُنہوں نے جلدی سے ابرش کو گود میں لے کر پیار کیا ---

میرا بچہ میری جان ,

روتی ہوئی وہ اُسے چومنے لگی

کہیں لگی تو نہیں ہاتھوں سے پاؤں سے سارا اسکو چیک کیا اور اُسکا چہرہ چوم لیا --

،،- زاویار میرا بچہ یہاں آوو

بانہیں پھیلائے اُسے اپنے قریب بلایا

زاویار کو پاس بلا کر پیار کیا اُسکے بال سہلاتے ماتھے پر لب رکھے زیادہ پین تو نہی ہو رہا میری ،،جان اُسکے ماتھے پر پٹی دیکھ وہ پریشانی سے پوچھنے لگی

زاویار نے روتے ہوے نفی میں سر ہلایا

تائی جان مما بابا کہاں ہیں ؟؟

یہ سب بہت گندے ہیں مما کو ملنے نہی دے رہے

وہ نرم طبیعت کا بچہ ماں ،،باپ کو قریب نہ دیکھ پریشانی سے رونے لگا

نہی میرا بچا بہت بریوو ہے

،،اس طرح روتے نہیں

آپ تو میرے شیر ہو ،،ہے ناں؟؟

انہوں نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

،، وہ معصومیت سے سر کو ہلا گیا

شاباش میری جان

اُنہوں نے اُسکے آنسو صاف کرتے اپنے سینے سے لگایا ،۔ابھی ماما اور بابا کو چوٹ لگی

،ہے ناں

اسلئے ملنے نہی دے رہے ---

" جب ٹھیک ہو جائے گے پھر ہم ان سے ملیں گے

اُسے ساتھ لگاتے وہ اُسے محبت سے پچکارتے بولی

زاویار میری جان مجھ سے پرومس کرو

کے آپ ابرش کو کبھی اکیلا نہی چھوڑو گے

ہمیشہ اُسکا خیال رکھو گے ----

اُسے کبھی خود سے دور نہیں کروگے

اور جب وہ بڑی ہو جائے تو

اسکو بتاوں گے اسکی مما اُس سے بہت محبت کرتی ہیں

رکھو گے نہ خیال ؟؟

اُنہو نے سوئی ہوئی ابرش کا ماتھا چوم کر ہاتھ آگے بڑھایا

،جسے اس معصوم بچے نے اپنا ہاتھ رکھ دیا

انہوں نے اُسے بھی بیڈ پر ساتھ ہی لٹا لیا ----

معصوم بچے اس ساری صورت حال سے پریشان ہو گئے تھے فوراً ماں کی گود پاتے ہی سو گئے ----

عیشاء بیگم اپنے پیاروں کے غم سے نڈھال بس خاموشی سے اپنے بچوں کو دیکھ رہی تھی اور آخری خواہش یہ تھی کے بس کہیں سے صفدر ملک آ جائیں

،، صفدر ملک کو جیسے ہی اُنکے ایکسیڈینٹ کی خبر پہنچی وہ فوراً پاکستان پہنچے

"ہاسپٹل میں داخل ہوتے وقت اُنکا دل سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا

جیسے ہی بھائی بابھی کی وفات کی خبر ملی وہ وہاں ہی ڈھ گئے ----
آنکھیں آنسو سے بھر گئی ---

کرسی پر سر جھکائے وہ بیٹھ گئے ابھی کل ہی تو سب کتنے خوش تھے اچانک سے یہ سب کیا ہو گیا ---
اُنکے منیجر جسنے اُنھیں اُنکی فیملی کے ایکسڈنٹ کی خبر پہنچای تھی
خود میں ہمت جمع کرتا اُنکے قریب آیا
،،، اور اُنکے قریب جھکتے بولا
،، سر میم کو اس وقت آپکی ضرورت ہے ہوسلا کریں
اگر آپ ہی ایسے کریں گے تو اُنھیں کون سمھبالے گا

سر اٹھیں ،،آپکی وائف اور بچے اُس روم میں ہیں ----
اُنکی خالت بہت خراب ہے نرس نے بتایا ہے اور وہ آپکو بولا رہی ہیں ----

،،آپ اُن سے مل لیں

،،،صفدر ملک بیوی بچوں کا سنتے اُسکی جانب دیکھنے لگے

" خدارا مجھے اب کوئی بری خبر نہ سنانا

مجھ میں اور دکھ بردشت کرنے کی ہمت نہیں ہے

وہ تکلیف سے آنکھیں بند کرتے بولے

بھائی کے غم میں وہ اتنا ٹوٹ چکے تھے کے بیوی بچوں کا خیال ہی دماغ سے نکل گیا

صفدر ملک تیزی سے روم کی طرف بڑھے ----

کمرے میں داخل ہوئے تو وہ

سامنے دونوں بچوں کا سر گود میں رکھے لیٹی ہوئی تھی --

ترپتے دل کو جیسے اُنھیں دیکھ کر سکون ملا

،،عیشاء وہ جلدی سے انکی جانب بڑھے

عیشاء اُنکی آواز سنتی آنکھیں کھول کر انہیں دیکھتِ

،،جلدی سے اٹھنے لگی

وہ آگے بڑھ کر اُنھیں آرام سے بیٹھاتے اُنکا ہاتھ تھام گئے

،، ایشا یہ کیا ہو گیا سب

وہ اُنھیں دیکھتے تکلیف سے آنکھوں میں آئے پانی کو پرے دکھیلتے بولے

،،آپ آ گئے

میں بس یہی چاہتی تھی کے آخری بار آپ کو دیکھ لوں۔۔۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے انکا چہرہ ہاتھوں میں لیتی بولی

،،، صفدر ملک اسکی بات پر تڑپ گئے

"میری جان ،،،میری زندگی

،،، کچھ نہی ہوگا

عیشاء تم مجھے چھوڑ کر کہی نہی جا سکتی ---

،، ایسے مت بولو---- تمہیں کچھ نہی ہوگا

ضبط کا دامن چھوٹا تو وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دیے

میں کیسے رہونگا تم لوگوں کے بغیر ترس کھاؤ مجھ پر --

پہلے ہی بھائی چھوڑ گیا اب بیچ راستے تم بھی جانا چاہتی ہو ----

وہ اپنوں کے جانے سے بلکل ٹوٹ گئے تھے

مجھے بھی ساتھ لے جاؤ میں اتنی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا ---

بولتے ہوئے انکی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے----

نہی آپکو جینا ہے ہمارے بچوں کے لئے ابرش کے لیے زاویار کے لیے ----

عیشاء نے اُنکا ہاتھ تھام کر اُن پر اپنا لمس چھوڑا

،، آنکھوں سے آنسو جاری تھے

،،دونوں ایک دوسرے کا سہارا بنے رو رہے تھے

میں جینا چاہتی ہوں آپ کے ساتھ اپنی بیٹی کے ساتھ لیکن خدا نے زندگی ہی اتنی لکھی تھی

وہ اُنکا سہارا پاتی رو دی

،،، یہ کیسی آزمائش تھی کے ایک پل میں اُنکا ہستا بستا گھر بکھر گیا

ایسا نہی ہوگا ،،میں تمہیں کچھ نہی ہونے دونگا ۔۔۔ تم ٹھیک ہو جاوگی

"ازیت ہی اذیت تھی

،، وہ سب سوچتی آنکھیں میچ گئی

،،،کتنی دعاؤں سے انہوں نے بیٹی مانگی تھی اور اپنے جینے کی مدت اتنی کم

وہ کیا جانتی تھی کے زندگی ایسا پلٹا کھائیے گی ،،،اُنکے گھر کا شرازہ ایسے بکھر جائے گا

وہ جانتی تھی کے وہ بچ نہی سکتی اسنے ڈاکٹر کی بات سن لی تھی ---

نہی اب کچھ نہی ہو سکتا وہ روتی ہوی بولی

ڈاکٹر انکی بچی بہت رو رہی ہیں باہر----

انکے ساتھ جو دو پیٹنٹ تھے انکی ہاسپٹل آنے تک ڈیتھ ہو چکی تھی---

....انکی کنڈیشن بھی بہت خراب ہے

پیشنٹ کے پاس بہت کم وقت ہے خون بہت بہہ چکا ہے ----انکی انٹرنل بلیڈنگ

،، بہت زیادہ ہو رہی ہے

سر پر الگ چوٹیں آئیں ہیں

اسکو ڈاکٹر کے بولے گئے الفاظ یاد آئے ---

خاموشی سے اُنکے ہاتھ پر اپنا سر رکھا اور آنکھیں موند لی ---

عیشاء اٹھو یار ایسے مت کرو ---

مر جاؤں گا یار --

۔بچے پوچھیں گے تو کیا کہونگا ؟؟

عیشاء اُنکے ہاتھ لرز گئے جب اُسکا سر ڈھلکا ----

آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہنے لگے------

کتنا بے بس ہے انسان اپنے پیاروں کو اپنے سامنے جاتا دیکھ کچھ نہی کر سکتا

بابا۔ "بابا

ابرش باپ کو دیکھ کر مچل اٹھی ---

صفدر ملک نے روتے ہوئے اُسے بانہوں میں بھر لیا

۔زاویار بھی اُٹھ گیا ----

تایا جان تائی جان کو کیا ہوا ہے

،، کیوں نہی اُٹھ رہی ابھی تک

معصوم بچے اپنی ماں کو دیکھ باپ سے پوچھنے لگے

بیٹا آپکی تای جان سو رہی ہیں،، تھک گئی ہیں بہت

،، آنکھوں سے سیل رواں تھا

وہ کیا بتاتے انکو کے وہ تو ہمیشہ کے لئے جا چکی ہے ۔۔۔۔لیکن مرنے والوں کے ساتھ مرا نہی جاتا یہی تو ظلم ہے ۔۔۔

اُنہیں جینا تھا اپنے بچوں کے لیے اُنکی خوشیوں کے لیے

،،انکی حفاظت کے لیے

وہ جو جاتے ہوئے اُنھیں اتنی بڑی زمیداری سونپ کر گئی تھی

****

اپنے پیاروں کی وفات کے بعد صفدر ملک ڈھ گئے

بہت مشکل سے انہوں نے زاویار اور ابرش کو سمبھالا ۔شروع شروع میں بچوں نے بہت تنگ کیا

،، کے ماں کے پاس جانا ہے

ابرش کو تو وہ کسی طرح بہلا لیتے ،،بی مان جو شروع سے اُنکے گھر کام کرتی تھی ،،ابرش کو وہ سمبّھال لیتی

لیکن زویار ماننے کو تیار نہ ہوتا

،، بس ایک ہی ضد کرتا کے ماں کے پاس جانا ہے ،،بابا کو بلاؤ

بہت مشکل سے انہوں نے اُسے سمبھالا ،،،اکثر جب وہ ماں، ،،بابا کے پاس جانے کا

،،، بولتا تو اُنکا اپنا ضبط جواب دے جاتا

،،اُس کے ساتھ وہ بھی سبکو یاد کرتے رو دیتے

لیکن کہتے ہیں نا وقت سب زخم بھر دیتا ہے ---

آہستہ آہستہ زندگی اپنے ڈگر پر چلنے لگی

اور وقت کا کام ہے گزرنا

"اور وقت گزرتا گیا بچے بڑے ہو چکے تھے

،، صفدر ملک نے نہ صرف اُنکی دنیاوی تعلیم،،بلکہ دینی تعلیم پر بھی بہت دھیان دیا

،،وہ اپنا زیادہ تر وقت بچوں کے ساتھ گزارنے کی کوشش کرتے

"رات میں اکثر بچوں کے پاس بیٹھ کر انکو پیغمبروں کے واقعات سناتے
اُنکی ماں بابا کے بارے میں بتاتے
،،ذاویار کو اُسکے ماں باپ کی قبر پر لے کر جاتے

زاویار نے لاہور جا کر آگے پڑھنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔
ملک صاحب کو اسکی یہ بات کچھ خاص پسند نہی آئی وہ چاہتے تھے کے وہ اُنکے سامنے ہی رہے ۔۔۔
وہ اپنے بھائی کو کھو چکے تھے ۔۔۔
اب کچھ اور کھونے کی اُن میں ہمت نہی تھی ۔۔۔۔
اسلیے انہوں نے اُسے جانے سے منع کیا
لیکن وہ اپنی ضد پر اٹکا ہوا تھا کے اُسے وہی جا کر آگے پڑھنا ہے۔۔
ضاوی بیٹا یہاں بھی بہت سے اچھی یونی ورسٹیز ہیں ضروری تو نہیں کے لاہور جایا جائے اُنہوں نے اُسے روکنے کی بہت کوشش کی۔۔۔۔

تایا جان آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں میں ہر مہینے بعد چکر لگاتا رہونگا

پلیز میں وہاں جانا چاہتا ہوں پڑھای مکمل کر کے کچھ بننا چاہتا ہوں،، ایک مقام حاصل کرنا چاہتا ہوں،،انشا اللہ

جلد ہی واپس آؤں گا

زاوی نے نرم لہجے میں کہتے اُنھیں پرسکون کرنا چاہا جو لاہور جانے کا نام سن کر ہی پریشان ہو گئے تھے-----

تو کیا یہاں تم نہیں پڑھ سکتے ----یہاں کس چیز کی رکاوٹ ہے---

،،،جو کرنا چاہتے ہو کرو ،،،سارا بیزنس تمہارا ہی ہے

میں اکیلے کیسے سمبھالوں گا سب

وہ اُسکی باتوں سے مطمئن نہیں تھے

اسی لیے ایک اور خربہ آزمایا اُسے روکنے کا

تایا جان میرا بزنس میں کوئی انٹریسٹ نہیں ،،،میں کرائم برانچ میں جانا چاہتا ہوں ،،،میری مما کی خواہش تھی کہ میں اس فیلڈ میں جاؤ

،،اور میں اُنکی یہ خواہش پوری کرنا چاہتا ہوں کیا آپ اس میں میرا ساتھ نہی دیں گے

وہ نرم انداز میں اُنھیں سمجھانے لگا

" ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمہاری مرضی

تھک کر وہ ہار مانتے بولے

،،تایا جان آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں

میں جانتا ہوں آپ کیوں مجھے روک رہے ہیں ،،لیکن ماں بابا کا جانا اسی طرح لکھا تھا

ضروری تو نہیں کے وہ سب دوبارہ ہو ،،اور ویسے بھی زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں

،،ہے وہ اُنکے قریب آتا عقیدت سے اُنکا ہاتھ تھامے بولا

،،صفدر ملک بس سر ہلا گئے ،،،ٹھیک ہے میرا بچہ جیسے آپ خوش

ان سب میں ابرش بہت خوش تھی کیوں کے اب سے اُسے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں تھا

زاویار ابرش کا بہت خیال رکھتا ،،لیکن اکثر اُس پر سختی کرتا

جس کی وجہ سے ابرش اُس سے دور ہونے لگی

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ابرش زاوی سے دور ہوتی گئی اسکی روک ٹوک ابرش کو ضدی بناتی گئی

لیکن جب اُسے پتہ چلا زاویار جا رہا ہے وہ بہت خوش ہوئی

وہ نائٹ ڈریس زیب تن کیے ڈریسنگ روم سے نکلی تھی کے ڈور نوک ہوا

یس ""وہ اپنے دھیان میں بولتی ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑی ہوئی

،،، ملازمہ اجازت ملتے کمرے میں داخل ہوئی

بیبی جی آپکو صاحب جی نیچے بولا رہے ہیں وہ مودب انداز میں بولتی اُسے دیکھنے لگی

،،ٹھیک ہے تم جاؤ میں آ رہی ہوں

،، ملازمہ جواب سنتی تیزی سے واپس مر گئ

وہ نیچے آئی تو صفدر ملک اور زاویار لاؤنج میں بیٹھے تھے ---

جی بابا آپ نے بلایا زاویہ کو نظر انداز کرتی وہ اپنے بابا کی طرف متوجہ ہوئی

،،آ جاؤ میرا بچہ وہ بانہیں پھیلائے اُسے اپنے ساتھ بیٹھاتے گویا ہوئے

،زاویار جا رہا ہے اسی نے آپکو بلایا ہے

"ابھی وہ کچھ بولتے کہ اُنکا فون بج اٹھا

آپ لوگ بات کرو میں ابھی آتا ہوں وہ کال ریسیو کرتے ہوے اُٹھ گئے

زاؤیار نے اُسے دیکھا جو پنک نائٹ سوٹ میں اپنے ریشمی سیلکی بال کھولے اپنی تمام تر معصومیت سمیت اُسے دیکھنے سے گریز برت رہی تھی

زاویارجانتا تھا کہ وہ اس سے دور بھّاگتی ہے ڈرنے لگی ہے ،،اُس سے لیکن وہ اُسے ابھی بلاوجہ کی آزادی نہی دینا چاہتا تھا

،، اسی لیے اُس سے سختی برتتا

،،کچھ بات بھی ایسی ہی تھی ،،صفدر ملک کے لاڈپیار کی وجہ سے وہ ضدی ہو گئی تھی اسلیے وہ اُس پر تھوڑی سختی کرتا

،،، اور کسی کی بات کو تو اُسنے کبھی سننا گوارہ نہیں کیا تھا
صرف زاویار ہی تھا جسکی بات وہ سن لیتی تھی

---ابرش -----

"زاویار نے اُسکا نام پکارا
جّج _جی "وہ گربراتی ہوئی جلدی سے بولی

،،، جو بھی تھا لیکن اُسے زاویار کا ڈر بہت تھا
زیادہ تر وہ اسے کچھ نہ کہتا لیکن اُسکا ایک بار کا ٹوکنا
اس بات کی تصدیق ہوتی تھی کے اُسے اُسکی بات اچھی نہیں لگی
اُسے یوں دیکھ اُسکے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی جسے بڑی مہارت سے وہ چھپا گیا
" میری بات دھیان سے سنئیں
اُسے پر نظریں جمائے وہ بولا

آپ اسکول سے کسی فرنڈ کے گھر نہی جائیگی ----

،، باہر کے لوگوں سے بات نہی کرئیں گی

جب تک ڈرائیور نہی آئیگا آپ اسکول سے باہر نہی نکلے گی----

،، تایا جان کو زیادہ تنگ نہی کرنا آپ نے

اپنا بہت خیال رکھنا ہے

اور ہاں ایک بات ""بال بلکل نہی کٹوانے سمجھ رہی ہیں نہ آپ ؟؟؟

اُسے دیکھ ذرا سختی سے آخر میں بولا

کیوں کے پہلے بھی اُسکی غیر موجودگی میں وہ اپنے کمر تک جاتے بالوں کو شولڈر کٹ کروا چکی تھی

جسکی وجہ سے وہ اچھی خاصی ڈانٹ بھی کہا چکی تھی

"" جی

مشکل سے اُس کے منھ سے بس یہی الفاظ ادا ہوئے

اسنے سر جھکا کر جواب دیا

،، ویری گڈ

"۔تایا جان کو تنگ نہی کرنا آپ نے،، اوک ناں

،اُسکے معصوم چہرے سے نظریں ہٹانے کا اُسکا جی نہی چاہا رہا تھا

" جی

ابرش نے سر جھکائے ہلکی آواز میں جواب دیا

جائیں اب آپ سو جائیں صبح اسکول بھی جانا ہے آپ نے

اپنا خیال رکھیے گا

وہ آخری نظر اُسکے گلابی معصوم چہرے پر ڈالتا بولا

جیسے ہی اُسے اجازت ملی وہ جلدی سے وہاں سے غائب ہوئی ----

ذاویار اُسے یوں تیزی سے جاتا دیکھ مسکرا دیا

،، ابرش کہاں گئی صفدر ملک نے اُسکے پاس آتے استفسار کیا

۔اُسے میں نے بھیج دیا روم میں صبح اسنے اسکول جانا ہے پھر اٹھے گی نہی

ٹھیک ہے آ جاؤ باہر ڈرائیور کھڑا ہے صفدر ملک اُسے دیکھتے گویا ہوے ۔۔۔۔

جی "کہتا زاویار اٹھ کھڑا ہوا ۔۔

میرا بچہ اپنا بہت خیال رکھنا اللہ حافظ اُس سے ملتے ہوے انہوں نے گلے لگایا۔۔۔۔۔

اللہ حافظ کہتا ہوا وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

اور ایک نئے سفر کی جانب روانہ ہو گیا

وہ جانتا تھا کے اُسکے تایا اُس سے بہت

،، محبت کرتے ہیں

ماں باپ کے بعد اُنھوں نے ان دونوں کا بہت خیال رکھا اُن کے ساتھ وقت گزارتے

،،،،

اُنکے ساتھ کھیلتے "انکے ماں باپ کی کمی محسوس نہ ہونے دیتے۔۔۔۔۔

لیکن وہ ایک مضبوط انسان بننا چاہتا تھا اُسے شروع سے ہی کرائم برانچ میں جانے کا بہت جنون تھا

اُسے یاد تھا اُسکی ماں جب وہ چھوٹا تھا تو اُسے کہتی تھی میرا بیٹا بہت بریو ہے

وہ ایماندار پولیس والا بنے گا اور انسانیت کی مدد کرے گا اور وہ اپنی ماں کی کہی بات سچ کرنے کے لیے نکلا تھا

اگر وہ سب کے ساتھ رہتا تو صفدر ملک اُسے کبھی بھی اس فیلڈ میں جانے نہ دیتے

اسی لیے وہ لاہور آیا تاکہ ایک دن کسی مقام پر پہنچ کر گھر جائے

زندگی کمزور لوگو کو قبول نہیں کرتی ----اور وہ کمزور نہی بننا چاہتا تھا

اُسکی ماں اُسے ایک ایماندار انسان اور نیک دل اچھا انسان بنانا چاہتی تھی جو دوسروں کے دکھ کو سمجھے اُنکی مدد کرے اور وہ ویسا ہی بننا چاہتا تھا "

،،،جلد ہی یہ اپنی پڑھای مکمل کرکے ایک عہدے پر فائز ہو گیا تھا

،،اُس نے پوری لگن سے محنت کر کے اپنا مقصد حاصل کیا

اُسے محکمے کی طرف سے الگ گھر بھی دیا گیا تھا لیکن اسنے وہاں جانے سے منع کر دیا کیوں کے اُسکے پاس اللہ کا دیا سب کچھ تھا وہ یہ جوب صرف انسانیت کی مدد کے لیے کرنا چاہتا تھا

اور وہ اپنے محکمے کا بہت ایماندار اور سخت آفیسر تھا

💗💗💗💗💗💗

5 سال گزر گئے زاویار ملک وقت گزرنے کے ساتھ اور ہینڈسم اور مردانا وجاہت کا شاہکار ہوگیا ---

صفدر ملک نے اُسے سختی سے کرائم برانچ میں جانے سے روکا تھا ---

،،، اسلیے اُس نے دوسری فیلڈ چنی

صفدر ملک کے بہت روکنے کے باوجود اسنے پولیس کی فیلڈ جوائن کی اُسکا کہنا تھا کہ وہ انسانیت کی مدد کرنا چاہتا ہے ---

فارغ وقت میں کبھی وہ آفس کو بھی وقت دے دیتا لیکن اپنی فیلڈ وہ کبھی نہی چھورے ،،گا یہ وہ انکو بتا چکا تھا

ابرش میٹرک میں اچھے نمبرز سے پاس ہو چکی تھی اور آگے میڈیکل کی فیلڈ میں جانا چاہتی تھی ---زاویار اپنی جوب میں اس قدر مصروف ہوتا کے گھر بہت کم آتا اور جب آتا تو کافی لیٹ آتا تب تک سب سو چکے ہوتے----

ابرش کو اسنے بلکل فری چھوڑا ہوا تھا اسکو روکنا ٹوکنا بلکل چھوڑ چکا تھا کے وقت کے ساتھ ساتھ وہ سنبھل جائے گی

"لیکن کس کو معلوم تھا کے اسنے سمبھلنا ہے یاں بگڑنا

****

وہ بیٹھا کسی کیس کی فائل ریڈ کر رہا تھا

،، جب اُسکا فون بجا

کال پک کرتے وہ فون مصروف سے انداز میں کان کے ساتھ لگا گیا

دوسری جانب سے

،،صفدر ملک کی پریشان آواز سن کر وہ متفکر ہوتا سیدھا ہوا

کیا بات ہے تایا جان سب خیریت "بتائیں تو سہی ---وہ پریشانی سے اُن سے استفسار کرنے لگا

،،دوسری جانب سے پتہ نہی کیا کہا گیا وہ فون رکھتا جلدی سے اٹھا

صفدر ملک نے اُسے فون کرکے جلد ہی اپنے آفس بلایا تھا ----

جلدی سے گاڑی کی چابیاں لے کر وہ نکلا کے ایسا کیا ہوگیا کے تایا جان نے اُسے سیدھا آفس بلایا ہے ---

پولیس یونیفارم میں وہ آفس میں داخل ہوتے اپنی شاندار پرسنالٹی سے بہت سی لڑکیوں کا دل دھڑکا گیا تھا ----

لیکن بغیر کسی کی جانب دیکھے وہ

سیدھا صفدر ملک کے آفس میں نوک کر کے داخل ہوا ---- سب خیریت ہے تایا جان؟؟؟

.... پریشانی سے اُنکی جانب بڑھاتے استفسار کیا

انہوں نے نفی میں سر ہلایا ---

تایا جان آپ مجھے پریشان کر رہے ہیں بتائیں تو سہی بات کیا ہے ---

وہ مضطرب سا گویا ہوا

،، ۔بیٹھو بتاتا ہوں

انہوں نے کرسی کی طرف اشارہ کیا ----

وہ خاموشی سے بیٹھ کر اُنکے بولنے کا انتظار کرنے لگا

آج میں نے بہت ضروری بات کرنے کے لیے آپکو یہاں بلایا ہے ---

،،آپ جانتے ہیں ابرش یونی ورسٹی میں جا چکی ہے

،،جی میں جانتا ہوں،،لیکن اس وقت ابرش کا اس بات سے کیا لینا

وہ تشویش زدہ سا اُنھیں دیکھتا بولا

بات کیا ہے آپ سیدھی بات کریں

"کیوں میرا دل پریشان کر رہے ہیں

،ابرش ٹھیک تو ہے وہ متفکر سا بولا

ہاں وہ بلکل ٹھیک ہے

اسی کے مطلق بات کرنے کے لیے میں نے آپ کو یہاں بلایا ہے

میں نے اُس پر شروع سے ہی کوئی روک ٹوک نہی کی

،،آپ جانتے ہیں

آپ دونوں کو ماں باپ کا پیار دینے کی کوشش کی لیکن ماں کی کمی کوئی پوری نہیں کر سکتا -----

وہ افسردگی سے بولتے اُسے دیکھنے لگے

تایا جان آپ ایسے کیوں بول رہے ہیں ----

آپ نے ہمیں کبھی کسی چیز کی کمی نہی محسوس ہونے دی ---

آپ نے ہماری ماں اور باپ دونوں بن کے ہمیں پالا ہے---

زاویار نے اُنکا ہاتھ تھام کر انکی جانب دیکھتے متانت سے کہا 'ان کی آنکھیں نم تھی ----

زاویار کو پریشانی ہونے لگی کے ایسا کیا ہو گیا ہے جو آج اتنے سال بعد اس کے تایا کی آنکھیں نم ہوئی----

لیکن بیٹا ایک بیٹی کو ماں کی ہر پل ضرورت ہوتی ہے جو اُسے بتاتی ہے زمانے کی سخت تلخیوں کے بارے میں ----

،، جو اُسے اللہ کے قریب کرتی ہے

ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہوتی ہے

ماں کی گود سے ہی تو بچہ درس خاصل کرتا ہے ----

،،اُسی سے تو سب سیکھتا ہے

لیکن میری معصوم بیٹی ان سب سے محروم رہ گئی میں نے بہت کوشش کی کہ اسکی اچھی تربیت کروں

اور کی بھی لیکن کئی جگہوں پر مجھ سے چوک ہو گئی ----

پہلے تم اُسے روکتے تھے اسکو غلط کام سے منع کرتے تھے ---

مجھے حوصلہ تھا کہ میرے بعد ہو تم اُسے سنبھالنے والے لیکن پھر تم نے اُسے مکمل آزاد چھوڑ دیا ----

تم اپنی اسٹڈی اپنی جوب میں اس قدر مصروف ہو گئے کے گھر کو وقت ہی نہ دے پائے

،،،

یہ میں تم سے کوئی گلہ نہیں کر رہا میں جانتا ہوں تمہیں بھی حق ہے اپنی مرضی سے

"اپنی زندگی گزارنے کا لیکن ابّ

وہ گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے گویا ہوئے

بہت زیادہ چھوٹ نے اُسے ضدی بنا دیا ہے

اب وہ انتہا کی ضدی اور مغرور ہو چکی ہے ---

ہر چیز میں اپنی مرضی چلانے والی ---

کسی کی نہ سننے والی ----

اور میں نہیں چاہتا کے میری بیٹی ایسی ہو --- میں اُسکی ماں کو کیا جواب دونگا کہ میں اُسکی اچھی تربیت بھی نہ کر سکا

تایا جان آپ کیوں اتنی ٹینشن لے رہے ہیں ٹھیک ہو جائیگی ابھی بچی ہے ----

اور میں نے اُسے منع کرنا اسلئے چھوڑا کے ،،،اس عمر میں بچے اپنی مرضی کرتے ہیں اگر ان پر زیادہ سختی کی جائے تو وہ بگڑ سکتے ہیں۔میں ہمیشہ اسکے لیے موجود ہوں --

تائی جان سے پرامس کیا تھا میں نے اسکی حفاظت کا-----

اُسکے ساتھ رہنے کا،،آپ بلکل بھی پریشان نہ ہوں وہ اُن کا ہاتھ تھپتھپاتے بولا

نہی زاویار تم نہی جانتے یہ بیجھا آزادی نے اُسے بگاڑ دیا ہے ----

اب ایک اور ضد لگا کر بیٹھی ہے کے مری جانا ہے اُسکی دوستیں اتنی بگڑی ہوئی ہیں اور اپنے ساتھ ساتھ اسکو بھی خراب کر رہی ہیں لڑکوں کے ساتھ گھومنا پھرنا اُنکے لیے ،،عام بات ہے

میں اسی لیے اُسکے یونی ورسٹی جانے کے حق میں نہ تھا،،لیکن اُس نے ضد باندھ لی کے جہاں اُسکی سہیلیاں جائے گی وہی وہ داخلہ لے گی

،،لیکن میں اُسے اُنکے ساتھ نہیں دیکھنا چاہتا

،،آدھی آدھی راتوں کو گھر سے غائب رہنا

خدا سے دوری ،،گندے لباس "اُنکے لیے فیشن ہے

اور میں نہی چاہتا کے میری بیٹی اُنکی خراب سنگت میں رہ کر حصارے میں جائے

وہ ابھی اپنا اچھا برا نہی سمجھتی لیکن ہم تو جانتے ہیں

میں اُسے کسی غلط راہ پر نہی جانے دینا چاہتا صفدر ملک متفکر سے بولے ---

،،، تم جانتے ہو بری سنگت ہمیں لے ڈوبتی ہے

ایک مچھلی پورے تالاب کو گندا کر دیتی ہے ،، کل کو میری بیٹی کو کسی اور کام پر لگا کر پھسا دیں تو"

" ہم کیا کریں گے پھر

،اور ابرش یہ بات سمجھنے کو تیار نہیں

آجکل کی یونی ورسٹیز میں کہاں روک ٹوک ہے ،،،وہاں پڑھائی کم اور عیاشیاں زیادہ کی جاتی ہیں،،اور جو معصوم کچے ذہن کے بچے ہوتے ہیں اُنھیں بھی اپنے ساتھ لگا کر غلط راہ پر چلنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

اُسکا دماغ انہوں نے اس قدر اپنی باتوں سے خراب کر دیا ہے ،،،کہ وہ مجھے کہہ رہی تھی ،،کے میں اُسے جانے کی اجازت نہیں دے رہا کیوں کے تم نے منع کیا ہے

اور اب مجھ میں مزید کچھ برداشت کرنے کی سکت نہیں

،،میں اپنے بچوں کو اپنی زندگی میں خوش و خرم دیکھنا چاہتا ہوں

،،اسی لیے آج میں نے تمہیں یہاں ایک خاص مقصد کے لیے بلایا ہے

،وہ سنجیدگی سے گویا ہوے

آج میں تم سے کچھ مانگنے جا رہا ہوں مجھے اُمید ہے تم مجھے منع نہی کروگے

اُنہوں نے بات کرنے سے پہلے اُسکی جانب دیکھا

جو اُنھیں بڑے غور سے سُن رہا تھا

،، اُنکا ذہن الگ الجھ رہا تھا اگر اُسنے انکار کر دیا تو کیا کریں گے وہ

تایا جان آپ کیوں مجھے شرمندہ کر رہے ہیں آپ حکم کرئیں --

وہ اُنکے قریب ہوتا عزت و احترام سے بولا

حکم نہی ایک باپ کی درخواست ہے

،،بس میری ابر سے نکاح کر لو تاکہ میں سکون سے مر سکوں

کے میری بچی کسی برے ہاتھوں میں نہی گئی ----

،،،میں نہیں چاہتا کسی کا برا سایہ بھی میری بیٹی پر پڑے

،، اسی لیے سب کچھ بھلا کر میں شہر چھوڑ یہاں تمہارے پاس آیا تھا

،،لیکن جانے کیوں پچھلے کچھ دنوں سے کچھ غلط ہونے کا احساس بہت شدت پکڑ رہا ہے

،،، میں نہی چاہتا جو اتنے سال پہلے ہوا وہ سب دوبارہ ہو

وہ ایک بار پھر سے سب یاد کر کے رنجیدہ ہوے

،، سب یاد کرتے وہ ایک بار سختی سے اپنی آنکھیں میچ گئے

تایا جان ضروری نہیں جو پہلے ہوا پھر سے وہی سب ہو ،،اگر کسی نے میری فیملی پر

اب گندی نظر بھی ڈالنے کی کوشش کی تو جان نکال دونگا سب کی ،،آپ پریشان نہ ہوں

،،،---میں آپ کے ساتھ ہوں

میں جانتا ہوں آپ سب کچھ سوچ کر اندر ہی اندر گھٹ رہے ہیں لیکن

تب وقت اور خالات اور تھے ہم بچے تھے کچھ کر نہ سکے ،،،لیکن اب کوئی ابر کی طرف نظر

اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا ۔

"وہ تو اُسکی قسمت اچھی تھی جو پاکستان سے ہی غائب ہو گیا ،،،ورنہ ابھی تک زندہ نہ بچتا .زاویار اشتعال سے مٹھیاں بینچتا غرایا

،،میں وہ سب دوبارہ نہیں چاہتا زاوی "۔۔میں پہلے بھی بتا چکا ہوں

مجھ میں اور کچھ کھونے کی ہمت نہیں ،،،جو بیت گیا اُسے جانے دو وہ ہمیشہ کر طرح اُسے اس بات کو وہی ختم کرنے کہا کہتے گویا ہوے

اور زاویار جانتا تھا کہ اُسکے تایا بلکل بھی نہیں چاہتے کہ اس بات سے پردہ ہٹے کہ اُنکی فیملی کا ایکیسڈنٹ نہیں ہوا تھا،،،بلکہ سوچا سمجھا ایک پلان تھا ۔۔۔

لیکن بہت جلد وہ اُنکا بھی پتہ لگا لے گا

تم بس ابر سے جلد از جلد نکاح کر لو تاکے وہ محفوظ ہو سکے۔

یقین مانو میری بیٹی بہت اچھی ہے بس تھوڑی ضدی ہے

،،لیکن میں جانتا ہوں تم اُسے سمبھال لو گے

میں چاہتا ہوں میرے بعد اُسکو مضبوط سہارا ملے کوئی اُسے سیدھی راہ پر چلائے

،اُسے اُسکا اچھا برا سمجھائے

اور تمہارے علاوہ مجھے ایسا کوئی نظر نہی آیا میری مشکل آسان کردو میرے بچے،،وہ

،،آنکھوں میں التجا لیے اُس سے گویا ہوئے

،، زاویار کو انکو ایسے دیکھ جیسے دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا

تایا جان یہ کیسی بات کر رہے ہیں آپ

،،باپ بیٹوں کے سامنے کبھی سر نہیں جھکاتے

آپکا حکم سر آنکھوں پر وہ اُن کے ہاتھ پر لب رکھتا بولا

وہ تشکر بھری نظروں سے اُسے دیکھنے لگے

وہ کچھ لمحے تو سکتے کی حالت میں رہا ----

اللہ تو کتنا مہربان ہے ---

کیا ایسے بھی دعاؤں کی قبولیت ہوتی ہے

اسنے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا ---

" اُنکی بات سنتے دل جھوم اٹھا

وہ تو خود یہی چاہتا تھا بچپن کی محبت تھی اس کی جسے دل میں چھپاے بیٹھا تھا ---

کے کہیں تایا اُسے احسان فراموش نہ کہہ دیں ---

لیکن آج وہ اپنے خدا کا شکر گزار تھا جس نے اسکے دل کی مراد پوری کردی ----

کچھ توقف کے بعد وہ بولا

میں کبھی بھی اس پر شک نہی کر سکتا ---

آپکو اسکے کردار کی گواہی دینے کی قتعی ضرورت نہیں ---

میں جانتا ہوں سب کچھ اسکے بارے میں ---

آپ بس حکم کرئیں ۔

۔میں نکاح کے لیے تیار ہوں،،جب آپ چاہیں ہمارا نکاح کر دیں

اب وہ انکو کیا بتاتا کے اُنھوں نے اُسکے دل کی بات کر دی ہے

لیکن ابر کو کیسے منائیں گے --

وہ سن کر ہی واویلا کھڑا کر دے گی---

،،وہ آنکھوں میں شرارت لیے اُنکی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا

ماحول کچھ ہلکا پھلکا ہوا

اسی لیے تو تمہیں بلایا ہے میرے ساتھ گھر چلو مل کر اسکو راضی کر لینگے ---

کچھ سختی اور کچھ محبت سے ---

وہ ہنس کر بولتے اٹھے---

اُنہیں مسکراتا دیکھ زاویار کو سکون ملا

زاویار نے بھی انکی تقلید میں قدم بڑھائے--

۔دل خوشی سے جھوم رہا تھا----

اور جس کے لیے ربّ ﷻ کافی ہو جائے پھر اُسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں ہوتی---

.بے ساختہ اُسکے لبوں پر قرآن پاک کی آیات کا ترجمہ آیا

وہ دونوں جیسے ہی ملک ہاؤس داخل ہوے ابرش سیڑھیوں سے آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی نیچے کی جانب آ رہی تھی ----

بلیک سکرٹ جو گھٹنوں سے تھوڑی سی ہی نیچے تھی اسکی گوری پنڈلیاں صاف عیاں ہو رہی تھی ----

اوپر شارٹ سرخ ٹوپ پہنے براؤن بال کمر پر جھول رہے تھے

۔کالی گہری آنکھوں پر گھنی پلکیئں انکو اور خوبصورت بنا رہی تھی ---

ہلکے گلابی ہونٹ سرخ رحصار "------

میک اپ سے پاک چہرہ بہت خوبصورت تھا----

بیشک اُسے تیار ہونے کی ضرورت نہیں تھی ---

،،وہ سادگی میں بھی قیامت ڈھاتی تھی

،،،ایک لمحے کے لیے زویرا کی نظر اُس پر ٹھہر سی گئ

"وہ سچ میں کوئی پری لگ رہی تھی

لیکن اُسکا لباس دیکھتے اُسکا دماغ سنسنا اٹھا

بیٹا کہاں جا رہی ہیں آپ ؟؟

،صفدر ملک اُسے قریب آتے دیکھ استفسار کرنے لگے

،،دوستوں کے ساتھ جا رہی ہوں

،،وہ مصروف سے انداز میں موبائل پکڑے بولی

اس سب میں وہ زاویار کو مکمل طور پر فراموش کر چکی تھی

اس وقت ؟؟؟

بابا فرنڈ کی برتھڈے پارٹی ہے وہاں جا رہی ہوں

کہتے ہی اسنے آگے کی جانب قدم بڑھائے ---

،،رکو یہ کوئی وقت ہے کہیں جانے کا وہ بھی اکیلے

" ۔اس ڈریسنگ میں

،، زاویار اُسکا لباس دیکھتا خود پر ضبط کرتا سرخ ہوتی آنکھو سے اُسے دیکھتا پوچھنے لگا

جی سب آ رہی ہیں پارٹی کا یہی وقت ہے میری فرنڈز مجھے لینے آنے والی ہیں

اسنے منھ کے زاویے بگاڑتے جواب دیا "جیسے مقابل کی بات زرا پسند نہ آئی ہو

،،اس وقت وہ اپنا موڈ خراب نہی کرنا چاہتی تھی اسلیے آرام سے بولتی جانے لگی

اور دل ہی دل میں اسکو لعن تعن کرنے لگی

،، آپ کہیں نہی جا رہی منع کردو اُنہیں

اُس پر سخت نگاہ ڈالتا وہ بولا

شریف لڑکیاں اس وقت گھروں سے اس طرح کے لباس میں نہی جاتی ----

اسکی نظر اسکی عیاں ہوتی پنڈلیوں پر تھی ---

بہت مشکل سے وہ اپنا غصہ کنٹرول کیے ہوئے تھا

کیوں کیوں نہی جا سکتی ----

وہ اس پر پھٹ پڑی

کیا خرابی ہے اس لباس میں ؟؟

وہ اپنا لباس دیکھتی تیز آواز میں اُس سے پوچھنے لگی

ٹھیک کیا ہے اس لباس میں --- وہ نخوت سے اُسکے لباس کو دیکھتا بولا

"ہے ہودہ لباس ہے یہ ---

کبھی شریف گھر کی لڑکیوں کو اس طرح کے لباس میں دیکھا ہے

وہ تندہی سے بولا

آئندہ کے بعد اگر آپ نے اس طرح کا ڈریس پہنا تو ٹانگیں تور دونگا آپکی ----

اور آپ جانتی ہیں جو میں کہتا ہوں وہ کرتا بھی ہوں اس لیے اسے پہلی اور آخری وارننگ سمجھئے گا

لیکن---اُسکے الفاظ منھ میں ہی رہ گئے ۔

،، میں فضول کوئی بحث نہی چاہتا اپنے روم میں جائیں آپ فوراً

اسنے ایک آس بھری نظر اپنے بابا پر ڈالی شاید وہ کچھ بولیں۔

لیکن اُنہیں خاموش پا کر وہ روتی ہوئی تیزی سے سیڑھیاں عبور کر گئی ----

زاویار خاموشی سے اُسے جاتا دیکھتا رہا ----

دیکھ لیا تم نے اس لڑکی کے کام ،،اسی لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے

،،صفدر ملک متفکر ہوتے بولے

تایا جان آپ پریشان نہ ہوں میں خود اُس سے بات کرونگا اسنے کہتے ہوئے اپنی کنپٹیاں سہلای"

،، وہ کھانے کے لیے بھی باہر نہی آئی تھی

ملازمہ نے آکر اُسکے نہ آنے کا بتایا

صاحب جی بیبی جی نے آنے سے منع کردیا ہے کہتی ہیں بوکھ نہی

صفدر ملک اٹھنے لگے ،،اُنکی لاڈلی بیٹی کو وہ کیسے بغیر کھانے کے سونے دیتے

انہیں پریشان ہوتا دیکھ وہ بولا

تایا جان آپ کھانا کھائیں میں خود لے جاؤنگا اُسکا ڈنر ----

اُنہیں مطمئن کرنے کے بعد وہ خود بے چین سا تھا

ڈنر سے فارغ ہو کر وہ جلدی سے اٹھا

ملازمہ ٹرے تیار کر کے لے آئی ---

تم رہنے دو میں لے جاؤنگا اسنے ٹرے پکڑ کر اسکے کمرے کا رخ کیا--

-دروازہ کو ہلکے سے کھولا تو اسکی ہچکیاں سنائی دی ----

وہ اسکو روتا دیکھ لب بینچ گیا

میرا بچہ رو رہا ہے

وہ بولتا آرام سے ٹرے ٹیبل پر رکھتا اسکے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھا ----

وہ زمین پر بیٹھی گھٹنوں میں منہ دیے رونے کا شغل فرما رہی تھی ---

جسم ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا

،، ابر

، ابر،،اُسنے پھر سے اُسکا نام پکارا

زاویار کی پکار پر اسنے چہرہ اٹھایا-----

سرخ آنکھیں جو رونے کی وجہ سے سوجی ہوئی تھی ---گلابی ہونٹ---لمبے گھنے بال جو کندھوں پر بکھرے تھے---اسکی خالت دیکھ کر اسکے دل کو کچھ ہوا---

کیا چاہیئے اب آپکو ----

مان تو لی ہے آپکی بات ---

کیوں آئے ہیں میرے روم میں؟؟

ابرش غصے میں اسکی جانب دیکھتی بولی

ذاویار اسکے معصوم چہرہ پر نظر جمآئے بیٹھا تھا

..-کیوں رو رہی ہیں آپ

،کون سا مسئلہ پیش آیا ہے آپ کے ساتھ

اسنے سنجیدگی سے استفسار کیا---

میری مرضی اب میں رو بھی نہی سکتی ---

وہ غصہ سے اُٹھ کر جانے لگی ----

زاویار نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے بیڈ پر بٹھایا اور خود بھی پاس بیٹھ گیا ----

،،منع کیا آپکو جانے سے اسلئے ناراض ہیں

ابرش نے بات سنتے ہی منہ پھیر لیا---

میں آپ سے بات نہی کرنا چاہتی آپ جائے یہاں سے وہ آنسو صاف کرتے سوں سوں کرتی بولی

۔ایسا کہتے ہوے وہ اُسے کوئی معصوم بچی لگی

جو چیز نہ ملنے پر ناراض ہو جاتی ہے ---

اتنا ظلم تو نہ کریں میرا معصوم بچہ----

وہ قریب پڑے ٹشو بکس سے ٹشو نکال اُسے تھماتا بولا

وہ روتی ہوئی اُس سے ٹشو تھام کر آنکھیں اور ناک صاف کرنے لگی

اُسے دیکھ وہ ہولے سے مسکرایا

آپکو پتہ ہے آپکی مما سے آپکی حفاظت کا وعدہ کیا تھا میں نے---

آپکو کیسے کسی کی گندی نظر میں آنے دون---

آپ جانتی ہیں آپکے بابا اور میرے لیے آپ بہت اہم ہیں جان ہے ہماری آپ میں --

کمرے میں اُسکی گھمبیر آواز گونج رہی تھی

اگر آپکو کچھ ہوگیا تو ہم دونوں ہی نہی زندہ رہیں گے وہ خاموشی سے بس اُسے سن رہی تھی جو جانے کتنے عرصے بعد آج بول رہا تھا---

آپ غصّہ ہیں کے آپکو جانے نہی دیا---

لیکن آپ نے اپنا ڈریس دیکھا---

وہ جانتا تھا کہ اگر وہ سمجھائے گا تو وہ سمجھ جائے گی بس ہر چیز کا کچھ وقت درکار ہونا ضروری ہے

کچھ اُسکی دوستوں نے اُسکے دماغ میں خناس بھرا ہوا ہے

آپ جانتی ہیں جتنے غیر محرم کی نظر آپ پر پڑے گی اللہ اتنا ہی آپکو عذاب دے گا ---

اور اللہ آپ سے نا خوش ہوگا ---

کیا آپ چاہتی ہیں کے اللہ آپ سے ناراض ہوں ؟؟

اللہ کی ناراضگی کا مطلب اُس سے دوری ---

کیا آپ چاہے گی کے آپ خدا کے نہ پسندیدہ بندوں میں شامل ہوں؟؟

اسنے ابرش کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا ---

اسنے فوراً نفی میں سر ہلایا ---

،،ہمیں اللہ پاک نے دنیا میں مسلمان بنا کر بھیجا

،،،ہم اُس نبی کی اُمت ہیں جن کی ازواج اپنی آواز تک کسی کے سامنے نہ نکالتی

کیا آپ جانتی نہی ہیں

پردے کا حکم قرآن پاک میں کتنا زیادہ ہے ---

،،میں آپکو یہ نہی کہہ رہا کے برقع پہن کر نکلیں

لیکن لباس ایسا ہونا چاہیے کے آپکا جسم چھپا ہو

سورت احزاب۔۔۔)آیت۵۹ (میں

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صل علی کو ارشاد فرمایا۔۔۔

اے نبی اپنی بیویوں ،،بیٹیوں اور مومن عورتوں ،،سے کہہ دیجئے کے گھروں سے باہر نکلتے ہوے اپنی چادر کے پلوں لٹکایا کریں کے وہ پہچان لی جائے اور اُنہیں ستایا نہ جائے ۔۔

یہ میں نہی بول رہا یہ اللہ کا فرمان ہے ۔۔۔۔

کیا اب بھی آپ مجھے غلط کہیں گی۔۔۔

وہ تاسف سے اُسے دیکھتا بولا

میں صرف یہ چاہتا ہوں کے اللہ آپ سے ناراض نہ ہو ۔۔۔کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی ۔۔۔

،، س،"سوری

میں ایسا نہیں چاہتی تھی ---

میں نے پہلے کبھی ایسا ڈریس بھی نہی پہنا

بس میری فرنڈز نے زبردستی کی تو مجھے بھی لینا پرا --

اسنے آنکھوں میں نمی لیے پشیمانی سے اُس کی طرف دیکھتی بولی

اگر میں نہ لیتی تو وہ لوگ مجھے کہتی میں بہت بیکورڈ ہوں ،،اسلیے مجھے لینا پڑا وہ آنسو بھری آنکھوں سے اُسے دیکھنے لگی

(فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ۔)

یہ جو لوگ باتیں کرتے ہیں تُم اِن پر صبر کرو۔

سورۃ طٰہٰ،آیت ۱۳۰۔

،، اللہ پاک نے فرمایا

ہم کیوں لوگوں کی باتوں کو اتنی اہمیت دیں ----

ہم کیوں انکی وجہ سے گناہ کے مرتکب بنئیں

وہ نرم لہجے میں اُسے دیکھتا گویا ہوا

میں آپکو شرمندہ نہی کرنا چاہتا تھا ----وہ جانتا تھا کے وہ بہت نرم دل کی ہے،،بس تھوڑی سی نادان ہے

جب وہ اُسے سمجھائے گا تو وہ بات سمجھ جائے گی--

اُسے بس کوئی سنبھالنے والا چاہیے

،،جو اُسے سیکھا سکے

زاویار نے اسکے آنسو صاف کیے ---

چلیں شاباش اب اٹھئیں ڈنر کر لیں بہت لیٹ ہو گئے ----وہ خاموشی سے اٹھ کر صوفے پر آکر بیٹھ گئی ---

آپ آرام سے ڈنر کریں اور سو جائے ---

انشاء اللہ صبح ملاقات ہوگی ---

اللہ حافظ کہتا وہ مسکراتا ہوا باہر نکل گیا

اور پیچھے وہ کتنی ہی دیر اُسکی باتوں کے سحر میں کھوئی رہی

****

ڈنر کر کے وہ اپنا نائٹ ڈریس چینج کر کے ڈریسنگ روم سے باہر آئی تو ڈور نوک ہوا۔۔

اندر آ سکتا ہوں؟؟

،صفدر ملک نے تھوڑا سا دروازہ کھولتے اجازت مانگی

جی آ جائیں ----

بابا آپ آ جائیں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے---

وہ اُنھیں دیکھتی بولی

میری بیٹی ناراض ہے مجھ سے صفدر ملک نے اُس کے قریب جاتے محبت سے اُسے سینے سے لگایا---نہیں ایسی بات نہیں بس میرا موڈ نہی تھا اس ٹائم ڈنر کا اُن کے سینے سے لگی وہ دھیمی آواز میں بولی

میرا بچہ اب مجھ سے بھی باتیں چھپاے گا

نوٹ فیئر ،،اُنھوں نے محبت سے اسکے ماتھے پر بوسا دیا ----

میں جانتا ہوں ذاوي نے آپکو جانے سے روکا آپ اسلئے اپ سیٹ تھی

محبت سے اُسکے بال سہلاتے وہ گویا ہوے

نہی بابا مجھے برا لگا اُس وقت لیکن زاوی نے آکر مجھے سوری بھی کہا اُنکے رویے کے لیے اور مجھے سمجھایا بھی ---

وہ چہرہ اٹھاتی اُنھیں دیکھتی نرمی سے بولی

میری غلطی تھی مجھے اپنی فرنڈ کی بات نہیں ماننی چاہیے تھی اسنے زبردستی کی تو میں نے ڈریس لے لیا اسنے معصوم سا منہ بناتے ہوے کہا ---

میرا پیارا بچہ بہت سمجھدار ہے ----

،،،بیٹا ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا میں اور زاوی کبھی تمہارا برا نہیں چاہیئے گے

اچھا اب میں اپنی بیٹی سے بہت ضروری بات کرنے آیا ہوں ---

،، مجھے یقین ہے میرا بچہ مجھے انکار نہی کرے گا

وہ اُسے دیکھتے محبت سے گویا ہوے

،، جی بابا بولیں کیا بات ہے

میری جان میں چاہتا ہوں کے آپکا اور زاویار کا نکاح کردوں تاکہ سکون سے مر سکون---

وہ بولتے ہوے اسکے تاثرات کا جائزہ لے رہے تھے ---

کوئی زور زبردستی نہیں ہے ---

اگر آپ کسی اور کو پسند کرتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ----

، انہوں نے پیار سے اسکے بال سہلائے

ابرش کو ایسا لگا جیسے کسی نے اسکے کانوں میں بم پھور دیا ہو ----

،، بابا ایسا کک،، کیسے

وہ روہانسی ہوتی بولی

زاوی بھائی اسنے پانیوں سے بھری آنکھوں سے باپ کو دیکھا ----

نہیں میرا بچہ رونا نہیں اگر آپکو کوئی پسند ہے تو بتا دو جہاں میری جان بولے گی ----

اسنے نفی میں گردن ہلائی----

ایسی بات نہیں ہے بابا میں کسی کو پسند نہیں کرتی ---لیکن اتنی جلدی یہ سب ---

"کیوں،، ابھی تو میں اتنی چھوٹی ہوں میں ابھی بلکل بھی شادی نہی کرنا چاہتی،،اور زاوی"،، سے کیسے ، مجھے ابھی آگے پڑھنا ہے

میں آپکو چھوڑ کے نہی جانا چاہتی کہیں بھی ---

اسنے سسکتے ہوے کہا ----

میرا بچہ تو آپ کون سا کہی جا رہی ہو اسی لیے تو چاہتا ہوں کے زاوی کے ساتھ آپکا نکاح ہو

تاکہ آپ میری آنکھوں کے سامنے رہو---

اور میرا بچہ اسلام میں بالغ بچی کے نکاح کا حکم ہے دیر نہی کرنی چاہیے یہ رسول اللہ صلی ،،کا فرمان ہے

میں چاہتا ہوں کے آپکو محفوظ ہاتھوں میں سونپ کر جاؤں ---

-تاکہ میری روح کو سکون رہے کے میری بچی حفاظت میں ہے ----کیا آپکو زاؤی نہی پسند ؟؟یاں کوئی اور وجہ ہے

" بتائیں اپنے بابا کو میری جان

میں آپ پر کوئی زور زبردستی نہی کر رہا جیسے آپکو ٹھیک لگے----

نہی بابا اور کوئی وجہ نہیں بس میں آپ سے دور نہی جانا چاہتی اسنے اُنکے ساتھ لگتے ہوئے کہا ---اور اب آپ بار بار کہیں جانے کی بات نہی کرئیں گے----

آپ کہیں نہی جائینگے ہمیشہ میرے پاس رہیں گے ابرش نے اُنکے ہاتھ کو چومتے ہوئے کہا ---

لیکن بابا میں ابھی اتنی جلدی یہ سب نہیں چاہتی

میرا بچہ ابھی صرف نکاح ہوگا،،،جب آپ چاہیں گی رخصتی تب ہوگی

،،وہ کچھ توقف کے لیے خاموش ہوتی اُنھیں رضامندی دے گئ

جیسا آپ چاہے گے ویسا ہی ہوگا ---

جو آپکی مرضی وہ میری ---

اسنے محبت سے کہا ---

ابرش نے اپنا فیصلہ باپ کے سپرد کردیا ----

جانتی تھی اسکے باپ نے بہت دکھ جھیلیں ہیں اسکی ذرا سی ہاں اگر انکی خوشی کا باعث بنتی ہے تو وہ کیوں منع کرے---

کل شام میں نکاح ہے آپکا ---

ابھی سادگی سے نکاح کرئیں گے ---

پھر دھوم داھم سے شادی ----

صفدر ملک نے رسانیت سے ساری بات اُسکے گوش گذار کردی

لیکن بابا اتنی جلدی کیوں وہ تو اس اچانک افتاد سے پریشان ہو کر باپ کا چہرہ دیکھنے لگی کے یہ ہو کیا رہا ہے پہلے ہی زاوی سے نکاح کو اُسکا دماغ قبول نہی کر پا رہا تھا اور اب ،، اتنی جلدی یہ سب

،،میرا بچہ پرسوں صبح کی میری عمرے کی فلائٹ ہے ---میں تو چاہتا تھا ہم اکٹھے جائیں لیکن زاوی کو ایک کیس کے سلسلے میں رکنا پر رہا ہے ----آپ بے فکر رہیں رخصتی آپکی مرضی سے ہوگی بس ابھی نکاح کی رسم کر رہے ہیں ----

پریشاں نہی ہونا میری جان نے ---

صبح ڈریس سیلیکٹ کر لیجیے گا زاوی نے گھر ہی ڈیزائنر کو بلایا ہے -----

اسکا مطلب وہ سب جانتا ہے یہ ہو کیا رہا ہے ابرش کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی

---خاموشی سے ہاں میں سر ہلا دیا----

صفدر ملک نے مسرت سے اسکے ماتھے پر لب رکھے ۔خوش رہو میری جان ----

اور باہر زاویار کو اُسکی رضامندی سے آگاہ کرنے چلے گئے

****

ایک شور ہے مجھ میں

جو خاموش بہت ہے---

اسے سمجھ ہی نہی آ رہا تھا کہ اتنی جلدی یہ سب ہو کیا رہا ہے

وہ بس اپنے باپ کی خوشی کے لیے خاموش ہو گئی---

میم ہو گیا---

" ماشاء اللہ آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں بلکل حور

بیوٹیشن نے دل سے اسکی تعریف کی ---

لائیٹ پنک گرارے میں جس میں خوبصورت موتی جڑے ہوے تھے وہ بہت حسین لگ رہی تھی ---

وہ بس خاموش رہی

سیڑھیاں عبور کرکے جیسے ہی صفدر ملک اسکے روم میں داخل ہوے---

اُسے دیکھ کے فوراً اسکی جانب قدم بڑھائے---

ماشاء اللہ میری بیٹی بہت حسین لگ رہی ہے ---

اللہ نظر بد سے بچائے اُنھوں نے اُسکا ماتھا چومہ ---دروازے پر دستک دے کر بی اما اندر آئی اور باہر مہمانوں کے آنے کی اطلاع دی ---

بی اماں اسکو دیکھ کر صدقے واری گئی ---

بچپن سے پالا تھا اُنھوں نے اُسے ----

اسکی ہر طرح سے دیکھ بال کی تھی بی اماں کی آنکھیں ایک دم نم ہوئی----

ابرش نے اُنہیں دیکھ کر باہیں پھیلائ اُنکے آنسو بہہ نکلے اور اُسے سینے سے لگا کر دعائیں دینے لگی ----

چلیئں سب انتظار کر رہے ہیں صفدر ملک نے اُسکا ہاتھ تھاما

۔باپ اور بی اماں کے ساتھ وہ گارڈن میں اینٹر ہوئی جہاں سارے فنکشن کے انتظامات کیے گئے تھے ---

نکاح کی وجہ سے بس قریبی رشتے داروں کو ہی بلایا گیا تھا ----

وہ سہج سہج کے قدم بڑھا رہی تھی ---

سامنے اسٹیج پر زاویار ملک اپنی شاندار پرسنلٹی کے ساتھ بیٹھا تھا ---

زاویار ملک اُسے دیکھ ٹرانس کی کیفیت میں اٹھا اسے ارد گرد کا ہوش نہی رہا ---- آگے بڑھتے فورا اُسکا ہاتھ تھام کر ساتھ بیٹھایا ----

سب رشتے دار اس شاندار جوڑی کو دیکھ کر بلائیں لے رہے تھے---

مولوی صاحب نکاح شروع کریں صفدر ملک گویا ہوے۔۔۔جلد ہی ایجاب وقبول کا مرحلہ بھی مکمل ہوا۔۔۔

زاویار ملک بہت خوش تھا وہ اپنے رب کا تہے دل سے شکر گزار تھا۔۔۔۔

صفدر ملک بھی انتہا کے خوش تھے۔۔اُنھوں نے دونوں کا صدقہ دیا اور محبت سے گلے لگایا

۔۔۔

کھانے کے بعد انکو دعائیں دیتے سب چلے گئے

زاویار بھی اپنے دوستوں کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گیا۔۔۔۔

بی اماں ابرش نے اُنہیں پکارا۔۔۔

جی بیبی جی۔۔۔

مجھے روم میں جانا ہے تھک گئی ہوں بہت ۔۔۔پلز مجھے روم میں لے چلیں اسنے اٹھتے ہوے اپنا ڈریس سمبھالا

جی چلیں میں آپکو چھوڑ آتی ہوں۔۔۔۔

اپنے روم میں داخل ہوتے ہی اسنے اپنے دوبٹے کی پنز نکالی بی اماں پلز میرے لیے کافی بھیج دیں ---

جی میں بھیجتی ہوں کہتے ہی اُنھوں نے کچن کا رخ کیا

وہ سرشار سا لاؤنج میں داخل ہوا تو بی اماں کو کافی لے کر جاتے دیکھا ---

یہ ابرش کے لیے لے جا رہی ہیں ---

جی بیٹا ابرش بیبی کے لیے ہی ہے

لائیں یہ مجھے دیجئے میں لے جاتا ہوں کافی کا کپ پکڑ کر اسکے کمرے کا رخ کیا تاکہ اس سے مل کر اُسکے تاثرات دیکھ سکے

ڈور کھول کر اندر داخل ہوا تو روم میں کوئی بھی موجود نہی تھا---

کافی ٹیبل پر رکھی اور بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر اُسکا انتظار کرنے لگا

واشروم کا دروازہ کھول وہ فریش سی اپنے مخصوص نائٹ سوٹ میں باہر ائی

آپ،، ؟ ابرش اُسے سامنے دیکھ گبھرا گئی

جی میں ہی ہوں

یار ریلیکس رہیں کھا تھوڑی نہ جاؤنگا آپکو یوں گبھرانے والی کون سی بات ہے زاوی مسکراتے ہوے اُسے دیکھ گویا ہوا

میں نے سوچا میری وائف نے تو مجھے بلانا نہی خود ہی مل آؤں کہتے ہی چند قدم اسکی طرف بڑھائے ---نہی ایسی بات نہیں بس میں تھک گئی تو روم میں آ گئی ابرش کا دل اُسے قریب آتا دیکھ گھبرانے لگا اور جلدی میں اسٹیج سے اٹھنے کا جواز دیا

ابرش اسنے محبت بھرے لہجے میں اُسے پکارا

جج ،،جی "وہ اُس کے اتنے محبت سے پکارنے پر بوکھلا سی گئی

آپ خوش ہیں ؟؟

آئی مین،، کوئی زور زبردستی کی وجہ سے تو نہی آپ نے نکاح کے لیے رضامندی دی زاویار نے قریب آتے اُسکا ہاتھ تھام کر دھڑکتے ہوے دل سے پوچھا وہ چاہتا تھا کے ابرش اپنی مکمل رضامندی سے اُسکی زندگی میں داخل ہو کل کو وہ یہ نہ بولے کے مجھ سے پوچھے بغیر میری زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کیا گیا ہے

نہی ایسی بات نہیں ہے بابا بہتر جانتے ہیں میرے لیے کیا بہتر ہے اُنھوں نے کچھ سوچ کر ہی کیا ہوگا فیصلہ اسنے پہلی بار اسکی آنکھوں میں دیکھ کر جواب دیا ---لیکن زیادہ دیر اسکی نظروں کی تاب نہ لا سکی اور ارد گرد دیکھنے لگی ----

آپ جانتی ہیں آپ نے مجھے کتنا پرسکون کردیا ہے ---میں صبح سے اسی چیز کی ٹینشن میں تھا ---آپ نے مجھ پر سے بہت بڑا بوجھ اُتار دیا شکریہ ---شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے ---انشاء اللہ میں آپکو کبھی شکایت کا موقع نہیں دونگا کہتے ہوے اسنے اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھے اور اُسے سینے میں بینچ لیا ابرش کی پلکیں اُسکی اتنی قربت سے لرز اٹھی اور چہرہ پل میں گلال ہو گیا -----

زاویار جانتا تھا کے اچانک سے وہ یہ سب قبول نہی کر پا رہی ہوگی اسلئے اُسکی پریشانی کا سوچ اسکے پاس چلا آیا اُس سے تھوڑا فاصلہ قائم کرکے اسکی آنکھوں میں دیکھا بس اتنا کہنا چاہتا ہوں آپکو ---

آپ میرے لیے میری زندگی ہیں

میرا سکون ہیں

میرا عشق ہیں

آپ ہیں تو میں ہوں

آپ نہیں تو میں بھی نہیں۔۔۔کہتے ہوے وہ روم سے نکل گیا اور ابرش ساکت اسکے الفاظوں میں کھوئی رہی ۔۔۔

صبح صفدر ملک جانے کے لئے تیار تھے۔۔۔

ملازمہ اسکو بلانے کے لیے آئی ۔۔۔

ملازمہ کو جانے کا اشارہ کرکے وہ اُٹھ کر بیٹھی ۔۔۔

۔باپ سے دوری کا سوچتے ہوے دل کانپ رہا تھا کیسے رہے گی اُنکے بغیر اتنے دن

جب سے اسنے ہوش سمبھالا تھا وہ کبھی اس سے دور نہی گئے

سوچتی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتی وہ اُٹھ کر چینج کرنے چلی گئی

منھ پر پانی کے چھینٹے مارتی دوپٹہ کندھے پر ڈالے

وہ قدرے فریش دکھائی دینے لگی سبز کرتے اور کیپری میں اُسکا سراپا چمک رہا تھا ،،لیکن آنکھیں اُداس تھی

وہ نیچے آئی تو ڈائنگ ٹیبل پر وہ دونوں اسکے انتظار میں تھے۔۔

اسلامُ علیکم ابرش سلام کرکے اُنکے ساتھ بیٹھی۔۔۔۔

آ جاؤ میری جان ملک صاحب نے اُسکے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھایا۔۔۔

طبیعت ٹھیک ہے میری بیٹی کی ،،اُسکا بجھا بجھا سا چہرہ دیکھتے وہ بولے

جی ،،وہ سر ہلاتی خاموشی سے ناشتا کرنے لگی

ناشتے سے فارغ ہو کر کچھ وقت وہ اُسے ساتھ بٹھائے باتایں کرتے رہے

صفدر ملک جانے لے لیے تیار تھے ائیر پورٹ تک وہ اُنہیں چھوڑنے آئے ۔۔۔

میرا بچہ اپنا بہت خیال رکھنا وہ اُسکا ماتھا چومتے بولے

ابرش کی آنکھیں نم ہو گئی

،بابا میں کیسے رہُونگی آپکے بغیر اتنے دن

آنسو گالوں پر بہہ نکلے ---

زاویار جو کب سے خاموش تھا اسکو روتا دیکھ اسکے دل کو کچھ ہوا ----

میرا بچہ جلدی ہی واپس آ جاؤ گا ایسے تو نہی اپنے بابا کو روتے ہوئے الوداع کرو ---

زاویار آپ نے اپنا اور میری بیٹی کا بہت خیال رکھنا ہے اس سے بغلگیر ہوتے صفدر ملک اُس سے گویا ہوئے

صفدر ملک سے الوداعی کلمات کے بعد انہوں نے واپسی کی راہ لی ----

گاڑی میں بلکل خاموشی تھی بلاآخر زاویار کو ہی خاموشی کو توڑنا پرا

----ابرش آپ کیوں اتنی اُداس ہو رہی ہیں آپکو تو خوش ہونا چاہیے کے آپکے بابا کو اللہ نے توفیق عطا کی ہے اپنے گھر بلایا ہے ----

اسنے ابرش کی طرف دیکھ کر کہا جو سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی ---

ابرش نے نظر اٹھا کر اسکی طرف نم آنکھوں سے دیکھا لیکن میں بابا کے بغیر نہی رہ سکتی

مجھے ڈر لگتا ہے اُنھیں کھونے سے پہلے ہی مما نہی ہیں اگر بابا کو کچھ ہوا تو میں بھی مر جاؤنگی

روتے ہوے اسنے کہا---

زاویار نے اسکی بات سنتے گاڑی ایک طرف روکی ----

ابر رونا نہی میری زندگی---زاویار نے اسکے آنسو صاف کیے ---

اور آئندہ آپ کبھی ایسی بات نہیں کریں گی---

انشاءاللہ تایا جان جلد واپس آ جائینگے ---

ہمیں خوش ہونا چاہیے کے ہمیں اللہ نے اس قابل سمجھا کہ اپنے گھر بلایا---

آپ جانتی ہیں جب تک خدا کا حکم نہ ہو تو بندہ کبھی اسکے سامنے سجدہ نہی کر سکتا---

خدا جب بندے سے راضی ہوتا ہے تو ہی اُسے توفیق عطا کرتا ہے ---

اسنے کہتے ہی گاڑی سٹارٹ کی

کیا اللہ مجھ سے ناراض ہے جو میری مما لے لی؟؟

اُس نے شکوہ کرتے ہلکی آواز میں اُس سے سوال کیا ----

" بلکل نہی

خدا اپنے نیک بندوں کو ہی آزمائش میں ڈالتا ہے ---

اور بہت خوش قسمت ہے وہ بندہ جسے خدا چنتا ہے خدا تو ستر ماوں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے

۔)اور اپنے ربّ کی رحمت سے مایوس تو صرف گُمراہ لوگ ہی ہوتے ہیں۔(

، سورۃ الحجر٥٦

اللہ پاک ایک چیز لیتا ہے تو اس سے زیادہ عطا کرتا ہے -----

۔خدا اپنے بندے پر اسکی برداشت سے زیادہ بوجھ نہی ڈالتا ----اگر آپکی امی نہی ہیں تو کبھی سوچا ہے آپ نے خدا تو ہے نہ آپکے پاس جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے

---میری طرف دیکھ لیں میری ماں بابا دونوں نہی ہیں لیکن میں نے کبھی خدا سی شکوہ نہی کیا---کیوں کے اسنے مجھے اپنی محبت دی ہے --

اسنے مجھے دنیا کی تمام نعمتیں دی جسکے پیچھے لوگ خوار ہو رہے ہیں---تو میں کیوں میرے پاس جو چیز نہی اسکے لیے ناشکری کروں ---جو چیز موجود ہے اُسکا شکر ادا کریں ---خدا تو چیونٹی کی بھی سرگوشی سے واقف ہے تو وہ ہماری کیوں نہی سنے گا آپ بس ایک بار اُسے پکار کر دیکھیں---

زاویار نے محبت سے اسکے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کا دباؤ ڈالا ----

آپ کیسے سمجھ جاتے ہیں سب کچھ ---کیسے اتنی جلدی میری مشکل آسان کر دیتے ہیں ابرش اسکی طرف دیکھ کر بولی ----کیوں کے آپ میری زندگی ہیں اور میں اپنی زندگی کو اُداس نہی دیکھ سکتا اسنے مسکرا کر جواب دیا

آپ جانتی ہیں کچھ سال پہلے میرے دل میں بھی یہی سوال آتے تھے

کیا اللہ کو مُجھ سے مُحبت ہے---؟

عرصہ پہلے یہ سوال اکثر میرے ذہن میں گردش کرتا تھا،پِھر ایک دن مُجھے خیال آیا کہ میرا ربّ جِن بندوں کو زیادہ چاہتا ہے اُن کے بارے میں تو اُس نے آیتیں اتاری ہیں۔سو میں قُرآن مجید کھول کے ترجُمہ کے ساتھ پڑھا تو پہلی آیت یہ ملی"وہ متقین سے محبت کرتا ہے "مُجھے ملال ہوا مُجھ میں تو نام کا بھی تقویٰ نہیں پھِر میں نے آگے پڑھا کہ وہ "صابرین "کو محبُوب رکھتا ہے ،مُجھے اپنے صبر سے شرم آئی ی مزید آگے پڑھا تو جانا اللہ کوشش کرنے والوں سے مُحبت کرتا ہے، میں نے جانا کہ مُجھ میں ہمت و حوصلہ) ہے ہی نہیں نہایت کمزور ہوں میں، پھر آگے پڑھا کہ اللہ "احسان "یعنی نیک اعمال کرنے والوں کو پسند کرتا ہے مگر میں اُس سے بھی بہُت دُور ہوں،پھر میں نے اپنی تلاش ترک کرنے کا فیصلہ کیا اِس ڈر سے کہ اب شاید میرے پاس ایسا کُچھ بھی نہیں جِس کے باعث اللہ مُجھ سے محبت کرے میں نے اپنے اعمال کھنگالے تو وہ سب گُناہوں سے آلودہ تھے، پِھر اچانک میری نظر اللہ کی اِس آیت پر پڑی "إِنَّ اللہ یُحِبُ التَّوَّابِین "بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے مُحبت رکھتا ہے۔ وہ عجز والوں سے مُحبت رکھتا ہے ،اور مُجھے میرا جواب مِل گیا۔

پہلے میں بھی آپکی طرح سوچتا تھا لیکن میرا رب رحیم کریم ہے معاف کرنے والا ہے توبہ پسند کرتا ہے آپ ایک دفعہ اُسکے آگے جھکے تو سہی۔۔۔۔پھر میں بھی اُسکی رضا میں راضی ہو گیا اور الحمدُ للہ خدا نے مجھے سب کچھ دیا ہے

بابا کہتے ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہی سمجھ سکتا ہم جب مشکل میں ہوں تو نماز پڑھ کر دعا کریں اور خدا سے سکون مانگیں ۔۔۔آپکو پتہ ہے میں نے رات کو خدا سے پوچھا تھا کے میری مما کو کیوں لے لیا۔۔میں نے پوچھا کے میں اکیلی کیوں ہوں اسنے رندھی ہوئی آواز میں بتایا۔۔۔

۔زاویار کچھ نہی بولا وہ چاہتا تھا کے وہ اپنی کیفیت اُس سے شیئر کرے۔۔۔لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔۔۔ مجھے لگا کے اللہ مجھ سے ناراض ہے۔۔ اور اب آپ نے مجھے سب جواب دے دیے۔۔۔

کیوں کے جب خدا خود نہی آتا تو اپنے بندے کو بیجھتا ہے وسیلہ بنا کر اسنے محبت سے جواب دیا

،پاک ہے میرا ربّ جو دِلوں کا حال جانتاہے پِھر بھی دُنیا کے سامنے رُسوا نہیں کرتا
مہربان اِتناہےکہ نیکی کےاِرادے پربھی ثواب دیتاہے اورگُناہ کرنے کے بعد توبہ کی توفیق دے کراُسے ثواب میں بدل دیتاہے
پس تُم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جُھٹلاؤ گے۔)بیشک(.
ابرش نے ہلکی آواز میں بولا
خدا کبھی اپنے بندے سے ناراض نہی ہوتا ابرش آپ ایک دفعہ اُس کو پکاریں گی وہ دس مرتبہ کہے گا جی میرے بندے

ایک گزارش ہے آپ سے اسکے گلابی گالوں سے آنسو صاف کرتا ہوا وہ بولا ابرش نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا ان آنکھوں پر ظلم نہ کیا کریں وہ محبت سے دیکھتے ہوے بولا ---ابرش نے دھڑکتے دل سے چہرہ جھکایا

گھر پہنچتے ہی خاموشی سے وہ گاڑی سے باہر نکلی اور سیدھا اپنے روم میں چلی گئی

روم میں آتے ہی ابرش نے وضو کیا---الماری سے بڑی سی شال نکالی اور نماز ادا کرنے لگی ----دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو آنسو بہہ نکلے ---اُسے کل سے اپنی مما شدت سے یاد آ رہی تھی اور اب بابا بھی دور چلے گئے،،سوچتے اُسکا دل بیٹھا جا رہا تھا۔

آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت بہہ رہے تھے

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔

اے ہمارے ربّ ہم نے اپنی جانوں پر ظُلم کیا ہے اور اگر آپ نے ہمیں معاف نا کیا)

(اور ہم پہ رحم نا کیا تو ہم ضرور نُقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

سورۃ الاعراف،آیت ۲۳)23(۔

وہ سجدے میں بار بار اس آیت کا ورد کر رہی تھی رو رہی تھی شرمندہ تھی اپنے رب سے دوری پر اور ایسا کیسے ہو سکتا ہے بندہ اپنے رب سے معافی مانگے اور وہ معاف نہ کرے ---وہ تو رحیم ہے رحمان ہے

---نماز سے فارغ ہو کر اسنے قرآن پاک کی تلاوت کی اور اپنے بابا کی خیریت سے پہنچنے کی دعا کی -----

ڈور نوک کر کے زاویار نے اندر آنے کی اجازت لی اور اُسکا نام پکارا

"ابرش"

جی،، وہ جو اپنی سوچوں میں گم تھی اچانک اُسے قریب دیکھ کر ہربرا گئی ---

...کیا سوچ رہی ہیں؟؟

بابا یاد آ رہے ہیں اسنے ابرش کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا ---اُسکی سوجی ہوئی متورم آنکھیں اُسکے رونے کا پتہ دے رہی تھی

اسنے اثبات میں سر ہلا دیا------

پہنچ کر کال کریں گے آپ پریشان نہ ہوں--اُسکے گرد بازو حائل کرتے وہ بولا

اللہ پر یقین رکھیں

وہ جسکا نام)الخبیر (ہے ,,,یعنی خبر رکھنے والا

پھر وہ کیسے تمہاری سسکیوں سے بے خبر ہو سکتا ہے

وہ جسکا نام)المتین (ہے"یعنی طاقت والا.....

پھر وہ کیسے تمہیں کمزور رہنے دے سکتا ہے

بیشک اللہ ہی اُمید اور محبت ہے

آپ بس اُس پر کامل یقین رکھیں----انشاء اللہ وہ بہتری والے فیصلے کرے گا

زاویار نے اُسکے سرخ رخساروں سے آنسو صاف کیے بس میری جان آپ نے پریشان نہی

ہونا میں ہوں نہ آپکے ساتھ ہر لمحے ہر وقت اور اُسے سینے سے لگایا———

میں آپ سے ضروری بات کرنے آیا تھا آپکو بتایا تو ہوگا تایا نے کے کیس کی وجہ سے ہم اُنکے ساتھ نہی جا سکے---

اُسی کیس کے سلسلے میں مجھے کچھ دن کے لیے حافظہ باد جانا پر رہا ہے

اور میں کسی صورت آپکو یہاں نہی چھوڑ سکتا اسلئے اپنا ضروری سامان رکھ لیں بس کچھ دن کی بات ہے تب تک تایاجان بھی واپس آ جائیں گے وہ محبت سے گویا ہوا

لیکن میرا جانا ضروری ہے کیا----

،وہ ہولے سے ممنائ

آپ چلیں جائیں یہاں سب تو ہیں بی اماں ہیں میرے پاس---

جی آپکا جانا بے حد ضروری ہے --

میں آپکو کسی کے آسرے پر نہی چھوڑّ سکتا ---

اور جا کر بھی میرا دھیان آپ میں ہی رہنا ہے ---

نہ میں کیس سولو کر پاؤنگاہ اور نہ مجھے سکون ملے گا آپکی ٹینشن ہی لگی رہے گی

پر میری یونی ،،اسنے نہ جانے کا ایک اور جواز پیش کیا جی میں آپکے پرنسپل سے بات کر چکا ہوں ۔

آپ اپنی یونی فرینڈ سے رابطہ کر لینا ،،اُس سے نوٹس لے لینا

اور باقی کچھ سمجھ نہ آئی تو آپ اپنی فرنڈ سے ڈسکس کر لینا ---

کچھ میں ہیلپ کر دونگا آپکی---

اب کوئی بہانہ نہی ---

پیکنگ کر لیں اپنی اور وہاں تھوڑی زیادہ ٹھنڈ ہو گی گاؤں کے قریب فلیٹ ملا ہے ---

اسلیے گرم ڈریس رکھیے گا

زاویار ملک نے اسکے ماتھے پر اپنے تشنہ لب رکھے یہ لڑکی اسکی زندگی میں بہت اہم تھی جسکے بغیر وہ اب ایک لمحہ نہی گزار سکتا تھا ----

تھوری دیر میں نکلنا ہے ہمیں --

میں آپکا نیچے انتظار کر رہا ہوں کہتے ہی وہ چلا گیا ----پیچھے ابرش نے جلدی سے بی اماں کو بلا کر پیکنگ شروع کی ---

کچھ دیر بعد وہ لوگ نکلے

حافظہ آباد کے قریب تھوڑی سی مسافت پر ہی اسکو فلیٹ ملا تھا ۔۔۔۔گاڑی سے نکل کر اسنے ابرش کی طرف کا ڈور اوپن کیا ۔۔۔لوک کھولتا اُسکا ہاتھ تھام کر فلیٹ میں داخل ہوا

ابرش بلیک فراک میں سکارف گلے میں ڈالے بہت حسین لگ رہی تھیں ۔

دو کمروں کا چھوٹا سا فلیٹ تھا ۔۔اسنے آنے سے پہلے ہی ملازمہ سے مکمل صفائی کا کہا تھا ۔۔۔۔وہ بہت گھور سے اس چھوٹے سے فلیٹ کو دیکھ رہی تھی چھوٹا سا کچن اور لاؤنج تھا لیکن شکر تھا کے صاف تھا ۔۔۔۔آپ بیٹھیں میں سامان لے کر آتا ہوں کہتے ہی زاویار باہر نکل گیا ۔۔۔ کچھ دیر میں وہ سامان لے کر اندر داخل ہوا ۔۔۔۔

آپ فریش ہو جائے میں کھانا نکالتا ہوں کہتے ہی اسنے کچن کا رخ کیا ۔۔۔

راستے میں ہی اُسنے کھانا پیک کروا لیا تھا

ابرش خاموشی سے اپنا بیگ لے کر روم کی طرف چلی گئی ۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تو اسنے بڑی نفاست سے کھانا ٹیبل پر لگایا ہوا تھا ۔۔۔

اُسکے ساتھ بیٹھتی وہ خاموشی سے کھانے لگی،، صبح سے پریشانی کی وجہ سے اُس نے کچھ نہیں کھایا تھا

۔کھانے سے فارغ ہو کر زاویار نے برتن سمیٹے اور کچن کی جانب چل دیا۔۔۔

ابرش تو بس اُسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔وہ کتنے آرام سے سب کام اکیلے ہی کر رہا تھا

کچھ دیر میں اسکے ہاتھ میں دو کپ موجود تھے ۔۔۔ابرش کی طرف کافی کا کپ بڑھایا ۔۔۔

جسے اسنے فوراً تھام لیا ۔۔۔۔زاویار کو اسکی خیرت بھری نظریں خود پر محسوس ہو رہی تھی

۔۔۔۔اسنے ابرو اُچکائ ابرش نے نفی میں سر ہلایا ۔۔۔یہ سب میرا مطلب یہ کام کیسے آتے ہیں آپکو

زاویار جانتا تھا کے وہ یہی سوال کرے گی ۔۔۔

ہاسٹل میں فرنڈ کے ساتھ اکثر بناتا تھا اس نے مسکرا کر جواب دیا ۔۔۔

ابرش ہولے سے سر کو جنبش دیتی خاموشی سے کافی پینے لگی ۔۔۔۔ اس علاقے میں ٹھنڈ کچھ زیادہ تھی اسلیے اُسے سردی کا احساس ہو رہا تھا

چلیں زیادہ حیران نہ ہوں ریسٹ کرتے ہیں صبح مجھے بھی ڈیوٹی جوائن کرنی ہے ابرش سر ہلاتی اپنے کمرے کی جانب چل دی

زاویار اُسے شب بخیر کہتا جیسے ہی روم میں آیا بیڈ پر گرتے ہی اُسے نیند نے گھیر لیا---

دوسری طرف ابرش کو نئی جگہ ہونے کی وجہ سے نیند نہی آ رہی تھی---

بے چینی سے کروٹیں بدلتی وہ جنجھلا کر اٹھ بیٹھی دیواروں کو گھور گھور کر جب وہ تھک گئی تو بیڈ پر ہاتھ مار کر موبائل ٹٹولا---

فون پکڑ کے وقت دیکھا تو بارہ بجنے والے تھے بیڈ کراون کے ساتھ نیم دراز ہوتے اُسکی نظر سامنے پڑی

نائٹ لیمپ کی روشنی میں اُسے کوئی چیز آگے بڑھتی ہوئی نظر آئی---موبائل کی روشنی آن کر کے جیسے ہی اسنے دیکھا آنکھیں باہر آنے کو ہو گئی---خوف سے جسم ہولے ہولے کانپنے لگا،،اتنی سردی میں بھی ماتھے پر پسینے کے چھوٹے چھوٹے قطرے چمکنے لگے کچھ ہی دیر میں

پورا فلیٹ اسکی چیخوں سے گونج اٹھا----

" زاوی،،،،، "زااووی

اُسکے نام کو وہ جتنا لمبا کر سکتی تھی وہ کر کے چیخیں

وہ جو گہری نیند میں تھا اچانک کسی کے چیخنے کی آواز سے آنکھ کھلی ---

اس سے پہلے کے وہ اٹھتا پھر سے چیخیں سنائی دی اُسکی آواز سنتے ہی وہ ہربڑاتا ایک لمحے میں ابرش کے روم کی جانب بھاگا---

دروازہ ٹھا "کی آواز کے ساتھ کھول کر وہ اندر داخل ہوا ---ابر کیا ہوا ----

اُس تک پہنچتا وہ اُسکے بازوں تھامتا پوچھنے لگا

وہ بیڈ پر کھڑی مسلسل چیخ رہی تھی ----ابر ابر کیا ہوا ابرش نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا زاوی ----

مشکل سے اُسکا نام پکارا

جی میں پاس ہوں کیا ہوا بتائے مجھے ----زاویار وہ وہ اٹک اٹک کے بولتی روتے ہوئے اسکے ساتھ لگ گئی ----زاویار کے دل نے ایک بیٹ مس کی لیکن جلد ہی وہ خود کو کنٹرول کرتا اُسکی جانب متوجہ ہوا ایسا کیا ہو گیا جو وہ اتنا ڈر گئی ----

کہی ڈر تو نہی گئی ،،اُسکے ذہن میں عجیب وسونسے آنے لگے

میں پاس ہوں میرا بچہ کچھ نہی ہوا بس خاموش اسنے پیآر سے اُسے پچکارتے کہا---ایک منٹ میں لائٹ آن کرتا ہوں---اُس سے دور ہو کر اسنے لائٹ جلائی کمرہ ایک دم روشن ہوا ---اب بتائیں کیا ہوا ---

..... اسنے پیار سے اسکے بال سہلاے وہ وہاں اسنے ہاتھ سے اشارہ کیا

وہاں تو کچھ نہی زاویار اِرد گرد کا جائزہ لیتے ہوے بولا ---- تھا وہاں کاکروچ تھا زاوی اسنے ہاتھ کا اشارا کرتے ہوئے کہا

.."کیا کاکروچ

کاکروچ کو دیکھ کر کوئی اتنا ڈرتا ہے ----آپ اس وجہ سے چیخ رہی تھیں اسنے خیرت سے اسکی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا ----ہاں تو اگر وہ مجھے کھا جاتا تو ابرش نے الٹا

اسی سے سوال کیا زاویار تو خیران ہی رہ گیا کے چھوٹا سا جانور کیسے اُسے کھا سکتا ہے۔۔۔ابر کیا ہو گیا ہے آپکو وہ چھوٹا سا ہوتا ہے آپکو نقصان نہی پہُنچا سکتا اُس نے ابرش کو پچکارتے ہوئے سمجھانا چاہا لیکن وہ بھی ابرش تھی کب اُسکی سنی تھی جو اب سنتی

۔۔۔نہیں مجھے یہاں نہی رہنا۔۔۔۔

ابرش کیا ہو گیا ہے آپکو یار۔۔۔وہ کچھ نہی کہے گا فلیٹ شاید بند تھا اسلئے آگیا ہوگا میں صبح ملازمہ کو بول کر سپرے کروا دونگا۔۔۔۔زاوی نے اُسے سمجھانا چاہا۔۔۔جانتا تھا کے اگر اسنے ضد پکڑ لی تو وہ کچھ نہی کر سکے گا اسی لیے پیار سے اُسے سمجھایا۔۔۔۔ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں میں آپکے ساتھ آپکے روم میں رہنا ہے مجھے نہی یہاں رہنا زاویار کو تو اسکی بات پے دچکا ہی لگا کے وہ اسکے ساتھ جانے کی بات کر رہی ہے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے آپ آ جائیں میرے روم میں۔۔۔نہی میں نیچے نہی اُتروں گی۔۔۔تو پھر جائینگی کیسے ،،،،زاویار نے پریشانی سے استفسار کیا۔۔۔ٹرسٹ میں ابر نیچے کچھ بھی نہی ہے۔۔لیکن ابر میڈم سننے والی نہی تھی۔۔۔۔۔نہی تھا وہ وہاں ہی ہے اپنی بڑی بڑی

آنکھوں سے مجھے دیکھ رہا ہوگا کہیں چھپ کر۔۔۔۔زاویار تو اسکی بات سے مانو صدمے میں ہی چلا گیا آج تو اسکو جھٹکے پر جھٹکے لگ رہے تھے۔۔۔یہ ہو کیا رہا ہے کاکروچ کی بڑی آنکھیں وہ بربرایا۔۔۔۔

افف زاویار بیٹا صبر سے کام لینا پڑے گا آپ کو۔۔۔۔۔ابرش کاکروچ اتنا چھوٹا ہوتا ہے اسکی آنکھیں بھی چھوٹی ہی ہوتی ہیں آپ پلیز نیچے آ جائیں اسنے منت کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔نو پھر آجائے گا آپ مجھے اٹھا کر لے جائیں ۔۔۔۔آج تو وہ اسے مارنے کا ارادہ رکھتی تھی شاید۔۔۔۔

اٹھا لیں پلیز میں زیادہ بھاری نہی ہوں کہتے اسنے زاویار کی طرف بچوں کی طرح بانہیں پھیلائیں ۔۔۔۔

زاویار کو اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا وہ بہت معصوم تھی بس کچھ دوستوں کی سنگت میں وہ تھوڑی ضدی ہو گئی تھی لیکن وہ جانتا تھا کے وہ اپنی محبت سے اُس کی تمام محرومیاں ختم کر دے گا۔۔۔۔

اسنے تمام خیالات جھٹک کر اُسے بانہوں میں اٹھایا اور اپنے روم کی طرف قدم بڑھائے ---بیڈ پر لا کر اُسے بٹھایا-----اب ٹھیک ہے ----

تھینک یو زاوی آپ بہت اچھے ہیں اسنے مسکراتے ہوے بچوں کی طرح اُسے ہگ کرتے کہا----

اسکے بالوں پر لب رکھتے وہ پیچھے ہٹا--چلیں اب سو جائیں مجھے صبح جانا بھی ہے اور آپ بھی نوٹس چیک کر لینا۔

نیند میں اُسے خود پر کچھ بوجھ محسوس ہوا--ہلکی نیند میں ڈوبی آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ پورا اُس پر پھیل کر سو رہی تھی ---

کمرے میں مدھم سی روشنی تھی اُسکا خوب صورت چہرہ بلکل اسکے چہرے کے قریب تھا۔ اپنی ٹانگیں اُس پر پھیلائے مزے سے سوتے ہوے وہ اسکی نیند بری طرح خراب کر چکی تھی -----اسکے اتنے قریب ہونے پر زاویار کی سانسیں تھم رہی تھی یہ لڑکی مسلسل اُسکا ضبط آزما رہی تھی ----

اُسکے معصوم چہرے کو دیکھتا وہ دوبارہ نیند میں چلے گیا۔۔۔

اسکی آنکھ فجر کی اذان پر کھلی۔۔۔ابرش اُٹھ جائیں نماز ادا کرلیں اسکو ہلاتے خود اُٹھ کر وضوء کرنے چلے گیا۔۔۔آکر دیکھا تو وہ ابھی بھی ویسے ہی سو رہی تھی ۔۔۔۔

ابر نماز کا وقت چلا جائیگا۔۔۔اسنے مندی آنکھوں سے اُسے دیکھا زاوی مجھے نیند آئی ہے مجھے نہیں اٹھنا ابھی کہتی وہ پھر سے سو گئی

ابرش پھر سو جائیے گا نماز پڑھ لیں پہلے جلدی کریں وہ سختی سے بولتا جائے نماز پھیلانے لگا ابرش منہ بناتی اٹھ بیٹھی ،،،اُسے منھ بناتے دیکھ

زاویار چلتا ہوا اسکے قریب بیٹھا اور اُسکی جانب دیکھ گویا ہوا آپ جانتی ہیں نماز ہمیں اللہ کے قریب کرتی ہے اسلام میں نماز کا حکم بار بار آیا ہے اور نماز چھوڑنے کا تو جنگ میں بھی حکم نہی اللہ پاک فرماتا ہے

اے ایمان والو نماز قائم کرو

قرآن پاک میں نماز قائم کرنے کا ذکر بار بار آیا ہے

اور ایک مسلمان اور کافر میں جو فرق ہے وہ نماز کا ہی ہے اٹھ جائیے اب میرا بچہ جلدی سے وضو کرکے آئیں،، محبت بھرے لہجے میں وہ اُسکا دوبٹہ شانوں پر پھیلاتا بولا

ابرش سر ہلاتی

اُٹھ کر وضوء کے لیے چلی گئی ----نماز کے بعد زاویار قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا وہ بھی آہستگی سے آکر اُسکے پاس بیٹھی میں بھی آپکے ساتھ پڑھوں؟؟

ضرور یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے زاویار سرشار سا بولا

آپ نے تو ترجمہ کے ساتھ پڑھا ہوا ہے آپ پڑھیں کسی آیت کا ترجمہ یاں کوئی لفظ کا ترجمہ بتائیں ابرش نے زاویار کو دیکھتے کہا

زاویار نے پڑھنا شروع کیا

اقرا "چارحروف کا ایک لفظ ہے،اور یہ وہ پہلا لفظ ہے جو اللہ ﷻ نے انسان کو سیکھایا"

-:اور یہ چار لفظ چار باتوں کی نشان دہی کرتے ہیں،

الف ....اللہ ﷻ

ق .....قران مجید

ر .....رَسول ﷺ

الف .....انسان

یہ آخری "الف "ہمیشہ پہلے "الف "کی جُستجو میں رہتا ہے اور یہ اُسے تب تک نہیں پاسکتا جب تک قران پاک کی تعلیمات جو کہ حضور ﷺ کا عملی طرز زندگی ہے جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی ، اُسے دل سے تسلیم نہیں کر لیتا ، ان سے محبت نہیں کرتا،اُن پر عمل نہیں کرتا۔

پھر دونوں نے قرآن پاک کی تلاوت کی ----ابرش تو دوبارہ سونے چلی گئی جبکے زاویار اپنے کام میں مصروف ہو گیا

ابرش اُٹھ جائیں آٹھ بجنے والے ہیں وہ فریش ساتیار اپنے پولیس یونیفارم میں اسکو تیسری دفعہ اٹھا رہا تھا ---ابر بیڈ کے پاس آتے پیار سے اسکے بال چہرے سے ہٹائے ---ابر

میری جان اُٹھ جائیں اُس پر جھک کر وہ بولا ---ابر اسنے محبت سے اپنا ہاتھ اسکے چہرے ...پر پھیرا ----ہوں آہ وہ ھربرا کر اٹھی

ریلیکس یار میں ہوں وہ فریش سا اسکے سامنے تھا ابرش نے اُسے دیکھ کر ایک نظر وقت پر ڈالی ---مجھے اتنی جلدی کیوں اٹھایا اسنے وقت دیکھتے منہ بنایا---مجھے ڈیوٹی پر جانا ہے اور آپکو بھی نوٹس کمپلیٹ کرنے ہیں اُٹھ جائے پھر سو جائیے گا نو بجنے والے ہیں اٹھے شاباش فریش ہو کر آئے بریک فاسٹ ریڈی کرتا ہوں کہتے ہی وہ باہر نکل گیا---

کچھ دیر بعد وہ پیچ کلر کی فل سلیویز کے ٹاپ اور وائٹ لونگ سکرٹ میں حسبِ معمول سٹالر گلے میں ڈالے وہ کچن میں داخل ہوئی جہاں وہ بڑی مہارت سے ناشتہ بنانے میں مصروف تھا ----میں کچھ ہیلپ کروں--

نہی آپ بس بیٹھ جائیں اور مجھ سے باتیں کریں----چائے رکھتے ہوئے اسنے ابرش کی طرف دیکھ کر کہا....ابرش اُسے ہی دیکھ رہی تھی جو اب انڈا فرائی پین میں ڈال رہا تھا--

آپ چلے جائیں گے تو میں اکیلی کیسے رہونگی اسنے پریشانی سے استفسار کیا۔۔۔۔۔میں جلدی ہی آ جاؤں گا تھوڑی دیر میں میڈ آ جائیگی آپ اپنا یونی ورک کر لینا۔۔۔تب تک میں بھی آ جاؤنگا۔

اسنے بس سر ہلایا۔۔۔چلیں آ جائیں ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔ناشتہ کرنے کے بعد ابرش نے بھی اسکے ساتھ جا کر برتن کچن میں رکھے۔۔۔یہاں آئیں ابرش ذاویار نے اُسکا ہاتھ تھام کر اُسے چیئر پر بٹھایا۔۔۔میرے پیچھے سے اپنا بہت خیال رکھنا ہے ڈور اوپن نہی کرنا آپنے چاہے کوئی بھی آ جائے صرف میڈ کے لیے ڈور اوپن کرنا ہے وہ جب آئیگی آپکو کال کرونگا پھر ڈور اوپن کرنا اوک میرا بچہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا وہ اُٹھ کھڑا ہوا میں لوک لگا کر جا رہا ہوں اللہ حافظ میری زندگی۔۔۔۔

کہتے وہ چلا گیا ابرش اتنی دیر اسکی خوبصورت آواز کے حصار میں رہی۔۔۔پھر اُٹھ کر موبائل پکڑ کر نوٹس چیک کرنے لگی

میڈ آکر کام کرکے جا چکی تھی زاویار کے کہنے پر ہی اسنے دروازہ کھولا ۔۔۔۔نوٹس کمپلیٹ کرتے ہوئے اُسے پتہ ہی نہیں چلا وہ کب نیند میں چلی گئی ۔۔۔فون کی آواز سے اسکی آنکھ کھلی ۔۔۔سکرین پر جگمگاتا اُسکا نمبر دیکھا اور کال یس کرلی۔۔۔۔

ابرش آپ ٹھیک ہیں کہاں ہیں کب سے کال کر رہا ہوں اسنے پریشانی سے پوچھا ۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں بس پڑھتے ہوے نیند آگئی اسلئے پتہ نہیں چلا اسنے آرام سے جواب دیا ۔۔۔اچھا کیا کھایا آپ نے میڈ کچھ بنا کر گئی اسنے پوچھا ۔۔۔جی لنچ لیا ہے مینے میڈ بنا کر گئی تھیں ۔۔۔اچھا چلئیں ٹھیک ہے میں بس تھوڑی دیر میں آتا ہوں اپنا خیال رکھیے گا ۔۔آپکو کچھ چاہیے ؟؟کچھ منگوانا ہے اسنے پوچھا ۔۔۔۔نہی کچھ نہی بس آپ آ جائیں ۔۔۔اوک جی میں آتا ہوں اللہ حافظ کہتے زاویار نے فون رکھا ۔۔

بیل کی آواز پر اسنے جلدی سے دروازہ کھولا ۔۔۔اسلامُ علیکم داخل ہوتے ہی زاویار نے سلام کیا ۔۔۔

ابرش نے سلام کا جواب دیا اور کچن کی جانب گئی ۔زاویار شوز اُتار رہا تھا ۔۔۔

پانی ابرش نے پانی کا کلاس اسکے آگے کیا۔۔۔اسنے مسکراتے ہوئے گلاس پکڑ لیا۔۔۔وہ تو اسی میں بہت خوش تھا کے جس لڑکی نے کبھی اُٹھ کر خود پانی نہی تھا پیا اُسے لا کر دے رہی تھی۔۔

شکریہ !!کیسا گُزرا آپکا دن بور تو نہیں ہوئی اسنے محبت سے پوچھا۔۔۔نہی بس نوٹس چیک کرتے ہوئے ٹائم گزر گیا۔۔

بابا کی کال آئی تھی وہ پہنچ گئے ہیں خیریت سے آپکا پوچھ رہے تھے۔۔۔کہہ رہے تھے رات میں کال کرونگا۔۔۔زاویار نے اثبات میں سر ہلایا میں چینج کر کے آتا ہوں کہتے وہ کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ فریش سا بلیک ٹروزر شرٹ میں باہر آیا۔۔۔

آ جائیں کچن میں کافی بناتے ہیں ابرش کو اشارہ کرتے ہوئے اپنی طرف بلایا ابرش بھی اسکے پیچھے کچن میں داخل ہوئی۔۔۔آپ نے لنچ نہی کیا۔۔۔

نہی میرا دل نہی ویسے بھی یہاں پاس میں ہی چھوٹا سا ریسٹورنٹ ہے رات میں وہاں سے ڈنر کریں گے ابھی کافی پیتے ہیں ----پھر آج کافی میں بناؤنگی آپ بس مجھے گائیڈ کریں ابرش نے آگے بھرتے کہا ----

نہی رہنے دئیں میں بنا لونگا -----نہیں نہ مجھے بھی بنانی ہے جب آپ ڈیوٹی پر ہونگے تو میرا دل کیا پھر میں کیسے بناونگی میڈ بھی چلی جاتی ہے ---اچھا آئیں ادر بتاتا ہوں سب سے پہلے سٹؤو آن کریں لائٹر پکراتے ہوئے اسنے کہا ---ہو گیا ہو گیا وہ بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی یہ لین اب پین

زاویار نے پین میں دودھ اور چینی ڈال کر اسکو دیا اب یہ رکھیں گیس پر----میں کافی بیٹ کرونگی دودھ آپ کپ میں ڈالیں مجھے ڈر لگتا --اوک جی میڈم جیسا آپکا حکم اسنے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکایا---ابرش اسکے انداز پر ہنس دی ----باتوں کے دوران کافی پی گئی اب آپ ریسٹ کر لیں تھوڑی دیر

میرا فیورٹ ڈراما چل رہا میں وہ دیکھنے لگی ہوں کہتے ابرش نے ایل ایڈی آن کی ---زاویار اُٹھ کر ریسٹ کی غرض سے روم میں چلا گیا تھک تو وہ واقع بہت گیا تھا ----

مغرب کی اذان کے وقت اسکی آنکھ کھلی اللہ میں اتنی دیر سویا --- اُٹھ کر نماز کے لیے وضوء کیا ----نماز ادا کرنے کے بعد ابرش کے روم کی طرف رخ کیا روم میں نہی تھی وہ بیڈ پر اُسکا سٹالر موجود تھا واشروم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی یقیناً وہ شاور لے رہی تھی --- وہ لاءونج میں بیٹھ کر اُسکا انتظار کرنے لگا --کچھ ہی دیر میں وہ پرپل شورٹ فراک میں جس پر سکن ایمبروڈری ہوئ تھی نکھری سی باہر آئی گیلے براون بال کندھوں پر گرے تھی ----ابر مجھے اٹھایا کیوں نہی آپکو بوکھ لگی ہوگی اسنے پریشانی سے ابرش سے استفسار کیا ----

نہیں مجھے بوکھ بھی نہی تھی اور آپ تھکے ہوے تھے اسلئے اٹھایا نہیں ----آپ ریڈی ہو جائیں میں بس چینج کرکے آیا ------

کچھ ہی دیر میں وہ نیوی بلو پینٹ شرٹ میں باہر آیا ---ابرش بال کھولے گلے میں سٹالر ڈالے لائٹ پنک لیپ گلوز لگائے بیٹھی تھی ----

اسکو دیکھ کر اُٹھ کھڑی ہوئی شال لے لیں اس ٹائم ٹھنڈ ہوتی ہے۔۔۔ وہ سر اثبات میں ہلاتی روم سے شال لیے باہر آئی شال کندھوں پر ڈال کر وہ گاڑی کی جانب آئی وہ گاڑی میں بیٹھا تھا ابرش فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تو اسنے گاڑی سٹارٹ کی ایک نظر ساتھ بیٹھی ابرش کو زاویار نے دیکھا۔۔۔ریسٹورنٹ زیادہ دور نہیں تھا پانچ منٹ میں وہ لوگ ریسٹورنٹ کے سامنے موجود تھے ۔۔۔۔

ابرش یہ سٹالر سر پر لے لیں میں نہی چاہتا کے کسی غیر محرم کی نظر آپ پر پڑے اور ویسے بھی گاؤں کا علاقہ ہے لوگ عجیب نظروں سے دیکھیں گے آپکو بس گزارش کر رہا ہوں اگر آپکو برا نا لگے تو ۔۔۔۔۔

ابرش نے سٹالر سر پر لیا اور شال اچھی طریقے سے کندھوں اور پھیلا کر باہر نکلی ۔۔۔۔گاڑی سے نکلتے ہی ایک فقیرن اسکے نزدیک آئی اور اسکی شال پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کر کے مانگنے لگی ۔۔۔۔۔چھوڑو ایڈیٹ ابرش خوفزدہ ہوتی فوراً ڈر کر اُس سے دور ہوئی زاویار تیزی سے اسکی جانب آیا زاوی اُسکا نام لیتی وہ اسکے بازوں دبوچ کر اسکے ساتھ لگ

گئی اسے دور کریں پلز مجھے ڈر لگ رہا ہے ۔۔۔۔کچھ نہیں ہوا ابر وہ بس آپ سے پیسے مانگ رہی تھی زاویار نے اسے اپنے گھیرے میں لیتے کہا

فقیر کو کچھ پیسے دے کر ریسٹورنٹ میں اُسے لیے داخل ہوا ۔۔۔چیئر کھسکا کے اُسے بٹھایا جو ڈری ہوئی لگ رہی تھی اور گلاس میں پانی ڈال کر اسکی جانب بڑھایا جسے وہ جلدی سے تھام گئی۔۔۔

ابر ریلیکس یار کچھ نہی ہوا میں پاس ہوں میری معصوم سی وایفی اسنے کہتے ہوئے اسکے ہاتھ تھامے ۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے ان سے اسنے نم آنکھوں سے اُسے دیکھا۔
ڈرنے والی کیا بات ہے وہ بھی ہماری طرح کے ہی ہیں بس وہ لوگ کمزور ہیں پیٹ پالنے کے لیے مانگتے ہیں ۔۔۔لیکن وہ کتنی گندی لگ رہی تھی اسلئے مجھے ڈر لگا۔۔۔۔ایسے نہی کہتے ابرش اسنے اُسے ٹوکا وہ بھی ہماری طرح ہی ہیں بس جب انسان کے پاس پیسہ

نہی ہوتا تو وہ ایسا ہی ہوتا ہے اُسے کسی چیز کا ہوش نہی ہوتا بس کھانے کی لالچ ہوتی ہے کہیں سے بس پیٹ بھر جائے

آپ صل علی وسلم

کسی ضرورت مند محتاج کو دیکھتے تو اپنا کھانا پینا تک اٹھا کر عنایت فرما دیتے حالانکہ خود کو بھی ضرورت ہوتی

....ﷺ

بطور انسان پیدا ہونا ہمارا آپنا انتخاب نہیں بلکہ قدرت کی عطا ہے ، لیکن اپنے اندر انسانیت !!کو زندہ رکھنا ہمارا آپنا انتخاب ہے --

----اسنے محبت سے اُسے سمجھایا----

،کوئی ایسا شبد لکھے کوئی

،جو دِلگیروں کا گیت بنے

،کوئی لفظ تحمّل والا ہو

،کوئی بات کہ جیسے ماں بولے

،جسے سُن کر زخم بھریں دل کے

،جسے چُھو کے رنج نہ ہو کوئی

،کوئی ایسا شبد لکھے کوئی

،جو ٹھنڈک ہو، آزار نہ ہو

،جو جیون بھر کا عطر بنے

،جو رستہ ہو دیوار نہ ہو

،کوئی کافی شاہ عنایت سی

،کوئی رمز بِھٹائی چاہت سی

،کوئی ہُوک سچل سرمست بھری

،جِس لفظ کی گُدڑی کے اندر

،اِنسان کی اِک پہچان بھی ہو

،جو پُورب پچھم سے آگے

،بغداد بھی ہو مُلتان بھی ہو

،کوئی ایسا شبد لکھے کوئی

،جِسے پڑھ کر اِک حیرانی ہو

،جِسے کھول کے دیکھیں تو اُس میں

،ہر مُشکل کی آسانی ہو

،جو طنز نہ ہو تحقیر نہ ہو

،کوئی ہو جو ایسا شبد لکھے

،وہ چاہے سُنتِ فقیر نہ ہو

،بھلے ناسخ ،غالب، میر نہ ہو

،پر ہو تو سہی کوئی ایسا

کوئی ایسا ---

،جو یہ شبد لکھے

،جو دِلگیروں کا گیت بنے

،جو اِنسانوں کا میت بنے

،کوئی ایسا شبد لکھے کوئی ی

،جو بغداد بھی ہو ملتان بھی ہو

کوئی ایسا شبد لکھے کوئی---

چلیں آرڈر کریں----

ڈنر خوشگوار ماحول میں کیا گیا ----ہلکی پھلکی باتوں کے دوران وہ لوگ واپسی کے لیے نکلے ---گاڑی میں بیٹھتے ہی ابرش کو کال آگئی ----زاوی خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا اور ایک نظر ابرش پر ڈالتا جو مکمل طور پر بات کرنے میں مصروف تھی ----گھر آتے ہی

وہ سیدھا اپنے روم میں چلی گئی ---ذاویار لوک چیک کرتے روم کے قریب آیا ڈور نوک کرنے کے بعد روم میں قدم رکھا ----

چینج کرلیا آپ نے اندر آتے ہی اُسنے پوچھا لیکن اُسے بیڈ پر بیٹھا روتا دیکھ وہ جلدی سے اسکے قریب گیا

ابر کیا ہوا میرا بچہ وہ اُسکے پاس آتا پریشانی سے پوچھنے لگا جسنے تھوڑی دیر میں ہی رو کے اپنی آنکھیں سجہالی تھی لمبی گھنی نم پلکیں اور چھوٹی سی ناک رونے کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھی ----

اسے دیکھتے ہی وہ اور تیزی سے رونے لگی اور اُسکے سینے سے لگ گئی ----

،، ابر کچھ بتائیں تو ہوا کیا ہے ---میری کوئی بات بری لگی ہے تو بتائیں پلیز

لیکن اس طرح روئے نہیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے زاویار نے اُسکا چہرہ ہاتھوں میں لیتے اُسکے آنسو صاف کیے۔بتائیں مجھے کیا ہوا ہے ؟؟

،محبت سے بچوں کی طرح اُسے پچکارتے پوچھا

زاوی "اُسکا نام لیتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ----

ابر میری جان ایسے تو مت کریں پلیز یار ----

اسنے اُسکا چہرہ ہاتھوں میں لے کر اُسکی نم آنکھوں پر لب رکھے اُسکے سرخ رخساروں سے آنسو صاف کرکے لب رکھے یہ سب ایک غیر اردی عمل تھا ----

ابرش اُس کے عمل سے ایک دم گبھرا کر اُس سے دور ہوئی اور اُسے شرمندگی نے آگھیرا کے کیوں وہ اُسکے اتنے پاس گئی ----

بتائیں مجھے کیا ہوا ہے ابر زاویار نے اس سے محبت سے پوچھا ---

آپ تو اپنی فرینڈ سے بات کر رہی تھی پھر کیا ہوا اچانک-----

ذاوی جس فرینڈ کی برتھڈے پارٹی پر میں نہی گئی تھی اُسکی کال تھی پہلے بھی وہ مجھ سے ناراض تھی کے میں کیوں نہیں آئی ----اب اسنے مجھے کہا کے وہ سب مری ٹرپ پر جا رہی ہیں بوائز اور گرلز مل کر جا رہے ہیں میں نے بابا سے پوچھا تھا لیکن بابا نے انکار کر دیا میں نے اُسے بتایا کہ میں آپکے ساتھ نہیں آ سکتی بابا نے اجازت نہیں دی اور ویسے بھی وہاں لڑکے بھی ہونگے تو میں نہی آ سکتی

میں نے اُسے سمجھایا کے گناہ ملتا ہے نہ محرم کے سامنے جانے کا اور اکیلے اتنی دور جانا ٹھیک بھی نہی اپنی فیملی کے ساتھ پلان بناؤں یاں پھر صرف ہم لڑکیاں چلے جائیں گی جب میں آؤنگی اور ویسے بھی تنگ لباس میں اس طرح باہر نکلنا اچھی بات نہی ----

وہ روتے ہوے ہچکیوں سے اُسے ساری بات بتانے لگی

تو اسنے میری اتنی انسلٹ کی --مجھے کہا کہ آپ نے مجھے اپنی طرح کا جاھل اور تنگ نظر بنا دیا ----اور کہا کے وہ اب مجھ سے کبھی بات نہی کرے گی میری سوچ مڈل کلاس ہے اور میں زیادہ اسلامی بہن نہ بنوں۔

روتے ہوے ہچکیوں سے اسنے اُسے ساری بات بتائی

زاوی آپ نے بھی تو یہی کہا تھا جو میں نے اُسے کہا مجھے تو سمجھ آگئی تھی آپکی بات اُسے کیوں نہیں آئی میری بات اسنے تو الٹا میری انسلٹ کردی اور مجھ سے دوستی بھی ختم کردی

" اسنے زاویار کو دیکھ کر روتے ہوئے سوال کیا

یہاں آئیں میرے پاس ----

زاویار نے اُسے کمفرٹر دے کر اُسکے گرد بازو کا حصار بنایا اور اُسکے بالوں میں اُنگلیاں پھیرنے لگا ----

پہلی بات تو یہ کے آپکو ہمیشہ اپنے دوست اچھے بنانے چاہیے کیوں کے آپکی شخصیت آپ کے دوستوں سے جانی جاتی ہے ----

اور رہی بات کے اُسے آپکی بات سمجھ کیوں نہی آئی وہ اسلئے کے وہ سمجھنا ہی نہی چاہتی وہ ابھی پیسے اور طاقت کے نشے میں ہے

نہیں جانتی کے شیطان انکے ساتھ موجود ہے وہ بس دنیا کی رنگینیوں میں مست ہیں اللہ نے چاہا تو ضرور وہ ایک دن اُنکی طرف پلٹے گی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ دنیا کی زندگی دھوکہ ہے ----اور ویسے بھی اللہ جسے چاہتا ہے اُسے ہدایت دیتا ہے آپکو میری بات اسلئے سمجھ آئی کیوں کے اللہ نے آپکو اس گناہ سے بچانا تھا

---اللہ آپکو اپنے قریب کرنا چاہتا تھا ۔جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنی طرف کرنا چاہتے ہیں تو اُسے ہدایت دیتا ہے ---

قرآن پاک میں ارشاد ہے

اَللّٰہُ یَجۡتَبِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

(سورۃ شوریٰ پارہ 25 آیت نمبر 13)

ترجمہ " :اللہ جسکو چاہتا ہے چن کر اپنی طرف کھینچ لیتا 'ہے ۔

اللہ نے آپکو گناہ سے بچانا تھا اسلئے اپنی طرف کرلیا

اور آپکو میری بات سمجھ آئی ----آپکی دوست کو اسلئے سمجھ نہی آئی کے وہ چاہتی ہی نہی اللہ کی طرف آنا ----اور ویسے بھی خدا رسی دراز کرتا ہے اس طرح کے لوگوں کی جو اُس سے دور رہتے ہیں ----انشا اللہ خدا نے چاہا تو ایک دن وہ بھی آپکی بات سمجھ جائے گی ---آپ اُنکے لیے دعا کریں اللہ اُنھیں ہدایت دیں ----اور ہم سب کو تمام اُن کاموں سے بچائے جو وہ ناپسند کرتا ہے

(آمین)

ذاویار نے محبت سے اسکی جانب دیکھتے بولا

تو زاوی اللہ جی تو مجھ سے ناراض ہونگے کیوں کے میں بھی تو ایسے ہی جاتی تھی نہ یونی

اسنے پریشانی سے پوچھا۔

زاویار نے آیت پڑہی

۔وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

(اور ہماری بُرائیاں ہم سے دُور کر دے۔)

اِلٰہی آمین، ثُم آمین

انسان خطا کا پتلا ہے ابر اور

میری جان اللہ تعالیٰ آپ سے ناراض نہی ہونگے کیوں کے جب ہم گناہ کرتے ہیں اور ہمیں علم نہیں ہوتا کے اس چیز کا گناہ ہے تو اللہ تعالی معاف کر دیتا ہے اور ویسے بھی آپ اللہ سے معافی مانگیں ۔۔۔خدا کی ذات معاف کرنے والی ہے ۔۔۔ ہر انسان مسلمان پیدا ہوتا ہے یہ ہم لوگ ہوتے ہیں جو اُسے سنی ،،،،شیعہ اور یہودی بناتے ہیں اللہ پاک نے سب کو ایک جیسا پیدا کیا ہے

کوئی نیک اور فرمابردار نہی پیدا ہوتا یہ خدا کا کرم ہے کے وہ آپکو اپنی طرف کھینچ لایا

۔حدیث مبارکہ میں ہے

ایک شخص جو ساری زندگی نیک اعمال کرتا رہتا ہے اور آخر میں کچھ ایسا کام کر دیا جس) سے خدا نے منع کیا ہے تو وہ جہنم میں جائیگا ۔۔۔اور ایک شخص نے ساری زندگی گناہ کیے اور آخری وقت میں کچھ ایسا عمل کر دیا جو اللہ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے تو وہ سیدھا (جنت میں جائیگا

خدا اپنے بندے کو کبھی اکیلا نہی چھوڑتا بندہ جب جب اُسے پکارتا ہے وہ اُسکی سنتا "
ہے وہ تو معاف کرنے والی ذات ہے اور اگر کبھی آپکو لگے کے خدا ناراض ہے تو اس
سے رو رو کر معافی مانگیں دعائیں مانگیں۔۔۔ سجدے کریں خدا بہت رحیم ہے اپنے بندے
کو کبھی اکیلا نہی چھوڑتا

اسکا مطلب اللہ جی مجھ سے ناراض نہی ہیں زاوي اسنے چمکتی نم آنکھوں سے پوچھا۔
زاویار نے اُسکی طرف دیکھتے آیت پڑی

وَاَنَّہٗ ۫ ہُوَ اَضۡحَکَ وَاَبۡکٰی۔

(اوریہ کہ وہی ہنساتاہے اور رُلاتاہے۔)
سورۃ النجم،آیت ٤٣)43(

۔۔۔جی میری جان اللہ آپ سے خوش ہیں اسی لیے تو آپکو نماز کی توفیق دی ۔۔۔اسلئے تو
آپکو اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل کیا۔۔۔۔خدا کے قائم کی گئی حدود پر عمل کرنے سے

خدا خوش ہوتا ہے ---ابرش بہت انہماک سے اُسکی باتیں سن رہی تھی آپ اتنی پیاری باتیں کیسے کر لیتے ہیں زاوی----- ---

وہ بڑے اشتیاق سے اسکے قریب ہوتی بولی

کیوں کے جو باتیں میں آپکو بتاتا ہوں وہ اللہ اور اُسکے رسول کی ہیں اور یہ باتیں خوبصورت اور اچھی ہی ہوتی ہیں اسنے مسکراتے ہوئے کہا

،چلیں میرے ساتھ یہ دعا پڑھیں

اور دعا پڑھ کر اُسے سنائی

یا مُقَلِّبَ القُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلَی دِیْنِکَ

:ترجمہ

اے دِلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو دین پہ ثابت قدم رکھنا ۔

الٰہی آمین، ثُم آمین

زاوی مجھے بھی یہ دعا یاد کروائیں-----جی ضرور لیکن صبح ابھی بہت لیٹ ہو گئے

-------چلیں اب سو جائیں صبح مجھے بھی جانا ہے ----ابرش اُسکے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند گئی ------

اُسکی آنکھ زاویار کی آواز پر کھلی ----اٹھ کر فریش ہو کر باہر آئی -----ابر جلدی سے ناشتا کریں ٹھنڈا ہو جائیگا زاوی مجھے نیند آئی ہے بہت اسنے آنکھیں بند کرتے ہوے کہا ----ناشتا کرکے سو جائیے گا زاوی نے ٹیبل پر ناشتا رکھتے ہوئے کہا-----ناشتے سے فارغ ہو کر اسنے سارے برتن کچن میں رکھے واپس آیا تو وہ ٹیبل پر سر رکھے سونے کا شغل فرما رہی تھی ----

نظر اُسکے معصوم چہرے ٹک گئی

پاس آکر اُسے بانہوں میں بھرا اور روم میں بیڈ پر لٹایا اُسکے ماتھے پر محبت بھرا لمس چھورتے وہ دور ہوا آپ سو جائیے میں لوک لگا جاتا ہوں اور ملازمہ کو کہتا ہوں لیٹ آ جائے آلہ حافظ کچھ لانا ہوا تو کال کر دیجئے گا اوک"

ابرش بند ہوتی آنکھوں سے خاموشی سے اُسے جاتا دیکھتی رہی ---

جلد ہی وہ دوبارہ نیند میں چلی گئی ----دوبارہ اُسکی آنکھ بیل کی آواز سے کھلی وقت دیکھا تو ایک بجنے والا تھا جلدی سے اٹھ کر دروازہ کھولا سامنے ملازمہ کھڑی تھی ----باجی کب سے بیل بجا رہی ہوں کھول ہی نہی رہی تھی ---

آ جاؤ سوئی ہوئی تھی پتہ نہی چلا مجھے ،،باجی جی آپکی طبیعت ٹھیک ہے اتنی دیر تک سوتی رہی ----ملازمہ نے عجیب نظروں سے اُسے دیکھا ---ہاں بس ویسے ہی پتہ نہی کیوں آج آنکھ ہی نہی کھل رہی ----

ذاویار کے جانے کے بعد پھر سو گئی ابھی بھی سر وزنی ہو رہا ----

باجی اور کیا ہو رہا ہے ؟؟ ملازمہ آنکھوں میں چمک لیے بولی ---

کیا مطلب کیا ہو رہا ہے ؟؟ابرش نے ابرو اچکا کر پوچھا ---

میرا مطلب باجی دل خراب ----متلی تو نہی ہو رہی ؟؟ملازمہ نے بڑے اشتیاق سے پوچھا

نہی ایسا تو کچھ نہی ہو رہا ابرش نے نہ سمجھیں سے اُسکی طرف دیکھا ----

باجی آج صاحب آئے گے نہ تو آپ جلد ہی ڈاکٹر سے چیک اپ کروائیں ---اللہ خیر کرے گا انشا اللہ

وہ معنی خیزی سے بولی

نہی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں بس مجھے لگتا ہے رات کو نیند نہی پوری ہوئی ،، اسلئے ایسا ہو رہا ہے رضیہ

،،وہ اُسکی بات کا مطلب سمجھے بغیر بولتی کیچن سے پانی کا گلاس لیتی باہر آئی

تم سب سے پہلے مجھے کافی بنا دو پھر صفائی کرنا اور ہاں آج مجھے تمہاری ہیلپ بھی چاہیے ابرش ملازمہ کو کہتی صوفے پر بیٹھ گئی

جی باجی کیا کرنا ہے ----

آج میں نے پہلی دفعہ کچھ بنانا ہے تم میرے پاس کھڑی رہنا میری ہیلپ کرنا میں نہیں چاہتی کے پہلی بار میں ہی خراب چیز بناؤں ابرش نے اُسے دیکھتے کہا ---

باجی بنانا کیا ہے رضیہ کافی کا مگ اُسکے آگے رکھتے ہوے بولی ----"شاشلک ود چائنیز رائس " .

ہیں ،،،،،' '''یہ کیا ہوتا ہے باجی میں تو نام ہی پہلی دفعہ سن رہی ہوں بنانا تو دور کی بات ہے ملازمہ نے ہونق بنے عجیب سی شکل بناتے اُسے دیکھا

باجی ہم غریب لوگ سادے کھانے کھاتے ہیں ہمیں یہ 'چمک شہلک ''نہیں کبھی کھائے اور نہ بنائے

ہاہاہا رضیہ حد ہے یہ بھی سادہ کھانا ہی ہے اور یہ (چمک)ہا ہا نہی ہے ابرش نے ہستے ، ہوے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

تم بس میری ہیلپ کر دینا میں یوٹیوب سے دیکھ لونگی ریسیپی---

پہلے تم صفائی کرو پھر بتاتی ہوں میں چیزیں دیکھ لوں پوری ہیں ورنہ تم لے آنا

ٹھیک ہے باجی کہتی ملازمہ صفائی کرنے لگی

یوٹیوب سے اسنے ساری ریسیپی دیکھی رضیہ کے ساتھ مل کر سبزیوں کی کٹنگ کی

نہیں رضیہ ایسے نہی لمبی طرح ہاں ایسے ہی اُسے گول شیپ میں سبزیاں کاٹتے دیکھ وہ ٹوک گئی----

اتنی محنت کے بعد آخر کھانا بن ہی گیا-----یہ لو اب ٹیسٹ کر کے بتاو کیسا بنا ہے اسپون رضیہ کی طرف بڑھایا----

باجی یہ تو بہت مزے کا ہے ----سچ کہہ رہی ہو نہ دل تو نہی رکھ رہی میرا ابرش نے رضیہ کی طرف مشکوک نگاہوں سے دیکھا

چاولوں کو دم سے اتارنے کے بعد اوپر دھنیا ڈال کر اسنے سائڈ پر رکھ دیا----

نہیں باجی جی آپ دیکھنا صاحب جی کو بہت پسند آئیگا کھانا اُنگلیاں چاٹتے رہ جانی ہیں انہوں نے ---

اچھا اچھا اب اتنی بھی تعریف نہ کرو وہ تو آکر ہی بتائے گے بہت دیر ہو گئی ہے آج تو------آج میں نے تمہارا بہت وقت لے لیا نہ رضیہ

تھنک یو سو مچ "باجی اس میں شکریہ والی کیا بات ہے آپ بہت اچھی ہیں اللہ اپ دونوں کی جوڑی سلامت رکھے اور آپکو نیک اولاد عطا کرے---

اور صاحب جی کے ساتھ ڈاکٹر پے چلی جائیے گا کہتے ہی وہ باہر نکلنے لگی اندر داخل ہوتے زاویار نے اُسکی بات سنی ----

کیا ،،،کیا ہوا ہے ابرش کو اسنے جلدی سے اندر آتے پریشانی سے استفسار کیا

۔۔۔۔صاحب جی یہ تو آپ باجی سے ہی پوچھ لیں کہتے ہوے وہ ہستی باہر نکل گئی ۔۔۔

اندر داخل ہوتے وہ جلدی سے ابرش کی جانب بڑھا

کیا ہوا ہے آپکو ابر؟؟

طبیعت خراب ہے تو مجھے کال کیوں نہی کی آ جائیں ڈاکٹر پے چلتے ہیں اُسکی سنے بغیر

بس وہ اُسکا ہاتھ تھامتا اٹھا ۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے ضاوی سانس تو لے لیں

میری بات تو سن لیں کچھ نہیں ہوا مجھے بس ویسے ہی رات لیٹ سونے کی وجہ سے

چکر آ رہے تھے اسی لیے رضیہ کہہ رہی تھی ڈاکٹر پے چلی جانا میں نے بولا بھی اُسے کے

میں ٹھیک ہوں لیکن پھر بھی عجیب ہی سوال کر رہی تھی ۔۔۔۔

،،وہ زِچ ہوتی بولی

کیا پوچھ رہی تھی وہ زاویار نے اُسے ساتھ لگاتے ہوے پوچھا !!یہی کے دل خراب تو

نہی ہو رہا یا پھر متلی تو نہی آ رہی ۔۔۔۔میں نے منع کیا تھا آپکو نہ بتائے میں ٹھیک

ہوں بس ویسے ہی کبھی اتنی جلدی اٹھی نہی اسلئے ایسا ہو رہا تھا اب میں بالکل ٹھیک

ہوں نیند پوری ہو گئی تھی میری اسنے زاویار کی شرٹ کے بٹنوں پے انگلیاں پھیرتے کہا

---زاویار جانتا تھا کے وہ ایسا کیوں کہہ کر گئی ہے ----اور یہ بھی جانتا تھا کے ابرش کو اُسکی بات کی بالکل سمجھ نہیں آئی ہوگی ۔

اسکو خاموش دیکھ کر وہ بولی

چلیں آپ جلدی سے فریش ہو کر آئیں آج میں نے کوکنگ کی ہے ابرش نے اس سے دور ہوتے کہا ---

آپ نے کیوں کی رضیہ بنا لیتی---پہلے ہی طبیعت ٹھیک نہیں تھی پھر کیا ضرورت تھی کیچن میں جانے کی ، طبیعت زیادہ نہ خراب ہو جائے

اوہو زاوي کیا ہو گیا ہے آپکو پوری اما جی لگ رہے ہیں اس وقت مجھے --کچھ نہیں ہوا مجھے بتایا تو ہے بلکل ٹھیک ہوں اور اب مہربانی فرما کر جلدی سے اٹھ جائے ورنہ میں نے ناراض ہو جانا

وہ اُسکی باتوں سے تنگ آتی اُسے دھمکی دیتی بولی

لیکن،،ابھی وہ کچھ بولتا کہ وہ بول اٹھی

مجھے بھی آپکے لیے کچھ بنانا تھا روز آپ ہی بناتے ہیں نہ آج میں نے بنا لیا---

کہیں آپ اسلئے تو نہی کہہ رہے کے میں اچھا نہی بناؤگی ابرش نے اپنی کمر پر دونوں ہاتھ ،، رکھتے آنکھیں چھوٹی کرتے پوچھا

میری توبہ میں اگر آپ کی شان میں یہ گستاخی کروں تو اسنے کانو کو ہاتھ لگاتے کہا----

ہا ہا ہا بس اب زیادہ معصوم نہ بنئیں اور جلدی سے واپس آئیں مجھے بوکھ لگی ہے بہت ابرش نے مسکین سی صورت بناتے کہا----

جو حکم یور ہائنس کہتے وہ چلا گیا---ابرش ٹیبل پر برتن لگا رہی تھی جب وہ فریش سا اپنے پسندیدہ ٹروزر شرٹ میں اسکے قریب آیا "میں ساتھ ہیلپ کروں ؟؟۔نہیں بالکل نہی آج آپ میرے مہمان ہیں اور مہمان خالی ہاتھ نہی آتے لیکن کوئی بات نہیں آپ رات کو آیس کریم لے آیئے گا مسکراتے چہرے سے بولتے اُسکی جانب دیکھا

جی ٹھیک ہے میڈم کوئی اور حکم غلام حاضر ہے زاوی بیٹھتے ہوے بولا

آج سب کام میں خود کرونگی کہتے اسنے ٹرے اُسکے سامنے رکھی سب چیزیں لا کر خود بھی اُسکے ساتھ بیٹھی ----

چلیں اب بسملہ کریں ----

پہلے آپ کھائیں تاکہ اگر پیٹ خراب ہو تو آپکا ابرش نے مسکراتے ہوئے کہا ----نہ کریں ابر مہمانوں کے ساتھ اس طرح کا ظلم کون کرتا ہے یار ---کھانے سے پہلے ہی ڈرایا جا رہا ہے زاویار نے معصوم سی شکل بنائی

میں کرتی ہوں ایسے اور یہ مہمان اور کوئی نہی میرا شوہر ہے میں سب کچھ کر سکتی ہوں اُسکے ساتھ میرا حق ہے ابرش نے مسکراتے ہوئے کہا----

جی جی ہم تو آپ کے غلام ہیں زاویار نے جھکتے ہوے کہا ---چلیں ٹیسٹ کریں پھر میں بھی کھاؤں ----

یمم ""ہمم بہت ٹیسٹی ہے ابر یہ سچ میں آپ نے ہی بنایا ہے اسنے ابرش کو جان بوجھ کر تنگ کرنے کے لیے کہا ---نہی ساتھ والی آکر بنا گئی ہے ابرش نے جل کر کہا

مذاق کر رہا ہوں یار آپ بھی لیں بہت اچھا بنا ہے "ویل ڈن ---

مجھے بھی ٹیسٹ کروائیے ابرش نے اُسکے قریب چہرہ کیا زاوی نے اُسے کھلایا ----یہ تو سچ میں بہت اچھا بنا مجھے لگا آپ میرا دل رکھنے کے لیے کہہ رہے ہیں اسنے کہتے اپنی پلیٹ میں بھی رائس نکالے ---یونہی باتوں کے دوران کھانا کھایا گیا

کیچن سے فارغ ہو کر وہ اپنے روم میں آ گئی ---زاویار اُسکے لیے آئس کریم اور کچھ چیزیں لینے باہر گیا تھا اسلیے وہ خاموشی سے کمرے میں آتی سائڈ ٹیبل پر پڑی اُسکی کتاب اٹھائے اسکا جائزہ لینے لگی --اکثر اُسنے صبح نماز کے بعد اُسے اس کتاب کو پڑھتے دیکھا تھا کتاب کے کور کو دیکھا تو ایک طرف حدیث شریف مّع ترجمہ اور دوسری جانب آیات ترجمے کے ساتھ تھی ---

،،اسنے پیج الٹے

قرآن پاک کی آیت مبارکہ پر اُسکی انگلی رکی

اِنَّ اِلٰھَکُمْ لَوَاحِدٌ۔

اسنے بلند آواز میں آیت مبارکہ پڑھی

-:ترجمہ

تُمہارا معبود ایک اللہ ہی ہے۔

-:مفہوم

بعض کُفّار فرشتوں کی عبادت کرتے تھے 'اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی قسم کھا کر فرمایا بیشک تمہاری عبادت کا مستحق ضرور ایک ہے 'یعنی جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو وہ تو خود اس کے شاہد ہیں کہ تمہاری عبادت کا مستحق صرف ایک ہے اور وہ اللہ عزو جل ہے۔

سورۃ الصافات، آیت۔نمبر 4

مفہوم پڑھتے اُسکے دل کی کیفیت عجیب ہو رہی تھی ۔۔اچانک آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔

وہ بھی تو خدا سے دور تھی،،کیا وہ کفار میں شامل ہو رہی تھی؟؟

یہ سوال اُسے بیچین کر رہا تھا۔۔دل جیسے پھٹنے کو تھا

کتاب کو بند کرتے ایک طرف رکھتے وہ واشروم میں وضوء کی غرض سے چلی گئی۔

ابرش صبح جلدی اٹھ گئی تھی،، پاس سوئے زاویار کو دیکھا اور خاموشی سے بیڈ سے بغیر آواز کیے اٹھتی وہ فریش ہو کر کچن میں چلی گئی ----سوچا کے آج ناشتے میں کچھ سپیشل بنائے اسنے گیس آن کی ---کلب سینڈوچ اُسکے فیورٹ تھے اسنے یوٹیوب اوپن کر کے ریسیپی دیکھی اور بنانا شروع کیے ---چائے رکھ کر وہ جیسے ہی پلٹی ذاویار اُسکی جانب ہی آ رہا تھا

آپ کیوں آئی کچن میں ابر ---میں آنے والا تھا بس آپکو کیا ضرورت ہے بنانے کی میں ہوں نہ زاویار اُسے سینڈوچ بناتا دیکھ بولا

وہ ایپرن پہنے کچن میں کھڑی سینڈوش بنانے میں مصروف تھی ---کیوں کیا صرف آپ ہی ثواب کمانا چاہتے ہیں کچھ مجھے بھی کرنے دیں اسنے مصروف سے انداز میں سینڈوش کی کٹنگ کرتے کہا ----اچھا جی تو اب آپ مقابلے پے اتر آئی ہیں زاویار نے شوخ نظروں سے اُسے دیکھتے کہا ----

جو مہرون شرٹ اورکھلے ٹروزر میں ملبوس اپنے خلیے سے لاپرواہ کھڑی تھی

براؤن بالوں کو پونی میں قید کیا ہوا تھا لیکن پھر بھی کچھ آوارہ لیٹیں رخسار پر آ رہی تھی

اُنھیں ہاتھ کی پشت سے پیچھے کرتی وہ بولی

مقابلہ نہی لیکن میں نے پڑھا تھا کے شوہر کی حدمت کرنے سے خدا راضی ہوتا ہے

اور ویسے بھی آپ ہی سب کچھ کرتے ہیں میں نے سوچا میں بھی کچھ کام کرلوں -----

امم ہمم بالوں کو پیچھے کرتی وہ چرتی ہوئی بولی میں نے کہا بھی تھا کٹوا دیتی ہوں انہیں

" لیکن آپ میری سنتے کہا ہیں ،،اب فضول میں یہ مجھے پریشان کر رہے ہیں

اب پیچھے کریں انہیں یہ نہ ہو جو زلفیں آپکو دیکھنے میں پیاری لگتی ہیں وہ کھانے میں زہر

،، لگیں وہ برّا سا منھ بناتی سینڈوش ٹرے میں رکھتی بولی

تو اس میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے میں ہوں ناں زاوی نے آگے بڑھتے ابرش
،، کے چہرے سے بال ہٹائے

" اُسکے کان کے پیچھے بال کرتے اُسکی نظر اُسکی سفید دھو دھیا گردن پر پڑی
تھوڑا سا قریب ہوتے نہ محسوس انداز سے اُسنے اپنے لب اُسکی گردن کی پشت پر رکھے
ابرش جو اپنے دھیان لگی تھی اچانک اپنی گردن پر ایک گرم پر حدت سا لمس محسوس
،، ہوتے سانس روک گئی
وہ جھٹکے سے پیچھے ہونے لگی
،،، اُسے کب ایسی توقع تھی مقابل سے ،،جب اُسکی سرگوشی اپنے کان کے قریب سنی
،،اُسکے لبوں کا جان لیوا لمس اُسے اپنے کان کی لو پر محسوس ہوا
اُسے ایسا لگا جیسے دل ابھی باہر آ جائے گا --
،،آپ جانتی ہیں ابر میں آپ سے بے پناہ محبت کرتا ہوں

مجھے آپ کی ہر ایک چیز سے عشق ہے،،آپکی آنکھوں سے،،آپکے بالوں سے،،آپکی چھوٹی سی پیاری سی ناک سے،، ہر ادا سے،، پھر وہ چاہے آپکے ہونٹ ہوں یاں یہ سرخ گال ،،

... اُسکی غیر ہوتی حالت دیکھتا وہ گھمبیر لہجے میں کہتا دور ہوا

جانتا تھا ابھی اُسے اس رشتے کو سمجھنے میں وقت لگنا ہے لیکن وہ چاہتا تھا کے اُسے اپنے اور اُسکے درمیان رشتے کا احساس دلوائے

چلیں لے آئیں بہت بھوک لگی ہے آج تو صبح صبح کچھ اچھا کھانے کو ملے گا اپنی بیگم ،، کے ہاتھ کا

کچھ ہی دیر میں وہ خود کو نارمل کرتی کیچن سے ٹرے لیے باہر نکلی

آ جائیں اب ناشتا کرتے ہیں کیا یاد کرئیں گے آج میں نے اپنے فیورٹ کلب سینڈوچ بنائیں ہیں اسنے ہستے ہوے کہا ---وہ دراصل مجھے پتہ نہی تھا کے آپکو کیا پسند تو اسلئے اسنے جیجھکتے ہوئے کہا

جو آپکی پسند وہی میری ---مجھے وہ ہر چیز پسند ہے جو میری زندگی کو اسنے مسکراتے ہوئے کہا ----

جن چیزوں کے بغیر میں خود کو نہ مکمل گراندتا ہوں ----

" با خدا اُن میں اول و آخر تم شمار ہوتی ہو

اسنے ابرش کے کان کے قریب جھک کر محبت بھرے لہجے میں کہا
اُسکا نازک سا دل ایک دم سکڑا،،دھڑکنوں کا شور کانوں میں سنای دینے لگا
پلکیں لرزی اُسکے اتنے قریب ہونے پر----چہرے پر حیا کے رنگ بکھرے ------
،اُسکی اتنی سی قربت وہ برداشت نہی کر پا رہی تھی
خود پر بمشکل قابو پاتی وہ بولی

چلیں جلدی فینیش کریں آپکو لیٹ ہو رہا ہے اور آج آپنے جلدی آنا ہے اسنے بات کو بدلتے کہا مجھے آج باہر جانا ہے شاپنگ کے لیے ---

ٹھیک ہے جی آ جاؤنگا بندہ حاضر ہے زاویار مزید اُسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے کہتے ہوے چینج کرنے چلا گیا اور ابرش اپنی خالت پر قابو پاتی برتن سمیٹ کر کچن میں چلی گئی

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کے اُسے کیا ہوتا جا رہا ہے ---وہ کیوں اُسکے اتنے قریب ہوتی جا رہی ہے کیوں اسکو وہ اتنا اچھا لگتا ہے کیوں اُسکی دوری برداشت نہیں کر پاتی بس اُسکے قریب رہنے سے دل ایک الگ طرح ہی دھڑکتا تھا ،، کیوں اُسکی پسند کو اپنانے کو دل چاہتا ہے،، وہ جانتی نہیں تھی کے وہ زاویار ملک کی محبت میں مبتلا ہو گئی ہے ،،وہ اپنے اندر آنے والی تبدیلی کو سمجھ نہیں پا رہی تھی،،اُسکا قریب آنا اُسے برا نہیں لگا تھا لیکن اُسکی قربت میں دل بھی تو پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا ،،، اور یہی سب کچھ اُسکا نازک سا دل سمجھ نہیں پا رہا تھا

رضیہ کے ساتھ مل کر اسنے کھانا بنایا اور اپنے اور زاویار کے کپڑے پریس کروا کر ہینگ کیے ---

رضیہ اپنے وقت پر چلی گئی اور وہ پڑھنے کا ارادہ کرتی نوٹس لے کر بیٹھ گئی ---بار بار فون اٹھا کر دیکھتی کے زاوی کی کال نہ آئی ہو اور پھر فون تنگ آکر رکھ دیتی ---

آخر تنگ آکر خود ہی فون کر دیا دوسری طرف سے فوراً کال اٹھائی گئی ----زاوی کہاں رہ گئے ہیں کہا بھی تھا آج جلدی آنا لیکن مجھے لگتا ہے آپکو تو یاد ہی نہیں ابرش نے خفگی سے کہا

مجھے یاد ہے میری جان میں بس آنے لگا ہوں آپ ریڈی رہیں بس تھوڑا سا کام تھا ،، ----نکلنے لگا ہوں بس

اوک اللہ حافظ کہتے وہ تیار ہونے لگی

ہورن کی آواز پر وہ جلدی سے باہر نکلی زاویار گاڑی میں سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا ابرش گاڑی کی جانب بڑھتی دروازہ کھول اُسکے ساتھ بیٹھی اور اُسکی جانب دیکھ سلام کیا جس کا جواب اسنے خوش دلِ سے دیا

پنک کلر کے پرنٹڈ ٹروسر شرٹ میں وہ خود بھی پنک ہی لگ رہی تھی ---ہونٹوں پے ہلکی سی لپسٹک اُسے اور حسین بنا رہی تھی گیلے بالوں کو کیچر میں قید کیا اور شال اپنے گرد لپیٹی ---سکارف سر پر لپیٹے وہ مکمل طور پر اسے اپنی جانب متوجہ کر چکی تھی

چلیں وہ زاویار کو دیکھ بولی

--زاویار نے اُسے دیکھا جو مکمل طور پر اُسکی پسند میں ڈھلی بہت حسین لگ رہی تھی اُسکی آواز سنتا وہ آگے کو جھکتے اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا----

شکریہ میرا مان رکھنے کے لیے اُسے ساتھ لگاتے کہا

۔ابرش مسکرا دی ---

ابرش بڑے اشتیاق سے باہر دیکھ رہی تھی کیوں کے اس علاقے میں زیادہ تر تو گاؤں تھے ----مال میں اسنے اپنے لیے کچھ ڈریس لیے ------ساتھ میں شال اور سکارف لیے ---پھر دوسری طرف جا کر زاویار کے لیے شرٹس پسند کی ---دو گھنٹے شاپنگ کے بعد زاویار کی بس ہو گئی ---ابر بس کریں چلیں یہاں سے کسی اچھے سے ریسٹورنٹ سے کھانا کھا کر جاتے ہیں ----

نہی زاوی پہلے میں نے پارلر جانا ہے اپنے بال کٹوانے ہیں کافی لمبے ہو گئے ----

بلکل بھی نہیں ابر آپ بالوں کو بلکل بھی ہاتھ نہیں لگائے گی ---مجھے بہت پسند ہیں آپکے بال"

لیکن زاوي مجھ سے نہی سنبھلتے اتنے لمبے ---اور خراب بھی ہوئے ہوے ہیں ،،اماں میرے بالوں کا بہت خیال رکھتی تھی اُن سے میں آئلنگ کرواتی رہتی تھی

میں نے پہلے بھی اسی وجہ سے کٹنگ کروائی تھی مجھ سے نہیں سنبھلتے وہ مسکین صورت بناتی بولی

تو کوئی بات نہی میں کردونگا آئیلنگ ،، میں خیال رکھ لونگا لیکن کٹنگ نہیں کروانی یار ابر ۔۔۔۔مجھے محبت ہے آپکے بالوں سے کہتے اسنے اُسکے سر پر لب رکھے

چلیں پھر کچھ کھاتے ہیں مجھے بھی بہت بوکھ لگی ۔گھر آتے ہی ابرش بیڈ پر گر گئی میں بہت تھک گئی ہوں زاوی آج کافی آپ بنائیں گے ۔۔۔اوک آپ نماز ادا کر لیں میں بنا لاتا ہوں

کچھ دیر بعد نماز سے فری ہو کر ابرش زاویار کے قریب آ گئی جو بیڈ کی سائڈ پر بیٹھا لیپٹوپ میں کچھ کام کر رہا تھا ۔۔۔۔کافی کا کپ ابرش کو تھمایا ۔۔۔۔

" زاوی

جی وہ کام کرتے ہوئے ہی اُسکی جانب نگاہ اٹھائے بغیر بولا۔۔۔زاوی ادر میری طرف دیکھیں نہ ۔۔۔۔ابر بس دو منٹ تھوڑا سا کام ہے اسنے دو اُنگلیاں اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے کہا

ابرش خاموشی سے کافی پینے لگی ۔۔۔۔اچھا بتائیں اب کیا ہوا کیوں اُداس ہو رہی ہیں زاویار اُسکی طرف متوجہ ہوا جو خاموشی سے بیٹھی تھی ۔۔۔۔۔ابرش نے بھیگے لہجے میں کہا بابا یاد آ رہے ہیں ۔۔۔اور وہ مجھ سے بات بھی نہی کرتے زیادہ ۔۔۔بی اما بھی یاد آ رہی ہیں ہم گھر کب جائیگے زاوی

بہت روکنے کے باوجود آنکھوں سے آنسو نکل آے ۔۔۔۔ابر دیکھیں میری طرف بابا بس آنے والے ہیں کچھ ہی دن رہ گئے ہیں اور بی اما کو کال کر لینی تھی آپ نے بس کچھ دن کی بات ہے

انشا اللہ ہم جلد گھر واپس جائیں گے

میں نے کی تھی بی اماں کو کال بات بھی کی تھی لیکن گھر کی یاد آ رہی وہ میرے کہے بغیر میرے سب کام کر دیتی تھی مجھے احساس ہی نہیں ہونے دیتی تھی ۔۔

اور میں نے کبھی اُن سے نہی کہا کے جتنی وہ مجھ سے محبت کرتی ہیں اتنی ہی میں بھی کرتی ہوں ابرش نے اُسکے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا زاویار نے اُس کے گرد بانہوں کا حصار ڈالا اور گویا ہوا

آپکو پتہ ہے ابر ہمارے پاس دوسرے کو دینے کے لیے بہت کچھ ہوتا ہے

دعا ہے،مسکراہٹ ہے ،،،وقت ہے خلوص ہے ---ہمت حوصلہ ہے یہ سب نہ بھی دے سکیں تو ان میں سے کچھ ہی دے دیں اسکو ترغیب دیں صحیح اور غلط میں فرق بتائے جہاں محبت ہوتی ہے نہ وہاں ہم اپنا سب کچھ دے دیتے ہیں لیکن ایک چیز کو خدا کی امانت رکھیں --زندگی کو --- جیسے خدا نے بتایا اُسی طرح زنگی گزاریں --- خدا کے احکامات پر عمل کریں خدا آپکو بہت دے گا اور صرف دُنیا میں ہی نہی آخرت میں بھی دے گا انشا اللہ

اور میں چاہتا ہوں کے میں آپکے ساتھ روزے قیامت جنت میں جاؤں---- خدا کا دیدار دونوں اکٹھے کریں----- انشا اللہ ابرش نے ہے ساختہ کہا -----

سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔

اللہ تعالیٰ نے اُس بندے کی بات سن لی جِس نے اُس کی تعریف کی۔

زاویار نے پڑھتے اُسکا ترجمہ بھی کیا

زاوی مجھے بھی سکھائے گے اِن آیات کہ ترجمہ ----- میں بھی قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنا ،،چاہتی ہوں سمجھنا چاہتی ہوں خدا کے کلام کو

آپ پڑھیں گی تو انشا اللہ ضرور زاوی نے اُسے محبت سے دیکھتے کہا

خدا نے آپکو میرے لیے بھیجا ---- مجھے سکھانے مجھے سیدھے رستے پر چلانے --- مجھے خدا کے قریب کرنے ابرش نے محبت سے اُس کے ہاتھ کی پشت پر اپنا لمس بکھیرا ---- اور اپنا گھیرا اُسکے گرد تنگ کرتی اُسکی گردن میں منہ دیتے سونے لگی ----

زاویار اُسکے خوبصورت لفظوں کے خصار میں کھویا ابرش کے معصوم چہرے کو دیکھ رہا تھا ---

تمھاری بند آنکھوں کو میں پہروں جاگ کر دیکھوں -----
اُسے دیکھتے دیکھتے اُسکی کب آنکھ لگی پتہ نہی چلا---

****

کیا آپکو ناول پسند نہیں آ رہا ؟؟میں نے کبھی آپ سے ڈیمانڈ نہیں کی کہ اتنے لائکس ہونگے تو اپی پوسٹ کرونگی،،،لیکن کل کی اپی پر مجھے بہت افسوس ہوا کہ صرف چند لوگ ،،کمینٹ میں نائس اور ذبرست لکھتے ہیں
اگر آپکو ناول پسند نہیں آ رہا تو بتا دیں میں پوسٹ کرنا چھوڑ دونگی---
اپنی مصروفیات کو پیچھے کر ایک رائٹر اتنی مشکل سے لکھتا ہے اور اس پر اس طرح کا ٹھنڈا رسپانس۔

میں نے اس ناول کا پلاٹ بہت مختلف چوز کیا تھا ،،میں نے پوری کوشش کی کے اس میں آپکو کچھ سیکھنے کے ساتھ ساتھ ،،،فن،،رومانس بھی ملے،،،نہ کہ صرف اسلامی لحاظ سے میں نے اس میں تمام احساسات ڈالنے کی کوشش کی ۔

اُسکی آنکھ کھلی ابرش اُسکے نزدیک مزے سے سو رہی تھی وہ کہنی کے بل لیٹے اُسے دیکھنے لگا کتنی اہم تھی یہ لڑکی اُسکے لیے ---- بچپن کی محبت تھی اُسکی اسنے آہستگی سے ہاتھ آگے بڑھاتے ابرش کے سرخ گالوں کو سہلایا اسکی چھوٹی سی ناک پر اپنے لب رکھے --- نظر گلابی چھوٹے سے ہونٹوں پر ٹھر گئی،، بے اختیار اسنے اپنی انگلی اُسکے لبوں پر پھیری اس سے پہلے کے اُس سے کوئی گستاخی سرزرد ہوتی اپنے جزباتوں پر قابو پاتا وہ دور ہوا وہ بہت معصوم اور خوبصورت تھی،، ابھی اپنے اور اُسکے رشتے کی نوعیت نہی جانتی تھی اور زاویار اُسے کچھ بھی بتا کر یاں اپنے کسی بھی عمل سے اُسے خود سے دور نہی کرنا چاہتا تھا ،،وہ اُسکا محرم تھا...

اگر وہ اُسے کچھ سیکھائے یاں پڑھائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں تھا۔

وہ تھوڑی سی نادان تھی وجہ وہ جانتا تھا

اسی لیے وہ اُسے اپنے قریب کرنا چاہتا تھا ۔ابرش آہستہ آہستہ زاویار کے قریب ہو رہی تھی اُسکی باتیں سنتی تھی ان پر عمل کر رہی تھی یہی بہت بات تھی وہ کوئی بہت بگڑی ہوئی اولاد نہی تھی صرف توجہ نہ ملنے سے تھوڑی سی خود سر اور خدا سے دور ہو گئی تھی

بعض لوگ آپ سے آپکا کچھ نہی چاہتے سوائے محبت کے اور وقت کے

اگر آپ کسی کو اپنا وقت دیتے ہیں تو آپ اُسے بہت کچھ دیتے ہیں زندگی میں صرف پیسہ ہی اہمیت نہی رکھتا کچھ جگہوں پر آپکو پیسے کے علاوہ بھی کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے

اور ویسے بھی کچھ لوگ آپ سے صرف آپکی محبت آپکا وقت مانگتے ہیں اور ابرش ملک کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا تھا

---زاویار نے پیار سے اُسکا نام پکارا پر کوئی اثر نہیں ہوا ----ابر اٹھ جائیں وقت بہت ہو گیا ہے ہاتھ بڑھا کر اسنے اُسے ہلایا ---ابرش نے اپنی نیند میں ڈوبی سرخ آنکھیں کھولی ----

اور جب بھی وہ مجھے اپنی گہری آنکھوں سے دیکھتی ہے
خدا کی قسم میرا دل دھڑکنا بھول جاتا ہے ---

زاویار بہت دلکش آواز میں بولا ----
ابرش جلدی سے اٹھ بیٹھی وقت دیکھا تو دس بج رہے تھے ---زاوی آج آپ گئے نہی

نہی جی آج میں نے سوچا اپنی زندگی کے ساتھ سارا وقت گزاروں گا اسنے مسکراتے ہوئے کہا ----آپ فریش ہو جائے میں ناشتا بناتا ہوں ----میں بس ابھی آئی مل کر بنائے گے ناشتا ابرش کہتے تیزی سے واشروم میں گئی ---

کچن میں داخل ہوئی تو وہ ناشتا بنانے میں مصروف تھا ---کیا بنا رہے ہیں زاوی--- پراٹھے ---وہ بولتے ہی پیرا بیلنے لگا ----

میں بھی بناونگی ساتھ میں کہتے ہی اسنے آٹے میں ہاتھ ڈالا---نہی پہلے آپ دیکھیں ایک میں کیسے بناتا ہوں ---پھر کیا تھا بس زاویار کی سختی آ گئی --

ابرش نے پراٹھے کا ایسا خال کیا کے وہ پراٹھا کم اور نقشہ زیادہ لگ رہا تھا ---زاویار مشکل سے اپنی ہسی روک رہا تھا کے ابرش کو برا نہ لگ جائے ----دو گھنٹے لگا کر وہ لوگ پراٹھے بنانے میں کامیاب ہو ہی گئے ----

ابرش نے ناشتا ڈائننگ پر لگایا اور زاویار کا انتظار کرنے لگی جو اب ہاتھ سے آٹا اتارنے کی کوشش میں تھا۔

زاوی آ بھی جائیں مجھے بہت بوکھ لگ رہی ہے ----

آ ہاں ،،بس آگیا----

ناشتے سے فری ہو کر بیٹھے تھے کے رضیہ آ گئی ----شکر ہے صاحب جی آپ بھی گھر ،،، نظر آئے جمع عید مبارک صاحب جی

زاوی سب جمع مبارک کیوں کہتے ہیں،،یہ بھی تو باقی دنوں جیسا ہی ایک دن ہے

ابرش زاویار سے پوچھنے لگی

باقی دنوں کی نسبت یہ دن افضل ہے تو اس دن سورت کہف کی تلاوت کرنی چاہیئے درود شریف پڑھیں لیکن اس دن کو عید تو نہ کہیں،، زاویار رضیہ کو دیکھتے بولا

یہ دِن مبارک ہے لیکن بعض لوگ اس دن کو عید بھی کہتے ہیں

دین میں کوئی بھی نئی چیز پیدا کرنا "بدعت "ہے اور بدعت کا بھی گناہ ملتا ہے۔۔۔۔برا نہی مانّا اس بات کا میں نے صرف آپکو گناہ سے بچانے کی نیت سے بولا۔۔میرا مقصد آپکی دل آزاری کرنا نہی ہے ۔۔۔جو اچھی بات آپ جانتے ہیں وہ آگے پہنچانا بھی صدقہ جاریہ ہے

نہی صاحب جی بہت شکریہ مجھے بتانے کے لیے میں کیوں برا مانوں گی بلکہ شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں آپ نے مجھے اچھی بات بتائی اور غلط عمل سے روکا رضیہ مسکراتے چہرے سے بولی اور قدم ابرش کی جانب بڑھائے

باجی آپ ڈاکٹر پے گئی تھی صاحب کے ساتھ اسنے ابرش سے پوچھا۔۔۔۔
نہیں رضیہ میں نے بتایا تو تھا کے میں ٹھیک ہوں چلو آؤ ادر آج مجھے وارڈروب سیٹ کرنی ہے اپنی ۔۔۔۔ابرش اُسے لئے اپنے روم میں چلی گئی ۔۔۔۔ کچھ دیر بعد جمعہ کی نماز کے لیے زاویار اپنا ڈریس لیتا نہانے چلا گیا۔۔۔باہر نکلا تو ابرش اپنا ڈریس نکال رہی تھی

رضیہ چلے گی؟؟ ----

جی ابھی گئی ---- میں نے آج اُسے کھانا نہی بنانے دیا ---لنچ آج ہم خود بنائے گے
اسنے مصروف سے انداز میں کہا --- چلیں ٹھیک ہے میں بھی جمعہ کی نماز ادا کر کے آتا
ہوں آپ بھی پڑھ لیں پھر بنائے گے ---آپ شاور لیں میں لوک لگا جاؤنگا
ابرش کپڑے لے کر واشروم میں بند ہو گئی ---فریش سی وہ باہر نکلی ----ڈریسنگ کے
سامنے جا کر بال ڈرائے کیے ---- بلیک فروک میں اُسکا روپ چمک رہا تھا ---بال سلجھا
کر اُسنے بلیک ہی دوپٹہ حجاب سٹائل میں لیا اور نماز پڑھنے لگی ---- جائے نماز سے اٹھی
تو زاویار بھی آگیا --- نماز پڑھ لی اسنے قرآن پاک اٹھاتے پوچھا--

جی ابرش نے جائے نماز تہہ کرتے جواب دیا

۔آ جائیں سورت کہف کی تلاوت کرتے ہیں ۔۔۔۔وہ دو قرآن پاک لے کر لاؤنج میں بیٹھ گیا ۔۔۔ابرش اُسکے پاس بیٹھ گئی زاویار نے قرآن پاک اُس کی جانب بڑھایا ۔۔۔ابرش نے بہت عقیدت سے پکڑا اور اپنے لب اُس پر رکھے ۔۔۔زاوی کتنا پیارا تحفہ ہے نہ اللہ نے جو اپنے بندوں کو دیا ہے ۔۔۔

بیشک ۔۔۔خدا نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے قرآن پاک
اُتارا۔۔۔۔۔۔قرآن پاک ہمارا سب سے بڑا رہنما ہے اللہ کے ہاں قرآن پاک ہی بندوں کی سفارش کرے گا بحث کرے گا ۔۔۔جسنے قرآن کو اپنا رہنما بنا لیا تو یہ قرآن جنت کی طرف رہنمائی کرے گا اور جسنے اسے پس پشت ڈال دیا تو یہ اُسے جہنم میں لے جائے گا ۔۔۔قرآن کو زندگی میں اپنا رہنما بنانا چاہیے قرآن پڑھیں ۔۔۔اسکا بہت گہرا ساتھ ہے ۔۔۔

آپ جانتی ہیں ابر مجھے جب بھی کوئی مشکل ہوتی جب بھی ماں بابا یاد آتے تو میں قرآن پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیتا ہوں میرے دل کو سکون آ جاتا وہ بولتا جا رہا تھا اور ابرش اُسکی ایک ایک بات حفظ کر رہی تھی ---

زاویار سورت کہف کو بس جمع کو ہی کیوں پڑھتے ہیں اسکی کیا فضیلت ہے ابرش نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا --

زاویار نے سورت کا نام پڑھ کر اُسکی فضیلت کے بارے میں بتانا شروع کیا

: نبی کریم صل علی وسلم کا فرمان ہے

جس شخص نے جمع کے دن سورت کہف کی تلاوت کی تو اُسکی لیے اللہ پاک دو جموں)

(کے درمیان ایک نور روشن فرما دیتا ہے

اور اس سورت کو جمعہ کے دن اس لیے پڑھا جاتا ہے کے اگر دجال کے روبرو کبھی آپ ہوئے تو یہ سورت آپکو اُسکے فتنے سے بچاے گی------ اس سورت میں ایک لفظ ہے

جسکو تھوڑا بڑا کر کے لکھا گیا ہے ----وہ اسلئے کے اس لفظ کو بہت دھیان سے پڑھا جائے ----

"" ولیتلطف ""

یہ لفظ پورے قرآن پاک کا خلاصۃ ہے اور اسکا ترجمہ ہے

(اور نرمی سے بات کیا کرو)

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو فرعون کے پاس بیجھا تو فرمایا تھوڑی نرمی سے بات کرنا شاید وہ

مان جائے ---کون مان جائے وہ آدمی جو طاقت اور تکبر میں ڈوبا ہوا ہے ----

زندگی کتنی بدل جائے اگر ہم بھی لوگوں سے نرمی سے بات کریں اور نرمی سے بات کرنے کو کمزوری نہی بلکہ اجزی اور الا ظرفی ہے ----اسنے بولتے ابرش کی طرف دیکھا ---کتنی خوبصورت تفسیر ہے اسکی زاویار ابرش نے نم آنکھوں سے کہا

سورت کہف ابرش نے سورت کہف کی آیات پر اپنی شہادت کی انگلی پھیری اور آنکھوں سے آنسو صاف کرکے دل جمی سے تلاوت شروع کی ---دونوں ساتھ بیٹھے تلاوت کر رہے تھے زاویار نے تلاوت مکلمل کر کے قرآن کریم بند کیا اور ابرش کو دیکھا حجاب کے حالے میں اُسکا پر نور چہرہ چمک رہا تھا اور وہ پورے انہماک سے پڑھ رہی تھی

وہ ہمیشہ سے یہ چاہتا تھا کے اپنی ہمسفر کے ساتھ مل خدا کی عبادت کرے اور جانتا تھا کے وہی اُسکو ملے گی اسنے ہمیشہ اللہ پاک سے اُسے مانگا اُسکا ساتھ مانگا اور خدا اپنے بندے کی سنتا ہے

اسنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور خدا سے ہمیشہ ساتھ رہنے کی ----اور اُسکی عبادت کی توفیق مانگی ---منظر بہت خوبصورت اور مکمل تھا

اور وہ (قرآن)تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہے

سورت قلم

(آیت 52)

صبح اٹھتے ہی زاویار کام پر جانے کے لیے تیار ہو گیا اور ابرش کا انتظار کرنے لگا

----ابرش آ بھی جائیں میں جانے لگا ہوں ابرش رضیہ کے نہ آنے کی وجہ سے برتن دھو رہی تھی زاویار نے بارہا منع کیا کے وہ خود کر لے گا لیکن اسکے منع کرنے کے باوجود وہ اپنی مرضی کرتے کچن میں موجود تھی

اُسکی آواز پر جلدی سے ہاتھ صاف کرتی باہر نکلی ----جی بس آ گئی

ابر ڈور لوک کریں کوئی بھی آئے ڈور اوپن نہی کرنا جب تک میں نہی آ جاتا وہ پولیس یونیفارم میں پسٹل گن ہولڈر میں ڈالتا اُسے ہدایت دیتا جانے کے لیے تیار تھا سمجھ آ گئی نہ آپکو ---

کچھ بھی مسئلہ ہوا تو مجھے کال کر لینا

جی جی سب کچھ سمجھ گئی اب آپ آرام سے جائیں ۔مجھے یہ سب باتیں حفظ ہو چکی ہیں

وہ مسکراتے ہوے نفی میں سر ہلاتے پولیس اسٹیشن نکل گیا---

ابرش کچن سمیٹ کر روم میں گئی ----کمفرٹر تہہ کرتے ہوئے اُسے شور کی آواز سنائی دی لیکن اسنے اتنا دھیان نہ دیا ------دروازہ زور زور سے بجنے کی آواز آئی وہ جلدی سے باہر مین ڈور کے پاس آئی خاموشی سے کی ہول سے دیکھا تو سامنے عجیب سے دو ہٹے کٹے آدمی کھڑے تھے اور ساتھ ایک آدمی ہاتھ میں گن لیے انہیں کچھ حکم دے رہا تھا---ابرش کے تو حواس سلب ہونے لگے انہیں دیکھ کر---

زاویار کو گئے کافی وقت ہو چکا تھا---وہ جلدی سے روم میں گئی کپکپاتے ہاتھوں سے زاویار کو کال کی جو فوراً اٹھائے گئی ----زاوی اسنے روتے ہوئے اُسکا نام لیا

زاوی جلدی گھر آئیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اسنے کپکپاتے لہجے میں مشکل سے لفظ ادا کیے

کیا ہوا ہے ابرش ایسے کیوں رو رہی ہیں میں بس آ رہا ہوں آپ مجھے بتائے ہوا کیا ہے---

وہ باہر عجیب سے آدمی ہاتھ میں گن لیے کھڑے ہیں اور دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہے ہیں پلیز جلدی آئیں اس نے روتے ہوئے کہا

ابر میں بس پہنچ رہا ہوں آپ نے ڈور نہیں کھولنا روم کا ڈور بھی بند کریں جب تک میں نہ آ جاؤں کہتا وہ تیزی سے نکلا اور گاڑی میں بیٹھا---

اے ایس پی جلدی دروازہ کھول آج تیری اور تیری بیوی کی لاش ادر ہی بچھے گی تیری ہمت کیسے ہوئی جگو دادا پر ہاتھ ڈالنے کی ----

توڑ دو دروازہ لگتا گھر نہی وہ ایس پی ---ویسے بھی اُسکی بیوی کو اٹھانہ ہے اُنکے سربراہ نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا وہ دروازہ توڑنے لگے ---

ابرش ڈر کے مارے بیڈ پر بیٹھی قرآنی آیات کا ورد کر رہی تھی

گاڑی اس وقت ہوا سے باتین کر رہی تھی زاویار کی اس وقت جان پر بنی ہوئی تھی اور دماغ کی رگیں غصے سے پھولی ہوئی تھی وہ تیزی سے گھر تک پہنچا دور سے ہی گھر کے پاس ایک گاڑی کھڑی نظر آئی جلدی سے باہر نکلا تو دو آدمی دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہے تھے جب کے ایک کھڑا اُنکو حکم دے رہا تھا ---

گن نکالتے ایک آدمی کی ٹانگ پر گولی ماری دوسرا اُسے دیکھتے ہی بھاگ گیا ---

انکا سربراہ بھی گاڑی بگا دوڑا جبکے زاویار کو جلدی میں نکلتے دیکھ پولیس کی گاڑی اُسکے پیچھے نکلی

ایس ایچ او نے زخمی آدمی کو گریبان سے پکڑا اور گاڑی میں بٹھایا --- سر آپ فکر نہ کریں میں اس سے ساری معلومات نکلواتا ہوں کہتا وہ اُسے لیے نکلا ---

دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا روم کا ڈور بھی بند تھا ---ابر دروازہ کھولیں میں ہوں زاویار زاوی ابرش اُسکا نام سنتے ہی جلدی سے دروازہ کھولا اور اُسکے سینے سے لگ گئی

آپ ٹھیک ہیں ابر اسنے روتی ہوئی ابرش کے آنسو صاف کیے کچھ نہی ہوا بس رونا نہی میری جان نے

زاوی آپ ٹھیک ہیں مارا تو نہی اُنہوں نے آپ کو ابرش نے اُسکے ساتھ لگتے پوچھا

کون تھے وہ لوگ؟؟

اگر وہ اندر آ جاتے تو وہ کہتی پھر سے رونے لگی

ابر آپکو لگتا ہے کے میرے ہوتے ہوئے کوئی آپکو کچھ کہ سکتا ہے اور میں بلکل ٹھیک ہوں

آپکو کچھ نہی ہوگا میں ہمیشہ آپکی حفاظت کے لیے آپکے ساتھ ہوں ---

اُن لوگوں کی دشمنی مجھ سے تھی اسی لیے گھر مجھے خوف زدہ کرنے کے لیے آئے تاکے میں اُنکے خلاف کوئی ایکشن نہیں لوں -----بس تھوڑی دیر میں سب حوالات میں چکی پیئسیں گے ---

مجھے پھر بھی ڈر لگ رہا ہے زاوی ہم اپنے گھر چلتے ہیں واپس مجھے یہاں نہی رہنا چلیں بس گھر ابھی وہ کہتی الماری کی جانب گئی

ابرش کیا ہو گیا ہے یار کچھ نہی ہوا زاویار اُسے بازوں سے تھامتا بیڈ پر واپس بیٹھا چکا تھا

،، آپ یہ جوب نہی کریں گے اب

اگر آج آپکو کچھ ہو جاتا یاں پھر آپ وقت پر نہ آتے اور وہ لوگ مجھے ساتھ لے جاتے تب کیا کرتے آپ؟؟

ابرش میں ہوں نہ آپکے ساتھ اور جوب کیوں چھوڑوں میں کسی کے ڈر سے گھر بیٹھ جاؤں بزدلوں کی طرح تاکہ وہ کھلے عام جرم کر سکیں یہ جوب میرا جنون ہے آپ پریشان نہی ہوں

انشا اللہ ایک دو دن میں واپسی کریں گے بس ایک دفعہ انکا انتظام ہو جائے کہتا اُسکا ماتھا چوما آپ بیٹھیں میں پانی لے کر آتا ہوں زاویار اُسے بیٹھاتا خود باہر نکلا

ہاں سلیم کیا صورت حال ہے زاویار نے ایس ایچ او سے پوچھا

سر ثبوت تو ہمارے پاس پہلے ہی بہت تھے اسی لیے تو اسنے آپ کی فیملی کو ڈرانے کے لیے حملہ کیا اور اب تو اُسکا بندہ بھی ہماری خراست میں ہے

اسنے سب کچھ اُگل دیا ہے ----بیان لے لیا گیا ہے اور ریکارڈنگ بھی کرلی ہے بس اب اس کو جیل جانے سے کوئی نہی بچا سکتا ----

ویسے بھی وہ اپنے بیان میں صاف بتا چکا ہے کہ وہ اپنے صاحب کے کہنے پر آپکی وائف ،،کو اٹھانے آئے تھے

اب اُسے خوالات میں جانے سے کوئی نہیں روک سکتا

بہت اچھے اب فوراً اُسکی خویلی جاؤ وہ وہاں ہی موجود ہوگا

اس کو آج ہی پکڑ کر لاؤ اور اُسکی خوب خاطر داری کرو کانسٹیبل کو بولو کے میرے آنے تک پانی تک نہی دینا اُسے

ابھی تو مشکل ہے میں صبح آؤنگا پولیس اسٹیشن

ابرش کی ماں کا ایکیسڈنٹ نہیں بلکہ قتل کیا گیا تھا

اُن کی گاڑی پر جان بوجھ کر حملہ کروایا گیا تھا

ذیشان نامی ایک بگڑے امیر زادے کو ایشا (ابرش کی ماں)یونی ورسٹی میں پسند آ گئی

اور اس نے اُن سے شادی کی خواہش کی لیکن انہو نے صاف انکار کے دیا

کیوں کے وہ صفدر ملک کو پسند کرتی تھی

،،، اور جلد ہی صفدر ملک سے اُنکی شادی ہو گئی

وہ اُنھیں خوش دیکھتا بدلے کی آگ میں جلتا رہا لیکن کچھ کر نہ سکا

وقت گزرتا گیا ،،ایک دِن اُس نے صفدر ملک کو ایشا کے ساتھ ایک مال میں دیکھا

اور بدلے کی آگ میں ایک بار پھر سے جلنے لگا

،،، تب اُسنے اُنھیں ختم کرنے کا پلین بنایا لیکن ناکام رہا

وہ تو اُن سب کو ختم کر دینا چاہتا تھا لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا

ذیشان جانتا تھا کہ شک سب سے پہلے اُس پر جانا ہے ،،،اسلیے وہ اپنی فیملی کے ساتھ

ملک چھوڑ باہر فرارا ہو گیا

معاملہ ٹھنڈا ہونے پر کافی عرصے بعد وہ واپس پاکستان لوٹ آیا اور مختلف قسم کے غلط کاموں میں ملوث ہو گیا

زاویار تو ویسے ہی کب سے اُسکے حلاف ثبوت اکٹھے کر رہا تھا ،،،لیکن جب اُسے اُسکے منشیات کی سپلائی کا پتہ لگا

جو وہ جوان لڑکوں میں بہت زیادہ پھیلا رہا تھا مختلف ذرائع سے تو اس بات کی تصدیق ہوتے ہی کے ان سب کا سرغنہ ذیشان سیٹھ ہے اُسے پکڑنے کے لیے جان بوجھ کر ابرش کو لیے اس چھوٹے سے فلیٹ میں آیا،،اور صفدر ملک کو بھی اُس نے عمرے پر بیجھا تاکے وہ پیچھے سے اُنھیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کر سکے

جب ذیشان کو پتہ چلا کہ پولیس اُسکے پیچھے ہے تو گاؤں میں آکر چھپ بیٹھا کے گاؤں میں اُسے کون ڈھونڈھے گا

اور اب جب اُسکے خلاف زاویار نے ایکشن لیا تو اُسے ڈرانے کے لیے اُسکے گھر تک پہنچا گنڈے اُسکے فلیٹ میں بیجھے تاکہ وہ اُس سے ڈر جائے ،،لیکن شاید وہ یہ بھول گیا،،، ،،، کے یہاں صفدر ملک نہیں جو اُسے چھوڑ دیں گے،،اُسنے زاویار کو بہت ہلکے میں لیا اصل ڈر تو اُسے تب لگا جب اُسکی فیکٹریوں میں پولیس کی ریٹ ڈلی ،،اور اسی وجہ سے اُسنے ابرش کو کڈنیپ کرنے کا پروگرام بنایا لیکن اُس میں بھی اُسے بری طرح منھ کی کھانی پڑی ۔

زاویار روم میں آیا تو ابر بیڈ کی سائڈ پر گنٹنوں میں منہ دیے بیٹھی تھی

ابر پانی پی لیں میری جان میں پاس ہوں بھول جائیں سب کچھ نہی ہوا اُسکا چہرہ ہاتھوں میں لئے زاوی نے پیار سے سمجھایا ۔

مجھے گھر جانا ہے زاوی اُس نے ہولے سے لب ہلائے

زاویار تو اب سہی معنی میں پریشان ہوا تھا اگر وہ نہ مانی تو اُسے واپس جانا پرنا تھا اور وہ واپس نہی جا سکتا تھا اسی لیے اُسے ساتھ لگائے سمجھایا

یہاں دیکھیں میری طرف آپ کیا چاہتی ہیں کے اپنے کیس کے اتنے قریب جا کر جب ،،، دشمن میری پکڑ میں آگیا ہے تو میں ڈر کے واپس بھاگ جاوں

آپ جانتی ہیں اُس ایک شخص کی وجہ سے ہزاروں جوان بری طرح نشے کے عادی ہو چکے ہیں ،،،ہماری نوجوان نسل کو وہ برباد کر رہا ہے،،اور میں کچھ نہ کروں ڈر کر واپس گھر ،،، بھاگ جاؤں

آپ کو تو اس وقت میں میرا ساتھ دینا چاہیے تاکہ میں اس جیسے مجرم کو پھانسی کے تختے تک پہنچا سکوں،،،اس طرح کے غلیظ لوگو کو جینے کا کوئی حق نہیں۔۔۔آپ تو میری ہمت ہیں،،میری طاقت ہیں ۔۔اس وقت میں مجھے آپ کی سب سے زیادہ ضرورت ہے

آپ دیں گی نہ میرا ساتھ

ابرش نے اُسکی بات سنتے سر ہلایا اور زاویار کے سینے پر سر رکھ لیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اُسکی سانسو کی آواز اُسے سنای دی جو اس بات کی گواہی تھی کے وہ سو چکی ہے ۔۔۔

،،، زاویار اُسے بانہوں میں بھرتا خود بھی لیٹ گیا

صبح سے وہ بہت زیادہ تھک چکا تھا کچھ آج کے واقع نے اُسے ڈرا دیا تھا ،،اُسے اپنی کوئی پرواہ نہیں تھی لیکن وہ ابرش کو کسی مصیبت میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا ،،،جلد ہی سب سوچتے وہ نیند میں چلا گیا

صبح اٹھتے وہ ابرش کو اٹھائے بغیر خاموشی سے لوک لگاتے نکل گیا ،،رضیہ کو اُسنے آج آنے سے منع کر دیا

جلدی سے وہ پولیس اسٹیشن داخل ہوا

کیا صورت حال ہے ،، بولتے اُس نے چلتے جیل کی جانب قدم بڑھائے، ایک طرف زخمی خالت میں بیٹھے ذیشان کو دیکھا

،،، ایس ایچ او سلیم نے اُسے رات ہوئی تمام واردات کی تفصیلات بتانا شروع کی

جانا تو وہ خود چاہتا تھا اُسے رنگے ہاتھوں گرفتار کرنے لیکن ابرش کو اکیلا چھوڑ کر جانے کا وہ رسک نہیں لے سکتا تھا ،،اور جانتا تھا کہ وہ رات کے اندھیرے میں ضرور پھر سے فرار ہونے کی کوشش کرے گا اسی لیے اُس نے اپنی ٹیم کو وہاں پہلے ہی بھیج دیا تھا۔

کوئی کسر تو نہیں چھوڑی مہمان نوازی میں صاحب کی ؟؟

سلیم نے خوالات کا تالا کھولتے جواب دیا

نہیں سر کل رات گھر سے فرار ہونے کی تیاریوں میں تھے سیٹھ صاحب ،،اگر ہماری ٹیم عین وقت پر نہ پہنچتی تو ابھی تک یہ ملک چھوڑ چکا ہوتا

ہمم۔۔۔تو پھر سیٹھ ذیشان آخر ہاتھ آ ہی گئے تم ،،،کرسی گھسیٹ کر ایک طرف کرتے " اُس پر بیٹھتے زاوی لہجے میں نفرت لیے اُس سے مخاطب ہوا

کون ہو تم ؟؟!!اور کیوں میرے پیچھے پڑے ہو ،،کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا،، دیکھو تم بس مجھے چھوڑ دو بدلے میں جو چاہو گے وہ ملے گا میرے پاس بہت پیسہ ہے منت ،،کرتے وہ زخموں سے چور جسم سے کراہتے ہوے بولا

ہاہاہا ،،، یہ پوچھو کیا نہیں بگاڑا "تم نے اس بار بہت گھاٹے کا سودا کر لیا سیٹھ اور مجھے جو چاہیے تھا وہ میرے سامنے بیٹھا ہے۔۔۔ زاویار آگے کو جھکتا اُسکی جانب دیکھتا سرخ آنکھوں سے بولا

یاد ہے نا تمہیں صفدر ملک اور اُنکی بیوی ایشا ملک جنہیں تم نے ایکسیڈینٹ میں مروا دیا بدلہ لینے کی وجہ سے یہ جانے بغیر کے اُس میں صفدر ملک نہیں اُنکا چھوٹا بھائی بیٹھا،، تھا

اور جب پکڑے جانے کا خوف آری آیا تو ملک چھوڑ کر بھاگ گئے۔۔لیکن تم بھول گئے کہ تم زیادہ دیر نہی بچ سکو گے اپنے گناہوں سے ۔

،،ذاویار لہو چھلکاتی آنکھوں سے اُسے دیکھتے بولا

تین تین قتل کے الزام میں پھانسی تو تمہیں ہوگی ۔۔اسکے علاوہ تمہاری تمام پراپرٹی سیل کردی جائے گی جو تم نے حرام کے کاموں سے پیسہ کمایا ہے۔۔۔ تمہارے غلط کاموں کی وجہ سے تمہاری بیوی بچے بھی دربدر ہو جائیگے "

نہیں ،،، نہی میں پاؤں پڑتا ہوں تمہارے اس سب میں میری فیملی کا کوئی قصور نہیں وہ لوگ کچھ نہیں جانتے،،

خدا کے واسطے میری بیوی بچوں کو کچھ مت کہنا ،،میں عدالت میں اپنے تمام گناہ قبول کر لونگا لیکن اُنھیں کچھ نہ کہنا وہ زارو قطار روتا اسکے پاؤں پکڑتا منت سماجت کرنے لگا

.زاویار اُس سے دور ہوتا بولا ،،افسوس کے انسان "مکافات عمل "بھول جاتا ہے

جو بیج تم نے بویہ تھا اب وہی کاٹنا پر رہا ہے کہتا وہ باہر نکل آیا اور پیچھے وہ زارو قطار روتا زمین پر ہاتھ مارنے لگا۔۔

سر آپ ٹھیک ہیں ؟؟

سلیم اُسے یوں تیزی سے باہر نکلتا دیکھ سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا

"زاویار نم آنکھوں پر چشمہ لگاتا بولا

کاش انسان کسی کو تکلیف دینے سے پہلے یہ سوچ لے کہ پلٹ کر اُسکا وار اُسی پر آنا ہے تو کتنا اچھا ہوتا

لوگ کیوں گناہ کرنے سے پہلے یہ نہیں سوچتے کہ ایک دن اُنھیں اس سب کا حساب بھی دینا ہے۔۔۔

کاش لوگ ایسا سوچ لیں تو ہزاروں لوگ حسد کی آگ میں جلنے سے،،،برائی کے راستے پر چلنے سے بچ جائیں ۔

" میں گھر جا رہا ہوں سلیم

باقی کے معاملات تم دیکھ لینا ،،اُس نے اپنا جرم قبول کر لیا ہے ۔۔۔اُس کے گھر والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔۔میں عدالت میں نہیں آؤنگا ،، مجھ میں اپنے ماں باپ کے قاتل کو بار بار دیکھنے کا حوصلہ نہیں ہے

ایک دو دن میں،، میں واپس چلے جاؤنگا کیس سولو ہو چکا ہے ،،کچھ معاملات ہیں میں وہ ایک دو دن میں نپٹا لوں بس

جی صاحب جی بہتر ،،آپ فکر نہ کریں سر میں سب دیکھ لونگا ۔

ہمم وہ اُس سے سلام لیتا گاڑی میں بیٹھ گیا

بہت کچھ نظروں کے سامنے سے گزر رہا تھا،،،بیتے لمحات اپنے ماں باپ کے ساتھ ،،گزارے وہ سنہری پل،،سب سوچتے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

آج وہ اپنے ماں باپ کو انصاف دلانے میں کامیاب ہو گیا،،آج وہ جتنا اُداس تھا سب کو یاد کر کے اتنا ہی خوش بھی تھا ۔۔

ماضی اچھا تھا یاں بُرا تھا گزر گیا "اُس کے اچھے پل یاد کریں ،،برے لمحات کو بھول جائیں

اور رب کی ذات پر کامل یقین رکھیں ،،وہ کبھی آپکو اکیلا نہیں چھوڑے گا ۔

،،اُس نے بھی تو اپنے رب پر یقین رکھا تھا

گھر آتے ہی اُسنے دیکھا ابرش خاموش سی بیڈ کی ایک جانب بیٹھی ہوئی تھی

زاویار نے قریب جاتے اُسکے گرد اپنا حصار باندھا وہ جانتا تھا کے اس سب سے ابرش کے دماغ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے ۔

،،کیا بات ہے میری جان بہت خاموش ہے آج تو

کچھ نہیں ویسے ہی ،،آج آپ نے مجھے اٹھایا بھی نہیں اور رضیہ بھی نہیں آئی

وہ اُسکے سینے پر سر رکھتی دھیمی آواز میں بولی

جی میں نے سوچا آپ تھکی ہوئی ہیں تنگ نہ کروں آپکو اور رضیہ کو بھی آج میں نے آنے سے منع کیا تھا

تاکے آج ہم دونوں مل کر کچھ بنائے،،اسی لیے تو جلدی آگیا ہوں

میں بس دو منٹ میں چینج کرکے آیا پھر بناتے ہیں

کچھ اسپیشل "مجھے بھی بھوک لگی ہے میں نے ناشتا بھی نہیں کیا وہ منھ بناتی بولی

کچھ ہی دیر میں دونوں کچن میں موجود کچھ بنانے کا سوچ رہے تھے ------

بریانی بناتے ہیں ابرش فٹ سے بولی

اوک جی چلیں پھر شروع کرتے ہیں آپ فریج سے چکن لے کر آئیں

اسنے شکر ادا کیا کے وہ نارمل ہوئی ہے---وہ خود بھی واپس جانے کا سوچ رہا تھا پولیس اسٹیشن میں بس کچھ انتظامات کے بعد وہ واپسی کی راہ لے گا

زاوی ابرش کی آواز پر اسنے اُس کی جانب دیکھا----آج ہم آئس کریم بھی کھائے گے کل بھی آپ نہیں لے کر آئے تھے ابرش اب اپنی ٹون میں آ چکی تھی

کل اسلئے نہی لایا تھا کے سردی ہے گلا خراب ہو جائے گا آپکا اور میں آپکو بیمار نہی دیکھ سکتا اسلئے نو آئس کریم اسنے فوراً سے انکار کر دیا

ٹھیک ہے پھر یہ لیں چکن نہ میں آپکی ہیلپ کرونگی اور نہ ہی میں یہ بریانی کھاونگی اور بابا سے آپکی شکایت بھی کرونگی اسنے چکن کی ٹرے اُسے تھماتے ہوئے روٹھے لہجے میں کہا----

ابر نوٹ فیئر ----میں آپکی ہر بات مانتا ہوں اور آپ میری ایک بات نہی مانیں گی زاویار نے مصنوئی خفگی لہجے میں لاتے ہوئے کہا

اور میں بھی آپکی ہر بات مانتی ہوں کیا آپ میری ایک بات نہی مان سکتے ابرش نے بھی اسی کے انداز میں کہا

زاویار مسکراتا بس سر ہلاتا رہ گیا

اوک لے آؤنگا اب خوش ------

جی بہت ابرش نے خوش ہوتے کہا لائیں ہیلپ کروں ہستی ہوئی ابرش رائس نکالنے لگی

ابرش کا موڈ کافی اچھا تھا زاویار چاہتا تھا کے آج کا واقعہ وہ بھول جائے اسی لیے سارا دن اُسکے ساتھ گزارا اور وہ اپنے مقصد میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا-----اُسکی فرمائش پر آئس کریم بھی لایا جو ابرش نے برے مزے سے

کھائی اور پھر زاویار سے باتین کرتے ہوئے سو گئی ----

زاویار آہستہ قدم اٹھاتا اُسکے قریب آیا جو کمفرٹر منہ تک لیے سو رہی تھی پاس بیٹھ کر اسنے اُسکے چہرے سے کمفرٹر ہٹایا۔۔۔۔۔نایٹ بلب کی روشنی میں وہ کروٹ لیے سو رہی تھی

زاویار نے محبت سے اُس کے ماتھے پر سے بال ہٹائے ...اُسکے ماتھے کو چھوا تو ہلکا بخار محسوس ہوا

اچانک اُسے پریشانی نے آگھیرا ابھی تو بخار ہلکا تھا صبح تک تیز نہ ہو جائے

،،،،،ابر

اسنے محبت سے اسکی پیشانی پر لب رکھے ۔۔۔۔ابر میری جان اٹھیں بخار ہو رہا ہے آپکو ۔۔۔۔میرے منع کرنے کے

با وجود آپ اپنی مرضی کرتی ہیں اب بخار ہو رہا ہے اُسکے لہجے میں فکر واضح تھی

ابر اٹھیں آنکھیں کھولیں میں میڈیسن لے کر آتا ہوں اُسے اٹھا کر بیٹھاتا خود وہ میڈیسن لینے چلا گیا

پلیز سونے دیں زاوی میں ٹھیک ہوں مجھے نیند آ رہی ہے بہت ابرش نے کمفرٹر منہ تک اوڑھے دوبارہ لیٹتے کہا

زاویار نے اُسے واپس اٹھا کر بٹھایا ایک منٹ رکیں میں بس ابھی آیا

تھوڑی دیر میں وہ دودھ کا گلاس اور دوا لیے اُسکے پاس آیا

یہ لیں جلدی سے دوا اُسکے ہاتھ میں دی اور دودھ کا گلاس منہ سے لگایا

ابرش نے کڑوا منہ بناتے ہوے گلاس پکڑا سارا فنش کریں زویار نے تنبیہہ نگاہوں سے تکتے کہا

اُس سے گلاس پکڑ کر زاویار نے سائڈ پر رکھا کہیں پین تو نہی ہو رہا۔۔ ابر اسنے پریشانی سے استفسار کیا

نہی زاوی میں بلکل ٹھیک ہوں آپ ویسے ہی پریشان ہو رہے ہیں ابرش نے بند ہوتی آنکھوں سے اُسے دیکھتے کہا

ویسے ہی پریشان نہی ہو رہا کہا تھا آپکو کے نہ کھائے آیس کریم لیکن آپ تو میری سنتی ہی نہی اب ہو گیا نہ گلا خراب اگر ابھی نہ دیکھتا تو صبح تک بخار تیز ہو جانا تھا

یار خیال رکھا کریں اپنا

پھر آپ کہتی ہیں کہ میں آپ کو بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا ہوں،، وہ ماتھے پر تیوری چڑھائے بولا

چلیں آئے یہاں لیٹیں میں آپکا سر دباتا ہوں --- زاویار اُسے اپنے پاس لٹا کر اُسکا سر ہلکا ہلکا دبانے لگا

ابرش بند ہوتی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھی زاوی ابرش نے زاویار کا ہاتھ پکڑ کر اُسکی طرف دیکھا

جی میری جان بتائے کہی درد ہو رہا ہے میرا بچہ "پین کلر لی ہے ناں صبح تک ٹھیک ہو جائیں گی انشا اللہ،، آپ میری بات بھی تو نہیں مانتی نا-- اسنے پریشانی سے اُسے ساتھ لگاتے کہا

او ہو زاوی کیا ہو گیا ہے آپکو کچھ نہی ہوا مجھے آپ خامخوا پریشان ہو رہے ہیں ابرش نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا ایسا کرتی زاویار کو وہ بلکل معصوم بچی لگی
اُسے اُسکی یہی چھوٹی چھوٹی حرکتیں بہت پسند تھی
،،معصوم سی

میں تو بس آپ سے یہ پوچھنے والی تھی کے۔۔ "اسنے دوبارہ اُسکے سینے پر سر رکھتے کہا

کیا ؟؟ کیا پوچھنا ہے ابر ،،زاویار نے اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا
کے آپ اتنے اچھے کیوں ہیں ۔۔۔کیوں اتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے ۔۔۔میرا اتنا خیال رکھتے ہیں ۔۔۔کیا سب ہسبنڈ ایسے ہی ہوتے ہیں ،،،سب مرد ایسے ہوتے ہیں؟؟

اسلئے کے آپ میری زندگی ہیں ----میری محبت ہیں میرا عشق ہیں ---- میں آپکو جب جب دیکھتا ہوں میرا روم روم شکر ادا کرتا ہے،،آپکو اپنے قریب دیکھ کر میرا دل شکر گزار ہوتا ہے،،آپ میری جان ہیں،،میری روح کا حصہ ہیں،،میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا آپ میرے لیے کتنی اہم ہیں

،،میں بچپن سے آپ سے محبت کرتا ہوں اور خدا سے ہمیشہ دعا میں آپکو مانگا میں نے

زاویار نے ابرش کے بال سہلاتے بولنا شروع کیا

آپ جانتی ہیں جب آپ چھوٹی تھی آپ سب سے زیادہ میرے سے اٹیچ تھی ----پھر تای جان کی ڈیتھ سے پہلے اُنہوں نے مجھ سے پرومیس لیا کے میں ہمیشہ آپکی حفاظت کروں اور بس میں اپنا عہد نبھا رہا ہوں اپنوں کے دور جانے کا دکھ تو ساری زندگی رہتا ہے لیکن یہ خدا کا نظام ہے اُسکی چیز وہ جب مرضی لے سکتا ہے

خدا کسی بندے سے کچھ نہی چھینتا ۔۔۔۔وہ بس وہی واپس لیتا ہے جو اسنے نوازا ہوتا ہے اب یہ انسان پر منحصر ہے کے وہ اُسے شکریہ کہہ کر لوٹائے یاں پھر ناشکری میں چھین جانے کا کہے لیکن یہ تو تہہ ہے کے اگر وہ کسی سے کچھ واپس لیتا ہے تو بدلے میں کچھ دیتا بھی ہی ہے

اور اسنے مجھے آپکو دیا ۔۔۔اگر آپ نہ ہوتی تایا نہ ہوتے میں کیسے زندگی گزارتا ۔۔۔یہ اُسکا احسان ہے بہت کے اسنے مجھے آپکو دیا اور اگر یہ بات کی جائے کے کیا سب مرد ایک طرح ہوتے ہیں؟.....

تو سب کو تو میں نہیں جانتا لیکن میں تو خدا اور اُسکے رسول کے احکام پر عمل کرتا ہوں اور باقی سبکو بھی کرنا چاہیئے

" ہمارے نبی کا پیغام ہے

اے لوگو ! عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔
میں تُمہیں عورتوں سے نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔
حضرت مُحمدﷺ ۔
خطبہ حجتہ الوداع۔

میں تو اپنے نبی کی بات پر عمل کرتا ہوں،، آپ نے بار بار عورت سے نرمی کا حکم دیا اور آپ تو میری شریک حیات ہیں میں آپ سے کیسے محبت نہ کروں اسنے بات جاری رکھی۔۔۔
میرے نبی کا فرمان ہے عورت کے ساتھ حسن احلاق کے ساتھ پیش آؤ۔۔۔
اور ہمارے نبی نے اپنے عمل سے ہمیں بتایا۔۔۔۔آپ صل علیٰ وسلم اپنی ازواج کے ساتھ کام میں مدد کرتے اُنکے ساتھ محبت سے پیش آتے

تو ہم تو اُنکے پیروں کی دھول بھی نہی ہم کیوں نہ عمل کریں آپ کے حکم پر ،،نظروں میں محبت کا جہاں آباد کیے اُسے دیکھتا وہ سرشار سے کہہ رہا تھا۔

ابرش نے اُسکے سینے سے سر اٹھایا اور تھوڑا سا اوپر اٹھ کر اُسکے ماتھے پر لب رکھے زاویار ملک نے اُس لمحے اپنے اندر تک سکون اترتا محسوس کیا۔۔۔۔۔۔

خدا کو پتہ نہیں میری کونسی نیکی پسند آئی جو اسنے مجھے آپکو دیا

میں تو اتنی اچھی بھی نہی ۔۔۔نہ کبھی نماز پڑہی اور نہ ہی اُسکے احکامات پر عمل کیا لیکن پھر بھی اسنے مجھ پر بہت رحم کیا۔۔۔۔اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے وہ میری زندگی میں آپکو لائے۔۔۔میرا ہمسفر بنایا،، آپکے آنے سے میری زندگی بدلی میں نے خدا کو جانا میں نے اُسکے احکامات پر عمل کیا

آپ نے مجھے میرے رب کے قریب کیا ورنہ میں تو خدا سے بہت دور تھی اندھیروں کی مسافر تھی آپکی وجہ سے میں روشنی میں آئی

Alhumdulilah to have you in my life....Thank you soo much for every thing.

صرف اتنا کہنا چاہونگی کے آپکے ہونے سے میری زندگی حسین ہے ---آپ ہیں تو میں ہوں ،،،،،آپ سے ابرش مکمل ہے ---- شکریہ میری زندگی کو اتنا حسین بنانے کے لئے میری زندگی میں آنے کے لیے ،،،،،آپ میرے محسن میرے رہنما ہیں ابرش نے کہتے اُسکے گرد اپنے بازوں سے حصار بنایا

زاویار اُسکے لفظوں میں کھو سا گیا اور سرشاری سے اللہ کا شکر ادا کیا "الحمدللہ رب العالمین "

آپکو میں نے نہیں ابر میری زندگی ،،میری جان،،میرا سکون

خدا نے اپنی طرف متوجہ کیا آپ کو کس نے کہا آپ اچھی نہی "میری جان تو بہت اچھی ،،ہیں ،،میری زندگی سے اچھا کوئی نہیں،،میرا بچہ اتنا معصوم ہے

"پتہ نہیں
میں ایک عام سی لڑکی
اُسے کیوں خاص لگتی ہوں

ابرش نے اُسکی طرف دیکھ کر کہا

کیوں کے آپ ہیں ہی بہت خاص،،میرے نزدیک میری جان سے بڑھ کر کوئی نہیں
"۔۔۔۔کہتے زاویار نے اُسکے بالوں پر لب رکھے

مجھے اچھا لگتا ہے
تمہاری آنکھوں میں میرا عکس
تمہارے ہونٹوں پے میرا نام

تمہرے ہاتھ میں میرا ہاتھ

تمہارا پیار ،،تمہاری خوشبو

تمہاری آواز

تمہارا احساس

تمہارا ساتھ

"اور تم

زاویار بولتا اُسکا سر اپنے بازو پر رکھتا لیٹ گیا

فجر کے وقت زاویار کی آنکھ کھلی اٹھتے ہی اسنے جلدی سے ابرش کے ماتھے پر ہاتھ لگا کر چیک کیا کے بخار ختم ہوا کے نہی ----اُسکا نارمل ٹمپریچر دیکھ کر اسنے شکر ادا کیا اور اُسے نماز کے لیے اٹھایا

نماز ادا کر کے وہ اٹھی تو زاویار لاؤنج میں بیٹھا قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا اُس نے مسکراتی آنکھوں سے اُسے دیکھا اور اس کے قریب لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ گئی بازوں کا

گھیرا اُسکے گرد ڈال کر سر اُسکے سینے پر رکھا ۔۔۔زاویار اُسکی اس حرکت پر مسکرایا ۔۔۔۔سوئی نہی آج میری جان؟؟

قرآن پاک بند کرکے اسنے محبت سے پوچھا اور اُسکے ماتھے پر اپنا ہاتھ لگایا کے کہیں پھر سے تو بخار نہی ہو رہا

نہی زاوی مجھے اکیلے نیند نہی آ رہی اور ویسے بھی مجھے آپ کی تلاوت سننی تھی اسلئے میں آپ کے پاس آ گئی ابرش نے اُسکی شرٹ پر اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہا ۔۔۔۔زاوی مجھے سورت یاسین کی تلاوت سنائے ابرش اُسکی طرف دیکھ کر مان سے بولی

زاویار نے اُسکی خواہش کا احترام کرتے ہوئے سورت یاسین کی تلاوت شروع کی۔۔۔۔ اُسکی خوبصورت آواز سے ابرش کے اندر سکون اُترا ۔۔۔۔تلاوت مکمل کرکے اسنے ابرش پر پھونک ماری ابرش چمکتی آنکھوں سے اُسے دیکھ مسکرائی۔۔۔

۔قرآن پاک غلاف میں رکھا اور سورت یاسین کی فضیلت کے بارے میں بولنا شروع کیا

۔۔۔

: رسول اکرم صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا

ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل سورت یاسین ہے اور جو ایک مرتبہ سورت یاسین پڑھے گا اُس کے لیے دس مرتبہ پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا ۔۔۔۔ابرش آنکھیں موندے اُسے سن رہی تھی اُسکی آواز سے اُسے سکون مل رہا تھا

زاویار اُسے بانہوں میں لے کر بیڈ پر لیٹ گیا اور آنکھیں موند لی اُسکا آج پولیس سٹیشن جانے کا کوئی ارادہ نہی تھا ابرش کو وہ اکیلا نہی چھوڑنہ چاہتا تھا

اُسکی آنکھ بیل کی آواز سے کھلی وقت دیکھا تو گیارہ بج رہے تھے اٹھ کر دروازہ کھولا تو اُسکے اندازے کے عین مطابق رضیہ کھڑی تھی ۔۔۔ سلام کا جواب دے کے وہ اپنے روم میں فریش ہونے آگیا ۔۔۔فریش سا وہ کچن میں ناشتا بنانے کے لیے کھڑا تھا صاحب آپ رہنے دیں میں بنا دیتی ہوں ناشتا رضیہ جلدی سے آگے ہوتی بولی

نہی آپ رہنے دیں میں خود بنا لونگا زاویار بولتا فریج سے انڈے نکالنے لگا

صاحب جی باجی کہا ہیں آج ہم نے مل کر کچھ بنانا تھا پتہ نہیں کیا نام تھا عجیب سا سٹک ،،،کہہ رہی تھی شاید باجی اسنے اُلجھتے ہوئے کہا"

زاوی مسکراہٹ ضبط کرتا بولا چکن سٹیک کہا ہوگا انہوں نے آپکو لیکن آج وہ نہی بنائے گی اُنکی طبیعت ٹھیک نہی رات کو بخار تھا

ہائے کیا ہوا زیادہ طبیعت خراب ہے باجی کی میں دیکھ کے آؤں صاحب رضیہ پریشانی سے بولی

نہی اب الحمدللہ ٹھیک ہیں میں ابھی اٹھاتا ہوں انہیں پھر آپ مل لینا دلیہ بنا لوں پہلے سردی کی وجہ سے طبیعت خراب ہوئی تھی ---آپ یہ باول میں ڈال دیں اور ٹرے ریڈی کریں میں اٹھاتا ہوں انہیں وہ کہتا کمرے کی طرف چلا گیا

ابر اٹھ جائیں ناشتا ریڈی ہے اُسکے چہرے سے بال ہٹائے اور پیشانی پر ہاتھ لگایا۔۔۔ابر اٹھ جائیں میرا بچہ

اسنے ہلکی سی آنکھیں کھولیں زاوی میرا دل نہی کر رہا اٹھنے کو کہتے وہ کروٹ بدل گئی

ابر اٹھ جائیں کچھ کھائے پھر میں آپکو دوا دیتا ہو شاباش میں لا رہا ہوں ناشتا جلدی سے فریش ہو کر آئے

ابرش قصلمندی سے اٹھ کر واشروم میں چلی گئی

فریش سی وہ پیلے رنگ کے کرتا شلوار میں ہم رنگ دوپٹہ لیے جو شانو پر جھول رہا تھا سون سون کرتی باہر نکلی

آ جائیں ابر زاوی ٹرے رکھتا ہوا بولا وہ آکر بیٹھی تو رضیہ چائے لے آئی

سلام باجی کیسی طبیعت ہے صاحب جی نے بتایا آپ بیمار پڑ گئی رضیہ نے متفکر سے پوچھا

ابرش اُس کے انداز پر مسکرائی کچھ نہی ہوا رضیہ تم پریشان نہ ہو میں بلکل ٹھیک ہوں بس رات کو آیس کریم کھا لی اسلئے فلو ہو گیا اور اپنے صاحب کی تو بات ہی نہیں کرو یہ جناب تو مجھے رات کو بھی دوا دے چکے ہیں اور اب پھر لے آے ابرش نے خفا سی نظر زاوی پر ڈالی جو دلیہ میں چمچ چلا رہا تھا

میں بلکل ٹھیک ہوں تم کام سے فارغ ہو پھر ہم آج اسٹیک بنائے گے ابرش نے پرجوش انداز میں رضیہ کی طرف دیکھتے کہا

کوئی کچھ نہی بنائے گی آپ آج اور کوئی طبیعت ٹھیک نہیں آپکی سوں سوں کر رہی ہیں فلو ختم نہی ہوا اور اگر آپکو رات کو پین کلر نہ دیتا تو ابھی تک بخار میں تپ رہا ہونا تھا آپ نے ---آپکو اپنا خیال ہی نہی زاوی نے کہتے ہوئے چمچ اُسکی طرف بڑھایا

زاوی مجھے نہی کھانا دلیہ ابرش نے منہ پھولاتِ کہا ابرش بخار میں نرم غذا ہی کھاتے ہیں

تھوڑا سا کھا کر تو دیکھیں ،،زاوی نے اُسے پچکارتے ہوے کہا اگر پسند نہی آیا تو نہ کھانا

ٹیسٹ تو کر کے دیکھیں یار۔۔

ابرش نے سر ہلاتے منہ کھولا ایک چمچ کھا کر پھر سے آگے کی طرف ہوئی اور کھلانے کا اشارہ کیا

باز آ جائیں اپنی شرارتوں سے زاویار نے محبت سے اسکو کھلاتے ہوئے کہا

زاوی سچ میں بہت ٹیسٹی ہے لائیں یہ مجھے دیں آپ بھی بریک فاسٹ کر لیں چائے ٹھنڈی ہو جائیگی آپکی کہتے اسنے ہاتھ آگے کی سمت بڑھائے

نہی میں کھیلا رہا ہوں ۔۔۔۔آپ فنش کرئیں میں بھی کھا لوگا

لیکن زاوی ۔۔۔۔ابر خاموشی سے کھائیں ۔۔۔۔اٹھنا نہیں آج آپ نے بیڈ سے جب تک آپ بلکل ٹھیک نہی ہو جاتی ایک دن میں رنگت زرد ہو گئی ہے ،،وہ متفکر سا اُسے دیکھتا بولا

زاوی میں ٹھیک ہوں آپ مجھے بلکل بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہے ہیں

،،جی ہاں آپ بچی ہی ہیں

جی نہیں ،،میں آپکی بیوی ہوں،،کوئی بچی وچی نہیں۔

اچھا میری پیاری سی بیوی صاحبہ

اُسکے پھولے گالوں کو محبت سے سہلاتے اُسنے کہا،، اب خاموشی سے لیٹ جائیں آپ اور یہ دوائی لیں ورنہ ڈاکٹر پر لے جانا ہے میں نے آپ کو پھر انجکشن لگے گا اور میں کچھ نہی کر سکونگا تب،،

اُسے ڈراتا وہ دوا لینے پر مجبور کرنے لگا ،،جانتا تھا اگر ویسے کہا تو وہ کبھی بھی میڈسن نہیں لے گی

مجھے کیا اگر آپ جانا چاہے تو کہتے زاویار نے شانے اچکائے وہ جانتا تھا کے ابرش کو انجکشن سے بہت ڈر لگتا ہے اسی لیے ایسے بولا ------

ابرش نے خاموشی سے ایک ٹیبلٹ کھائی اور کمفٹر شانو تک لے کر منہ پھلا کر لیٹ گئی

جانتی ہوں میں آپ مجھے جان بوجھ کر خوفزدہ کر رہے ہیں تاکہ میں میڈسن لے لوں تھوڑا سا چہرہ کمفر ٹر سے نکال کر بولتے اوپر تک اوڑھ لیا

زاوی مسکراہٹ چھپاتا خاموشی سے کچن کی اطراف میں گیا

اور پھر انجکشن کے خوف سے ابرش بیڈ سے نہی اُتری سارا دن زاویار اُسکے پاس رہا اُسکے ساتھ مل کر زبردستی ابرش نے پاستا بنایا اُسکی طبیعت اب کافی حد تک ٹھیک تھی

رات کو کھانے سے فارغ ہوتے وہ برتن سمیت کر بیٹھی تھی کے ایک دم کچھ خیال آتے آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا

چلتی ہوئی زاویار کے پاس آئی جو بیڈ کراون کے ساتھ بیٹھا لیپ ٹاپ کھولے کچھ کام کر رہا تھا

اُنگلیاں چٹخاتی زاویار کے پاس آئی

زاوی ابرش اُسکا نام لیتے اُسکی گود سے لیپ ٹاپ اٹھائے بڑے استحاق سے بیٹھی اور اُسکے گرد بانہوں کا حصار بنائے اُسکی بیرڈ والے رخسار پر لب رکھے زاوی آپ کتنے اچھے ہیں ناں

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اُسکی جانب متوجہ ہوا اور اُسکے بال سنوارے ----

ضرور کوئی بات ہے جو آپ مجھے مکھن لگا رہی ہیں ---کیا بات ہے بتائے جلد سے اُسکے چہرے پر گہری نظر جماتے وہ بولا

امم پہلے پرومیس کریں بات مانیں گے ہاتھ آگے بڑھاتے ابرش نے کہا

اچھا ٹھیک ہے اُسکے چھوٹے سے سفید ہاتھ پر ہاتھ رکھتے زاویار نے اُسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

وہ ناں مجھے آئیس کریم کھانی ہے پلیز بس تھوڑی سی کل والی پڑی ہے پلیز "پلیز ،،ضاو بس اتنی سی،، ابرش نے ہاتھوں سے تھوڑی سی کا اشارہ کرتے ہوے کہا

زاویار کو وہ اتنی معصوم لگی اُسکے من موہنے چہرے سے مشکل سے نظریں ہٹائیں اور اجازت دے دی ---ابرش تو خوشی سے اچھل ہی پری زاوی آپ سچ میں بہت اچھے ہیں کہتے اُسکے گال پر لب رکھے

اُف لڑکی میرا ضبط نہ آزمایا کرو ایسی حرکتیں کر کے ورنہ آپ کے لیے مشکل ہو جانی ہے،،زاویار کے معنی خیز انداز سے سٹپٹاتی اُس کی گود سے جلدی سے اٹھی

جائیں اب کی بار وہ گہرئی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا جو لیپ ٹاپ دوبارہ اُسکی گود میں رکھ چکی تھی

اب لے آئیں اور میرے سامنے لاکر کھائے زیادہ نہی کھانی پھر نہ طبیعت خراب ہو جائے ---جلدی کریں نماز کا وقت بھی ہو گیا کہتے وہ اٹھ کر وضو کرنے چلا گیا

وضو کرکے باہر آیہ تو ابرش مزے سے بیٹھی آیس کریم باؤل گود میں رکھے کھا رہی تھی ابرش میں نے کہا تھا تھوڑی زاویار نے سپاٹ سے انداز میں اُسکے سامنے آتے کہا

تو زاوی یہ کونسا بہت زیادہ ہے بس تھوڑی سی ہی ہے اسنے آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے کہا

زاویار کی آنکھیں تو اُسکے صاف جوٹھ سے خیرت کی زیادتی سے پھیل گئی

وہ مسکراتی اُسکی طرف باؤل کرتے کھانے کا اشارہ کرتی اُسکا چہرہ سرخ کر گئی

اسنے باؤل اُسکے ہاتھوں سے اُچک لیا بس بہت کھا لی اس سے زیادہ نہی

زاوی ابھی تو میں نے تھوری سی کھائی ہے مجھے واپس کریں میری آیس کریم ورنہ میں آپ سے بات نہی کرنی ابرش غصے سے منہ پھلاتی بولی

نہی کوئی ضرورت نہیں بس جتنی کھا لی بہت ہے باقی کی کل کہتے وہ سرد لہجے میں کہتا باؤل لیے کچن کی طرف چلا گیا

واپس روم میں آیا تو ابرش رونے کا شغل فرما رہی تھی ابرش آپ کیوں مجھے تنگ کر رہی ہیں آپ چھوٹی بچی تو نہی جو ایسے ضد کر رہی ہیں بولا تو ہے کل کھا لینا کہتے زاوی نے اُسکے سرخ گال پر سے آنسو صاف کیے

ابرش اُسکا ہاتھ جھٹکتی منہ پھیر گئی

مجھ سے بات نہ کریں آپ بلکل بھی اچھے نہی میری بات نہی مانتے ----

دل میرا ابھی کر رہا تھا اور کھاؤں کل یہ کیا بات ہوئی وہ آنکھوں میں آنسو لیے چہرہ پھیر گئی

مجھے میرے بابا پاس جانا ہے ،،وہ مجھے سب چیزیں لا کر دیتے ہیں میری ساری باتیں مانتے ہیں اور آپ کنجوس ہیں میری کوئی بات نہیں مانتے وہ منھ پھولاتی کہتی پھر سے آنسو بہانے لگی

ہر وقت حکم چلاتے رہتے ہیں مجھ پر میں آپکی ساری شکایتیں بابا کو لگاونگی ---- مجھ سے کوئی پیار نہی کرتا صرف میرے بابا کرتے ہیں ،،آپ بلکل بھی اچھے نہیں

زاویار کا تو حیرت کے مارے منہ کھل گیا صرف ایک آئس کریم کے لیے منع کیا تو محترمہ نے اُسے ظالم جلاد ،، کنجوس اور برا بنا دیا ---

وہ ہنستے ہوئے سر نفی میں ہلاتا اُسکے پاس بیٹھے اُسکا چہرہ اپنی طرف کرتا اُس سے مخاطب ہوا

اچھا تو میری زندگی مجھ سے ناراض ہو گئی ہے ایک آئس کریم کی وجہ سے میں کنجوس "اور پتہ نہیں کیا کیا ہو گیا

اور آپ بابا سے میری شکایت بھی لگائے گی زاویار اُسکا چہرہ ہاتھوں میں لئے گویا ہوا

ابرش نے زور شور سے اثبات میں سر ہلایا

اچھا ٹھیک ہے لگا دیجیئے گا آپ تایا جان سے زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا وہ مجھے ڈانٹیں گے ہو سکتا غصے میں گھر سے نکال دیں زاویار نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے مسکراہٹ ضبط کرتے کہا

چلیں کچھ نہی ہوتا میرا کیا ہے پولیس اسٹیشن ہی سو جایا کرونگا لیکن آپ تو خوش ہو جائیگی نہ اسنے چہرے پر مسکینیت طاری کرتے اُسکی جانب دیکھتے ہوے کہا

اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جائے گے کے اپنی پیاری سی معصوم سی بیوی کو کیوں رُلایا پھر میرا کیا ہے اللہ بھی سزا دے گا اور تایا جان بھی لیکن کچھ نہی ہوتا میں تو اچھا ہوں ہی نہیں،،

ابرش روہانسی ہوتی دانتوں میں انگلی دیے نم آنکھوں سے اُسکی جانب دیکھنے لگی جو مسکینیت کا لبادہ اوڑھے سر جھکائے بیٹھا تھا

،،اُسے کہا منظور تھا کہ اُسے کوئی کچھ کہے

ابرش اُسکے نزدیک ہوتی اُسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے چہرے پر پریشانی لیے بولی نہی تو آپ تو بہت اچھے ہیں زاوی ،،،میں بابا سے کچھ نہی کہونگی اور نہ اللہ جی سے اور میں آپ سے ناراض بھی نہیں ہوں آپ تو میری سب باتیں مانتے ہیں

زاویار چہرہ جھکائے دانتوں میں لب دبائے اُسے بولا،، آپ نے تو کہا کے میں کنجوس بھی ہوں

ابرش نے اُسکا چہرہ اپنے چھوٹے نرم و نازک ہاتھوں میں بھرا اور اُسکے گال پر اپنے لب رکھے ،، مانو جیسے وہ اپنی کی تمام باتوں کا اثر زائل کرنا چاہ رہی ہو

وہ تو میں ویسے ہی بول گئی نا،، وہ بے انتہا معصومیت سے بولی ،، ورنہ آپ بلکل بھی کنجوس نہی سب چیزیں لاکر دیتے ہیں مجھے اور میری سب باتیں مانتے ہیں ،،آپ تو بہت اچھے ہیں ابرش نے اپنی تھوڑی دیر پہلے بولی ہوئی بات کا اثر زائل کرنا چاہا

اللہ تعالی کچھ نہی کہیں گے آپ کو ابرش نے اُسکا ہاتھ تھپتھپاتے ہوے حوصلہ دیا

لیکن مجھے آپ کے ایسا بولنے سے تکلیف ہوئی ،،زاوی جان بوجھ کر اُسے تنگ کرنے کے ،، ارادے سے بولا

،،تو میں پیار بھی تو کر رہی ہوں ناں ،، وہ اُسکی آنکھوں کو چومتی بولی

میں ابھی بھی ناراض ہوں،،وہ اُسے مزید تنگ کرتا بولا

وہ اُنگلیاں مروڑتی آگے کو جھکتی باری باری اُسکے دونو گالوں پر لب رکھ گئی ،،اُسکی ناک پر ،، لب رکھتی وہ دور ہوتی کچھ توقف کے بعد بولی

اب ٹھیک ہے،، آنکھوں میں موٹے موٹی آنسو لیے وہ اُسے دیکھ رہی تھی

میری جان رونا نہیں ،،میں ٹھیک ہوں یار ویسے ہی تنگ کر رہا تھا آپکو -- وہ انگلیوں کی پوروں سے اُسکے آنسو صاف کرتا بولا

،،آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں ناں اب

نہیں میری جان میں اپنی اتنی پیاری سی وایفی سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں ،میں اپنی زندگی سے کبھی ناراض نہی ہو سکتا ہوں کہتا اُسے خود میں بینچ گیا۔

"ابرش اُسکے سینے پر اپنے ہاتھ مارنے لگی،،اُسکی شرارت سمجھتی
زاویار سے اپنا قہقہ کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا اُس نے جلدی سے واشروم کی جانب دوڑ
لگائی اس سے پہلے کے اُسکا راز فاش ہو اور وہ اُسکے اعتاب کا نشانہ بنے
باہر نکل کر اُس نے جائے نماز پھیلایا ابرش دوپٹے کو حجاب سٹائل میں لیتی پاس آ گئی
---زاوی چھوٹی پڑھ لوں یہ نماز بہت لمبی ہے ابرش نے اُسکے پاس کھڑی ہوتے کہا

اگر طبیعت خراب ہے تو چھوٹی پڑھ لیں نماز سے فارغ ہو کر وہ تسبیح کر رہی تھی اور
ساتھ ساتھ زاویار کو بھی دیکھ رہی تھی جو مکمل خشوع خضو سے نماز ادا کر رہا تھا
زاویار نے سلام پھیرتے اُسکی طرف دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی ---
وتر کیوں پڑھتے ہیں اسکا کیا مطلب ہے زاوی ابرش اُسکے قریب ہوتے اُسکے کندھے سے
سر ٹیکاتی پوچھنے لگی

وِتر کسے کہتے ہیں ----؟

وِتر میں ہم ہر روز اللہ سے ایک وعدہ کرتے ہیں ۔

اور وہ وعدہ بھی عبادت کی سب سے آخری ایک رکعت میں ہوتا ہے .دُعائے قنُوت

ایک عہد ہے اللہ سبحانہ و تعالی کے ساتھ ایک مُعاہدہ ہے،ایک وعدہ ہے ۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَستَعِینُکَ ---- اے اللہ ہم صرف تُجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ۔

وَنَستَغْفِرُکَ ----- اور تیری مغفرت طلب کرتے ہیں ۔

وَنُؤْمِنُ بِکَ ---- اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں ۔

وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ ------ اور تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں ۔

وَنُثْنِیْ علیْکَ الْخَیْر ---- اور تیری اچھی تعریف کرتے ہیں ۔

وَنَشْکُرُکَ ---- اور ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں ۔

ولا نَکْفُرُکَ ---- اور ہم تیرا انکار نہیں کرتے ۔

وَ نَخْلَعُ --- اور ہم الگ کرتے ہیں ۔

وَنَتْرُکَ مَنْ یَّفْجُرُکَ ---- اور ہم چھوڑ دیتے ہیں اس کو جو تیری نا فرمانی کرے ۔

اللّٰھُمَّ ایّاکَ نَعْبُدُ --- اے اللہ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں ۔

وَلَکَ نُصَلّیْ --- اور تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں ۔

وَنَسْجُدُ ---- اور ہم تُجھے سجدہ کرتے ہیں ۔

وَاِلَیْکَ نَسْعٰی --- اور ہم تیری طرف دوڑ کر آتے ہیں ۔

وَنَحْفِدُ ----- اور ہم تیری خدمت میں حاضر ہوتے ہیں ۔

وَ نَرْجُوا رَحْمَتَکَ -- اور ہم تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں ۔

وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ ---- اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں ۔

انّ عَذَابَک بِالْکُفّارِ مُلْحِقْ----- بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہُنچنے والا ہے ۔

وہ بہت آہستہ آواز میں آیات پڑھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ ترجمہ سنا رہا تھا سمجھ آئ میرا بچہ

زاویار نے اُسکے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے کہا

ابرش نے سر ہاں میں ہلایہ

کبھی کبھی کچھ باتیں بڑی دیر سے پتہ چلتی ہیں، یا شاید پتہ تو ہوتی ہیں لیکن اُن کی اصل سے اُن کے راز سے واقف ہونے کا ایک خاص لمحہ ہوتا ہے ۔اور یہ وقت تھا ابرش کا خدا سے نزدیکی کا اُسے جاننے کا اُسے پڑھنے کا اور اس سب میں سب سے اہم کردار زاویار ملک ادا کر رہا تھا جو اُسے سیکھا رہا تھا بتا رہا تھا محبت سے پیار سے عزت سے ----

دن گزرنے کے ساتھ ساتھ ابرش زاویار کے زیادہ قریب ہوتی جا رہی تھی ---،،وہ مکمل طور پر اُسکے رنگ میں رنگتی جا رہی تھی،،پینٹ شرٹ پہننا،،اُسنے بلکل چھوڑ دیا تھا زاویار نے اُسے کسی چیز سے روکا نہیں تھا لیکن وہ خود ہی اُسکی پسند میں ڈھلنا،،، چاہتی تھی

زاویار کے ساتھ گزارے کچھ دنوں میں اُس میں بہت تبدیلی آئی تھی۔۔اُسکا مزاج اُسکا انداز ،اُسکا رویہ کافی حد تک بدل گیا تھا

زیادہ تر اب وہ کھانا خود بناتی تھی ---رضیہ کے ساتھ اُسکی اچھی دوستی ہو گئی تھی
---رضیہ سے اسنے بہت سے کام سیکھے تھوڑی بہت روٹی بنانی بھی آ گئی تھی زاویار
نے بہت منع کیا کے وہ یہ سب کام نہ کرے
،، لیکن وہ نہیں مانی

اُسے زاویار اچھا لگتا تھا وہ نہیں جانتی تھی یہ محبت ہے یاں صرف پسند،، لیکن وہ یہ
جانتی تھی کے وہ اُسکی عزت کرتی ہے وہ اُسکا شوہر ہے اُسکا محسن ہے اور اس چیز کے
لیے خدا کی شکر گزار تھی کے اسنے اُسے اتنا اچھا محبت کرنے والا انسان دیا ۔

اسنے ہمیشہ زاویار کی آنکھوں میں اپنے لیے عزت اور محبت دیکھی تھی----
وہ اُسکی پسند کے مطابق لباس پہنتی جو اُسے پسند ہوتا اور جب وہ اُسکی تعریف کرتا تو ابرش
" خوشی سے نہال ہو جاتی اُسے پسند تھا اپنی تعریف اُسکے منہ سے سننا

اُسکے ساتھ نماز پڑھنا،،اُس کے سینے پر سر رکھ کر اُسے سننا،،قرآن پاک کی آیات کے مطلق اور اچھی باتیں پوچھنا ،،اُسکا اتنی محبت سے جواب دینا ،،سب اُسے بہت پسند تھا ابرش کو اُسکی عادت ہوتی جا رہی تھی جب وہ پاس نہ ہوتا تو اُسے پولیس اسٹیشن کال کر لیتی اُس سے باتیں کرتی رہتی

اور جب کبھی وہ لیٹ ہو جاتا تو کال کر کے فوراً گھر پہنچنے کا حکم سناتی،،اور وہ دل و جان سے نثار ہوتا اُسکی ایک پکار پر دورا چلا آتا

ابھی بھی وہ اُسے کال کر رہی تھی جو فوراً اٹھائ گئ ---

زاوی کب تک آنا ہے آپ نے وہ اکیلی بور ہوتی تنگ آتی اُس سے گویا ہوئی ------

بس تھوڑی دیر میں نکلنے والا ہوں کچھ چاہیے آپکو زاویار نے گاڑی کی چابیاں اٹھاتے پوچھا

،،،،،، جی

،، آتی دفعہ آپ بے بی لے کر آئیے گا

زاویار کو تو اُسکی بات پر جھٹکا ہی لگا ،،اُسے لگا شاید اسنے غلط سنا ہے ---کیا کہا آپ نے ابر؟؟

زاوی کیا ہو گیا ہے میں کہہ رہی ہو بے بی لے کر آنا -----

ابر کسکا بے بی میں کہا سے لاؤں ؟؟؟زاویار نے خیرت کے مارے اُس سے استفسار کیا ----

"کیا پتہ بلی یاں کتے کے بچے کو وہ بے بی کہہ رہی ہو ،،وہ یہی سمجھا

" اوہ ہو زاوی انسان کا بے بی لانا ہے اور کسکا

کیا ہو گیا ہے آپکو ابرش نے تنگ آکر کہا

ابر انسان کا بے بی ----آر یو سیریس؟؟؟

کہا سے لاؤں میں؟؟ ...ایک منٹ _ایک _منٹ "آپکو یہ کس نے کہا اُس نے ابروں اٹھاتے پوچھا ؟؟؟کیوں کے وہ اتنا تو جانتا تھا کہ وہ خود سے کبھی ایسا نہ بولتی اور نہ ایسا کوئی خیال اُسے آتا

میں گھر آتا ہوں پھر بات کرتے ہیں اوک میرا بچہ کہتے اسنے فون کاٹ دیا

اُف اب کیا کروں کہاں پھنس گیا یار زاویار۔۔۔۔یہ ضرور رضیہ کا ہی کام ہے اسی نے کچھ الٹا سیدھا کہہ دیا ہوگا۔۔ افف رضیہ تمہیں تو اللہ پوچھے کس مشکل میں پھسا دیا مجھے،

،،،، اب کہاں سے لاکر دوں میں "بے بی

کیسے سمجھاؤ گا اُسے ۔۔۔افف زاویار تو سہی پھسا ہے۔۔وہ تو مختلف سوالات کرے گی

یا اللہ مجھے صبر دے،،زاوی نے آسمان کی جانب سر اٹھاتے متفکر لہجے میں کہا

،، خیر گھر تو جانا تھا اب

گھر میں داخل ہوتے ہی اُسے ابرش صوفے پر بیٹھی نظر آئی جو فون میں کچھ دیکھنے میں مصروف تھی

زاویار سلام کرتا اُسکے قریب بیٹھ گیا ۔۔۔۔زاوی آپ آ گئے بے بی نہی لائے آپ ابرش نے حفگی سے اُسکی طرف دیکھا ۔۔۔۔

ابر میری طرف دیکھیں میری جان اور مجھے بتائیں یوں بیٹھے بیٹھاے آپ کو بے بی کا شوق کیسے آگیا زاویار نے محبت سے اُسکے بالوں کی لٹیں پیچھے کرتے ہوے پوچھا ۔۔۔

وہ آج صبح رضیہ آئی تھی نہ تو اسنے کہا مجھے کے میں

اکیلی کیسے رہتی ہوں

آپ بھی گھر نہیں ہوتے تو ،، میں نے بتایا اُسے آپ جلدی آ جاتے ورنہ میں آپ سے بات کرتی رہتی

اس نے کہا پھر بھی بے بی سے گھر میں رونق بھی ہوتی ہے اور وہ بہت پیارے ہوتے ہیں

ابرش نے رضیہ کی رٹی رٹائی بات بولی جیسے اسنے اُسے بتایا تھا کہ جب وہ پوچھے تو یہ جواب دینا

اس نے کہا بے بی لے آئیں،، اُسکے ساتھ میرا وقت بھی گزر جائیگا اور مزا بھی بہت آئے گا ---

اور بے بی تو بہت پیارے ہوتے ہیں ناں،، زاوی اسنے

" معصومیت سے زاویار کی جانب دیکھتے پوچھا

میں نے گوگل پر بے بی پکس بھی دیکھی اتنے پیارے اور کیوٹ ہوتے ہیں زاوی پلیز مجھے بھی لا دیں ناں ابرش نے اُسکا ہاتھ پکڑتے لاڈ سے کہا ،،میں اُسکے ساتھ کھیلا کرونگی ،،اُسکی ڈھیر ساری شاپنگ کرونگی ،،بہت مزا آئیگا،،وہ پرجوش سی اُسے اپنے پلان کے بارے میں بتا رہی تھی

وہ جانتا تھا کے اُسے اندازہ نہیں وہ کیا مانگ رہی ہے لیکن زاویار اُسے ابھی کچھ بھی ایسا نہیں بتانا چاہتا تھا جس سے وہ پریشان ہو یاں اُسکا مائنڈ ایکسیپٹ نہ کر پائے اور ایسا کہنا ٹھیک بھی تھا وہ ابھی اس رشتے کی نوعیت نہیں سمجھتی تھی

زاویار اُسے اپنی محبت سے اپنے قریب کرنا چاہتا تھا اسے سمجھنا چاہتا تھا ،،وہ خود پر ضبط کے پہرے بٹھائے اُسکے قریب جاتا تھا،،وہ خواب میں بھی اُسے ذرا سی تکلیف دینے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا تھا

ابر دیکھیں میری طرف میری معصوم سی وایفی،،کوئی بھی اپنا بے بی کسی کو نہیں دیتا اور آپ تو مانگ بھی انسان کا بچہ رہی ہیں ---

ایک ماں اپنے بچے کو کبھی خود سے دور نہی کرتی تو آپکو کوئی بے بی کیسے دے گا اپنا ---بے بی صرف اپنا ہوتا ہے کوئی نہیں دیتا ۔

، تو پھر اپنا کہا سے آتا ہے؟؟ زاوی "،،ہم اپنا لے آتے ہیں ناں

اسنے ایک اور سوال کیا ---

آ جائیگا انشا اللہ جب اللہ نے چاہا اور ویسے بھی ابھی آپ چھوٹی ہیں ان سب باتوں کے لیے اسلئے ابھی صرف اسٹڈی کو فوکس کریں اور مجھ پر "،،آخری بات زاویار ہلکے سے بربرایا اور باقی جو آپ نے پوچھنا وہ آپ بی اما سے پوچھنا وہ آپکو بتائے گی

کیوں بی اما سے کیوں پوچھوں آپ بتا دیں ---آپ کی سب باتیں مجھے اچھے سے سمجھ آتی ہیں

اس لیے کے کچھ باتیں آپکو بی اما زیادہ اچھے سے سمجھا سکتی ہیں ناں تو اس لیے اب ،،چھوڑیں اس بات کو

، گھر جاتے ہیں میں آپکو پیاری سی کیٹی لا کر دونگا ،،آپ اُس کو پیار کرنا

کیا سچی "زاوی ---ہائے کتنا مزا ائے گا مجھے کیٹس بہت پسند ہیں ،،اتنی پیاری ہوتی

،،زوی وائٹ والی لے کر آنی ہے آپ نے،،

،، ابرش پرجوش سی اچھلتی اُسکے قریب آتی بولی

جی ٹھیک ہے ،،اب چلیں اٹھئیں کچھ کھانے کو دیں بہت بوکھ لگی ہے آج بہت کام تھا ----

،،زاویار نے بات بدلنی چاہی

،، اُسنے شکر کیا کے وہ کامیاب ٹھہرا

ابرش اب کیٹ کی تصاویر سرچ کرنے لگی اور دیکھنے لگی

اٹھ بھی جائیں ابر بعد میں دیکھ لینا ،،اُسکا ہاتھ تھامتے وہ بولا

تو پھر رضیہ نے ایسا کیوں کہا اسنے سوالیہ نظروں سے زاویار کو دیکھا ----

اس نے آپکو بلی کے بچے کا ہی کہا ہوگا اور آپ انسان کا بچہ سمجھ گئی زاویار نے کچن میں جاتے ہوئے کہا

اچھا پھر میں کل رضیہ سے پوچھوں گی ----

نہیں رہنے دیں کوئی ضرورت نہیں پوچھنے کی ویسے بھی کل صبح ہم گھر کے لیے نکل رہے ہیں۔ ---

اسی لیے آج لیٹ ہو گیا میں،، سب کام مکمل کرنے تھے ---

کیا زاوی سچ میں کل ہم اپنے گھر واپس جا رہے ہیں مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے میں سب کو بہت مس کر رہی تھی

جی اور کل تایا جان کی بھی فلائٹ صبح لینڈ کرے گی اسلئے ہم جلدی نکلیں گے زاویار نے اُسے خوش ہوتے دیکھ بتایا

ابرش نے خوشی سے اُسکے پیچھے آکر حصار بنایا---

میں بہت خوش ہوں زاوی آپ بہت اچھے ہیں،، اُس نے کہتے اپنا سر اسکے شانے پر ،، رکھا

زاوی مڑتا اُسکے ماتھے پر لب رکھتا اسے مسکراتا دیکھ اپنے اندر سکون اترتا محسوس کر رہا تھا

،،اور میں رات کے پچھلے پہر کعبہ میں ہونے والی بارش آپ کے ساتھ دیکھنا چاہتی ہوں " وہ نم لہجے میں بولی

انشا اللہ بہت جلد---بس خدا توفیق دے،،زاویار خوشی سے نہال ہوتا بولا

میں آپکی یہ خواہش پوری کرونگا میری زندگی "میری جان،،کہتے اُسکے بالوں پر لب رکھے۔۔۔ابرش پر سکون ہوتی اُسکے ساتھ لگتی آنکھیں موند گئی

کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے ِ
لفظ بھی لمس رکھتے ہیں

کوئی بات پڑھ کر مسکرا دینا۔۔
کسی بات پے دل کا دھڑکنا

اسی بات کی دلیل ہے
"""""ہے نا ں ۔۔۔۔۔
لفظ بھی لمس رکھتے ہیں

صبح وہ لوگ جلد ہی نکل آئے تاکہ صفدر ملک کا استقبال کر سکیں
ابرش کو گھر جانے کی خوشی بھی بہت تھی لیکن ایک طرف وہ اُداس بھی ہو رہی تھی کیوں کے اس گھر سے اُسکی بہت اچھی یادیں جڑی تھی رضیہ اُس سے ملتے ہوئے رو پڑیں اُس سے جلد آنے کا وعدہ کرتے الوداعی کلمات کہتے وہ لوگ گھر کے لیے نکلے

گھر پہنچ کر جیسے ہی اسنے اندر کی جانب قدم بڑھائے سامنے صفدر ملک کھڑے نظر آئے ابرش کو لگا کے شاید اُس کا وہم ہے کیوں کہ انہوں نے تو اُنکے آنے کے بعد پہنچنا تھا میرا بچہ بابا سے ملنا نہیں انہوں نے آگے بڑھتے اُسے اپنے
،، خصار میں لے کر اُسکے ماتھے پر لب رکھے

وہ بے یقینی کی کیفیت میں کبھی انہیں اور کبھی پاس کھڑے زاویار کو دیکھ رہی تھی اس بات کا یقین ہوتے ہی کے اُسکے بابا اُسکے پاس ہیں اُسکی آنکھیں تیزی سے نم ہوئی اُنکے چہرے پر اپنے نازک ہاتھ پھیرتے وہ بے یقینی سے بولی

بابا میرے بابا کہتے وہ روتی ہوئی اُنکے سینے سے لگی

میرا بیٹا بابا تو پاس ہی ہیں ہمیشہ اپنی بیٹی کے اُسکے آنسو صاف کرتے اُسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ گویا ہوے اور زاویار کو پاس آنے کا اشارہ کیا

زاویار مسکراتا ہوا انکے بازو میں آ سمایا صفدر ملک نے دونوں کے ماتھے پر باری باری لب رکھے

بابا آپ تو لیٹ آنے والے تھے ناں ،،ابرش نے سوالیہ نگاہوں سے اُن سے پوچھا ----

نہی میرا بیٹا میں وقت پر آیا ہوں زاویار آپکو سرپرائز دینا چاہتا تھا اسلئے بتایا نہی وہ مسکراتے ہوے بولے

ابرش نے ایک خفا نظر زاویار پر ڈالی اس سے پہلے کی وہ کچھ کہتی اپنے عقب سے آنے والی آواز پر اٹھ کھڑی ہوئی بی اماں انکا نام پکارتی اُنکے گلے لگی

میں نے آپ کو بہت مس کیا بی اما وہ اُنکی طرف دیکھتی محبت سے بولی ۔

میں نے بھی آپ کو بہت یاد کیا ابرش بیبی "بی اما نے مسکراتے چہرے سے اُسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے کہا آپ تو پہلے سے بھی زیادہ حسین ہو گئی ہیں ما شا اللہ اور کافی بدل بھی گئی ہیں

"ابرش اُنکی بات پر کھلکھلا دی

بدل تو وہ بہت گئی تھی ایک پل کو تو صفدر ملک بھی اُسے دیکھ خیران ہوئے تھے پنک قمیض شلوار پر ہم رنگ دوبٹہ شانوں پر شال لیے خود کو مکمل چھپائے ہلکا پنک لپ گلوس ہونٹوں پر لگائے سر کو مکمل حجاب میں کور کیے وہ بلاشبہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

میں کھانے کا انتظام کرتی ہوں کہتے بی اما اٹھ گئی

ابرش اب صفدر ملک کے پاس بیٹھی اُنکی سمت دیکھ رہی تھی جو زاویار سے باتوں میں مشغول تھے

!! میری بیٹی نے تنگ تو نہیں کیا آپکو زاویار
صفدر ملک اُس سے استفسار کر رہے تھے

زاویار نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا
ابرش ناراض نگاہوں سے باپ کو دیکھ رہی تھی
بابا میں کوئی چھوٹی بچی ہوں جو تنگ کرونگی باتوں کا سلسلہ ایسے ہی طویل ہوتا گیا

کھانے کی ٹیبل پر وہ لوگ خوش گپیوں میں مشغول تھے ابرش صفدر ملک سے کال کم کرنے کے شکوے کر رہی تھی اور وہ اُسے منانے میں مصروف تھے زاویار پاس بیٹھے اپنے تایا کو دیکھ رہا تھا جو بیٹی کو راضی کرنے کی تگودو میں تھے اور دل ہی دل میں نظر اُتاری --

تایا جان اب آپ ریسٹ کریں ابرش آپ بھی فریش ہو جائے نماز کا وقت بھی ہو گیا ہے
اُن باپ بیٹی کو باتوں میں مصروف دیکھ زاویار اُنکی جانب دیکھ گویا ہوا

جی بابا اٹھیں آپ بھی جب سے آئیں ہیں ادر ہی بیٹھیں ہیں کچھ دیر ریسٹ کر لیں میں نماز پڑھ کے آتی ہوں پھر میں دیکھوں گی آپ میرے لیے کیا کیا لائے ہیں ابرش آنکھوں میں چمک لیے بولی اور سیڑھیاں عبور کر گئی
جبکہ صفدر ملک تو اپنی بیٹی میں اتنا بدلاو دیکھ کر خوشی سے نہال ہو گئے

اور تشکرانا نگاہوں سے زاویار کو دیکھا شکریہ میرا بچہ مجھے پتہ تھا تم میری بیٹی کو سنبھال لو گے
آپ مجھے شرمندا نہ کریں تایا جان جتنی وہ آپکو عزیز ہے اتنی ہی مجھے بھی ہیں زاویار نے کہتے انکا ہاتھ تھپتھپایا صفدر ملک نے اُسے محبت سے سینے سے لگایا

آپ تھک گئے ہونگے کچھ دیر ریسٹ کر لیں کہتا وہ اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب چل دیا

کمرے میں قدم رکھا تو وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنے بال خشک کر رہی تھی کیسا لگا " سرپرایز

زاویار نے پیچھے سے اُسے اپنے حصار میں لیتے پوچھا

بہت اچھا "_ابرش نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن میں آپ سے ناراض ہوں اسنے اُس سے دور ہوتے کہا

یار ایک تو میں نے آپکو سرپرایز دیا اور آپ مجھ سے ہی ناراض ہو رہی ہیں

زاویار نے بیچارا سا منہ بناتے کہا

جی ہاں کیوں کے آپ نے مجھے بتایا نہیں تھا کے بابا ہم سے پہلے ہی آ چکے ہیں

میں نے سوچا تھا ہم انہیں سرپرایز کریں گے ابرش نے اپنے بال سمیٹ کر دوپٹہ حجاب کے سٹائل میں لیتے کہا

ہمم اس بارے میں تو میں نے سوچا نہیں کیوں کے تایا جان نے مجھے کہا تھا کے وہ آپ "کو سرپرائز دینا چاہتے ہیں پھر میں کیا کرتا معصوم

آپ اور معصوم ہا_ہا ....یہ بات کچھ حزم نہی ہوئی ۔اچھا اب جان بوجھ کر معصوم نہ بنیں فریش ہو جائیں نماز کا وقت نکل جانا ہے

ابرش اُسے کہتے نماز کے لیے کھڑی ہوئی

نماز سے فارغ ہو کر زاویار پولیس اسٹیشن کا چکر لگانے چلا گیا اور ابرش اپنا سامان سمیٹنے لگی

شام کو اسنے اپنی بتائی ہوئی ساری چیزیں دیکھی جن کی لسٹ اسنے صفدر ملک کو سینڈ کی تھی ---

تھینک یو بابا خوشی سے کہتی ابرش نے اپنا سامان اٹھایا میں اپنی فرینڈز کو دیکھا کر آتی ہوں کہتے اسنے اپنے روم کی جانب قدم بڑھائے

رات کو کھانے سے فارغ ہوتے صفدر صاحب سے ملنے اُنکے آفس کے کچھ لوگ آئے تھے اس وجہ سے ابرش اپنے روم سے باہر نہی نکلی ---- کچھ دیر تو وہ اپنے نوٹس تیار کرتی رہی تھک کر کتابیں ایک جانب رکھتی زاویار کا انتظار کرنے لگی جو صفدر ملک کے ساتھ ہی بیٹھا تھا ----- تھکن کی وجہ سے جلد ہی اُسکی آنکھ لگ گئی

زاویار کمرے میں آیا تو اُسے اپنے اِرد گرد کتابیں پھیلاے سوتے ہوئے دیکھا وہ جانتا تھا کے وہ اُسکا انتظار کر رہی ہوگی لیکن مہمانوں سے باتوں میں وقت کا اندازہ نہی لگا سکا سوئی ہوئی ابرش کے پاس سے ساری چیزیں اٹھا کر ایک طرف رکھی اُس پر اچھے سے کمفرٹر دیا اور اُسکی پیشانی چوم کر نایٹ بلب آن کر کے صفدر ملک کے کمرے کا رخ کیا۔

ابرش کی آنکھ پیاس کی شدت سے کھلی سائڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر چیک کیا لیکن پانی موجود نہیں تھا ----

اٹھ کر چپل پاؤں میں ارستی اسنے نیچے کی جانب قدم بڑھائے

جگ میں پانی لے کر واپس جاتے ہوئے اسنے زاویار اور صفدر ملک کی باتوں کی آواز سنی

صفدر ملک کے روم کے قریب آکر اسنے جیسے ہی اندر جانے کے لیے قدم بڑھائے اپنا نام سن کر وہی رک گئی

زاویار بیٹا بہت شکریہ تم نے میری بیٹی کا خیال رکھا اُس کو راہ راست پر لاے

اُس میں اتنی بڑی تبدیلی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا لیکن تم نے کر دکھایا بہت شکریہ میرے بچے میں تو بہت پریشان تھا کے وہ بہت تنگ کرے گی تمہیں اور گھر جانے کی ضد کرے گی اسی وجہ سے تو میں اُس سے زیادہ بات نہی تھا کرتا کے اگر اسنے مجھ سے گھر جانے کی بات کی تو کیسے انکار کرونگا

یاں اگر اُسے ذرا سی بھنک بھی لگ گئی کے یہ تمہارا پلان ہے تو الٹا ہی کچھ کر بیٹھے گی صفدر ملک اُسے دیکھتے سنجیدگی سے گویا ہوے

تایا جان میں آپ کو پہلے بھی بولا تھا کے ابرش کو بس کوئی ایسا شخص چاہیے تھا جو اُسے سہی غلط میں فرق بتا سکے جو انہیں سیدھی راہ دیکھا سکیں وہ صرف نادان ہیں ،،چھوٹی ،،ہیں

ابھی اور انکو ان سب سے دور لے کے جانے کا مقصد صرف میرا یہ تھا کے وہ کچھ عرصہ سب سے لاتعلق رہیں کیوں کے یہاں رہ کر تو میں کبھی بھی اُنکے قریب نہی ہو سکتا تھا

اور نہ وہ کبھی میری سنتی اور نہ میں اُنھیں کچھ سمجھا سکتا تھا کیوں کہ یہاں سب کی موجودگی میں وہ کبھی میرے قریب نہی آ سکتی تھی

زاویار کی بات ابھی مکلمل نہی ہوئی تھی کے ابرش دروازہ کھولے اندر داخل ہوئی زاویار اور صفدر ملک اُسے سامنے دیکھ خیران و پریشان ہوئے

ابرش آنکھوں میں بے یقینی لیے اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی

زاویار نے تیزی سے اُسکے قریب قدم بڑھائے

وہی رک جائیں زاویار ملک ابرش کی آواز پر اُس کے قدم تھمے ابرش نے نم آنکھوں سے باپ کی جانب دیکھا اور تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی ۔

زاویار اب کیا ہوگا صفدر ملک نے اُسکی جانب دیکھتے پریشانی سے استفسار کیا

کچھ نہیں ہوگا تایا جان میں بات کرتا ہوں اُس سے سمجھ جائے گی وہ،، آپ پریشان نا ہوں زاویار نے انکا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا

نہی میں جانتا ہوں اُسے وہ بہت ضدی ہے اگر وہ اپنی ضد پر آ جائے تو وہ کسی کی نہی سنتی تم جاؤ اُس کے پاس جلدی میں کچھ غلط نہ کر بیٹھے

زاویار تیزی سے سیڑھیاں عبور کرتا اوپر کی جانب گیا دروازہ کھول کر کمرے میں قدم رکھا اُس کے قریب جاتے اُسکا ہاتھ تھامنا چاہا جسے اسنے فوراً جھٹک دیا

ابرش میری بات سنیں پلیز--

چلیں جائیں یہاں سے کیا کرنے آئے ہیں اب آپ میرا تماشا بنا کر ابھی بھی سکون نہی آیا آپ کو جائیں یہاں سے مجھے شکل بھی نہیں دیکھنی آپ کی _،، ہچکیوں کے درمیان روتی ہوئی وہ کہتی اپنا رخ موڑ گئی

ابرش ایک بار میری بات تو سن لیں پلیز زاویار نے اُسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے التجا کی۔
اُسکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر اسنے فاصلہ قائم کیا
زاویار اُسکی اس حرکت سے ترپ گیا،، ابرش پلیز ایک دفعہ میری بات سن لیں زاوی نے اُسکا ہاتھ تھامنا چاہا جسے اسنے جھٹک دیا
جائیں یہاں سے مجھے کچھ نہیں سننا اور سمجھنا آپکا ڈراما ختم ہو گیا

پلان کامیاب ہو گیا آپکا اور بابا کا پھر اب کیا لینے آئے ہیں جو آپ چاہتے تھے وہ تو ہو چکا ہے ----

مجھے بگڑی ہوئی کو آپ نے سدھارا---سیدھی راہ دکھائی بہت شکریہ آپکا اب آپکا کام مکمل ہو گیا اسلئے مجھ سے دور رہیں اور یہ اچھا بننے کا ڈراما ختم کریں

زاویار کو اُسکی آنکھوں میں اپنے لیے اجنبیت دیکھ دل کو کچھ ہوا حقیقت جاننے کے بعد وہ اُس سے بدظن ہو رہی تھی اور وہ یہ بلکل بھی نہی چاہتا تھا کے ابرش اُس سے دور جائے

آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں ابرش مانتا ہوں کے آپکو گھر سے دور لے کر گیا ہوں لیکن یہ ،،میرا پلان نہیں تھا کچھ اور وجہ تھی جو آپ نہیں جانتی،،ایک بار میری بات سن لیں سب کچھ سچ تھا محبت کرتا ہوں آپ سے بہت ----

میری محبت سچ ہے بتا چکا ہوں آپکو عشق کرتا ہوں آپ سے ابھی سے نہیں بچپن سے آپ کو ۔۔۔۔میری آنکھوں میں دیکھیں کبھی آپکو لگا کے میں ڈراما کر رہا ہوں جوٹھ بول رہا ،، ہوں آپ سے

اور آپ خود بتائے اگر آپ ادر رہتی تو کبھی آپ میری بات سنتی کبھی میرے قریب آتی زاویار نے اُسکے شانوں سے تھام کر زاوی نے اُسکو اپنے قریب کیا

نہیں نہ کوئی جواب نہیں ہے آپ کے پاس،، کیوں کے یہی حقیقت ہے آپ نے کبھی تایا جاں کی بات نہیں سنی تھی اگر وہ آپ کو میرے ساتھ جانے کا کہتے

کتنی بار انہوں نے آپکو آپکی دوستوں سے دور رہنے کا کہا لیکن آپ نے اُنکی ایک نہ سنی اب آپکو خود اُنکی حقیقت پتہ چلی کے کیسی ہیں وہ اور کس وجہ سے تایا آپکو اُن سے دور رہنے کا کہتے

انکا مقصد صرف آپکو یہ سمجھانا تھا کہ ہر انسان اچھا یاں برا ہوتا ہے آپ کو سدھارنے کے لیے نہی بلکے آپکو سمجھآنے کے لیے اور آپکی سیفٹی کے لیے انہوں نے آپکو میرے ساتھ بیجھا،،

میں کون ہوتا ہوں کچھ بھی کرنے والا

یہ تو صرف اللہ کی ذات ہے جو انسان کو سیدھی راہ دکھاتی ہے ---آپ تایا جان سے بدظن مت ہوں وہ صرف آپکی بھلائی چاہتے ہیں یہ چاہتے ہیں کے آپکو اچھے اور برے کا فرق معلوم ہو اسکے علاوہ کچھ نہی وہ اور میں ہم دونوں آپ سے بہت محبت کرتے ہیں

زاویار کی بات مکمل ہوتے ہی اُس نے اُسکے ہاتھ اپنے شانو سے ہٹائے

بہت اچھا بول لیتے ہیں آپ لیکن اب میں آپ کی ان جوٹھی باتوں میں نہیں آنے والی اسلئے آپ اپنا اور میرا وقت برباد نہ کریں

جائے یہاں سے کہتے ہی ابرش اٹھ کر واشروم میں بند ہو گئی اور بے آواز آنسو بہانے لگی

ابرش پلیز ایسا مت کریں میں معافی مانگتا ہوں آپ سے لیکن خود کو رو کر تکلیف مت پہنچائے زاویار نے نرمی سے اُسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اُسے سننا ہی نہی چاہتی تھی ۔

زاویار کے بلکل بھی وہم و گمان میں نہی تھا کے اُسے کچھ پتہ چلے گا وہ تو بس یہ بات اپنے اور صفدر ملک تک رکھنا چاہتا تھا وہ خوش تھا کے ابرش اُسکے ساتھ اتنی اٹیچ ہو گئی ہے زاویار جانتا تھا کے ابرش اُس کو سمجھتی ہے اُس کی بات مانتی ہے وہ آہستہ آہستہ اسکو اپنے درمیان رشتے کی نوعیت سے آگاہ کرے گا

اُسکا اتنا سخت ریئیکشن دیکھ کر زاویار خود بھی بہت پریشان ہو گیا تھا وہ اُسکی کوئی بات سننے کو ماننے کو تیار ہی نہی تھی اس وقت اُسے سب جوٹھ لگ رہا تھا
لیکن وہ جانتا تھا کے وہ ابرش کو راضی کر لے گا زیادہ دیر تک ناراض نہی رہنے دے گا

ابرش واشروم سے باہر آئی تو کمرے میں اب وہ نہی تھا وہ نڈھال سی بیڈ پر لیٹ گئی
ایک بار دوبارہ سب یاد آتے وہ سسکنے لگی

زاویار نے ساری رات جاگ کے گزاری ابرش کے ساتھ کی اسکو عادت ہو چکی تھی اُسکے سوالوں کے جواب دیتے دیتے اکثر وہ سو جاتا تھا ساری رات بیٹھ کر گزری،، اُسکی ناراضگی کا سوچ کر اُسکا دل الگ پریشان تھا بس صبح کا انتظار کرتا رہا کہ جا کر ایک دفعہ پھر اُس سے بات کرے اسکو سمجھائے ۔۔

ابرش کی آنکھ کھلی تو رات کو یاد کر کے ایک دفعہ پھر آنکھیں نم ہوئی
اُسکا سر چکرا رہا تھا آنکھیں دکھ رہی تھی بیڈ سے اٹھ کر وہ واشروم فریش ہونے کے لیے گئی
واشروم سے باہر قدم رکھے ہی تھے کے دروازہ نوک کر کے صفدر ملک داخل ہوئے

کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے انہوں نے سوالیہ نگاہوں سے ابرش کو دیکھا جو انکو دیکھ ،، کر خاموشی سے بیڈ کے کنارے پر جا بیٹھی

بکھرے بال سوجی ہوئی آنکھیں ساری رات رونے کا اندیشہ دے رہی تھی صفدر ملک کا دل ترپ گیا اپنی بیٹی کی اس حالت پڑ انہوں نے تیزی سے قریب آتے اُسے سینے سے لگایا

کیا ہوگیا ہے میرا بچہ اُسکی پیشانی پر ہاتھ لگایا تو حرارت کا احساس ہوا

ابرش میری جان یہ کیا خالت بنا رکھی ہے آپ نے بخار بھی ہو رہا ہے آپکو

جانتا ہوں ناراض ہیں آپ مجھ سے لیکن یوں خود کو تکلیف تو نہ دیں ابرش کو ہنوز خاموش دیکھ کے وہ پھر گویا ہوے

میں جانتا ہوں ابرش اپنے بابا سے ناراض ہیں مجھے معاف کر دو میرا بچہ میرا اور زاویار کا ارادہ آپکو دکھ پہنچانے کا نہیں تھا میں تو بس یہ چاہتا تھا کے میرے بعد کوئی مضبوط سہارا آپ کے پاس موجود ہو

،، جس سے آپ اپنی دل کی بات کر سکو

لیکن اگر میرے اس عمل سے آپکو تکلیف ہوئی ہے تو میں معافی مانگتا ہوں آپ سے صفدر ملک نے گلوگیر لہجے میں کہتے اُسکے آنسو صاف کیے جو مسلسل بے آواز رو رہی تھی لیکن آپ ابھی ساری حقیقت نہیں جانتی،،اصل وجہ آپکو ذویار کے ساتھ بیٹھنے کی کچھ،، ،،اور تھی،،اور پھر ساری بات اُسے بتاتے چلے گئے

،،ابرش سب سچ سنتی شاکڈ سی کیفیت میں صفدر ملک کو دیکھنے لگی
،،یہی سچ ہے میرا بچہ،،وہ بولتے اُسے ساتھ لگا گئے
ابرش کتنی ہی دیر اُنکے ساتھ لگی روتی رہی،،پھر آہستگی سے اُن سے دور ہوتے بولی

نہیں بابا ایسے مت کہیں میں نہی ہوں ناراض آپ سے بس مجھے برا لگا "کے آپ نے مجھ سے حقیقت چھپائی اگر آپ مجھے کہتے تو میں ویسے بھی زاویار کے ساتھ چلی جاتی بس

میں آپ کے رویے سی ہرٹ ہوئی ہوں لیکن ناراض نہی ہوں آپ پریشان نہ ہوں ،میں تمام حقیقت سے انجان تھی۔۔۔اسلیے غصہ آگیا،،

شکریہ میرا بچہ میں جانتا ہوں میری بیٹی بہت سمجھدار ہے اُسکے ماتھے پر لب رکھے میں بی کو آپکے روم میں بھیجتا ہوں آپکے پاس ناشتا کر کے پین کلر لین میرا پیارا بیٹا ابرش سر ہلا کر لیٹ گئی سر چکرآنے کی وجہ سے اُس سے بیٹھا نہی جا رہا تھا

زاویار نے قدم صفدر ملک کے روم کی جانب بڑھائے اجازت ملتے ہی وہ سلام کر کے اُنکے قریب بیٹھا ملازمہ بتارہی ہے ابر کی طبیعت ٹھیک نہی آپ اُنکے روم میں تھے کیا بات ہوئی اُن سے اسنے ایک ہی سانس میں اتنے سوال کر ڈالے

ناراض ہے ہم سے لیکن بتا نہیں رہی کہتی ہیں نہی ہوں ناراض لیکن میں جانتا ہوں کے وہ بات بہت جلد دل پے لگا لیتی ہیں

ظاہر نہیں کر رہی لیکن ہمارے اس عمل سے دل دُکھا ہے اُسکا۔۔میں اُسے سب سچ بتا چکا ہوں،،آپ کے وہاں جانے کا اصل مقصد،،اب اُمید ہے کے آپ اُسے راضی کر لیں گے۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی اُسے ابرش کی جنجھلای ہوئی آواز سنائی دی بی اما مجھے نہی کھانہ کچھ بھی پلیز وہ بازوں آنکھوں پے رکھے لیٹے ہوئے بولی"

زاویار نے اُنھیں جانے کا اشارہ کیا اور خود اُسکے قریب
آگیا اُسکی بکھری حالت دیکھ زاویار کا دل دُکھا
ابر اٹھئیں کچھ کھا لیں پھر میڈسن لینی ہے

ابرش نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اُسے دیکھا کیوں آئے ہیں آپ میرے روم میں پلیز جائیں یہاں سے ابرش نے ناگواری سے کہتے چہرہ موڑ لیا

میں نے آپ سے اجازت نہیں لی اٹھ کر بیٹھئیں جلدی سے ناشتا کرئیں یاں پھر میں خود کرواؤں زاویار نے سنجیدگی سے اُسے دیکھ کر کہا

ابرش ناراضگی سے اُس کی طرف دیکھ اٹھ کر بیٹھی کہیں وہ اپنی بات پر عمل ہی نہ کر دے

منہ کھولیں جلدی سے سنجیدگی سے بولتے اسکو دوا دی زاویار جانتا تھا کے ابرش شروع سے ہی اُسکے غصے سے ڈرتی تھی اسلئے کچھ دیر خود پر سنجیدگی طاری کر لی ورنہ وہ کبھی اُسکی بات نا مانتی ابرش پلکیں جپکائے اپنے آنسو روکنے کی کوشش کر رہی تھی جو ضبط کرنے کے باوجود بہنے لگے

اسکو زاویار کی اس رویے کی بلکل بھی عادت نہی تھی اتنی محبت دے کر اب اُسکا سخت انداز ابرش کو اور تکلیف دے گیا

،،اس طرح خود کو تکلیف دے کر آپ مجھے سزا دے رہی ہیں جانتا ہوں میں

ابرش کے آنسو صاف کرتا وہ اُسے دیکھتا بولا

ابرش نے نخوت سے اُسکے ہاتھ ہٹائے اور چہرہ موڑ لیا ،، سچ تو وہ جان گئی تھی لیکن جان بوجھ کر اُسے تھوڑا تنگ کرنا چاہتی تھی۔

ایسے نہ کریں ابر مجھے تکلیف ہو رہی ہے آپکے اس رویے سے زاویار اُسے دیکھ بولا

مجھے بھی ایسے ہی تکلیف ہوئی آپ کے جوٹھ سے آپکے ڈرامے سے، آپکو کیوں ہو رہی ہے تکلیف آپ تو جیت گئے ہیں آپ نے اپنا ٹاسک مکمل کیا ایک بگڑی ہوئی نا سمجھ لڑکی کو سدھار کر اب تو آپکو خوش ہونا چاہیے ۔

ابرش پلیز ایسے مت بولیں میری جان،،تایا نے آپکو ساری حقیقت بتائی تو ہے،، میرا مقصد آپکو تکلیف پہنچانا نہیں تھا پہلے بھی بتا چکا ہوں ۔

لیکن آپ نے پہنچائی ہے تکلیف مجھے ---میں نے کبھی خود کو اتنا کمزور نہی سمجھا جتنا آج سمجھ رہی ہوں ----میری ماں نہی تھی جب میں نے ہوش کی دنیا میں قدم رکھا بابا اور آپ ہی میرے لیے سب کچھ تھے لیکن پھر جب میں اپنی دوستوں کی ماں کو دیکھتی پھر مجھے کمی کا احساس ہوتا لیکن گھر آ کے وہ احساس دھندلا پر جاتا -----

جانتے ہیں کیوں ؟؟

" اسنے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا

کیوں کے آپ اور بابا ہمیشہ میرے ساتھ ہوتے لیکن پھر آہستہ آہستہ آپ مجھ سے دور ہوتے گئے اور بابا اپنے آفس میں اتنا بزی ہوتے کے مشکل سے میری بات سنتے

مجھے میری ماں کی کمی کا شدت سے احساس ہونے لگا پھر میں نے جان بوجھ کر ایسے کام کیے کے آپ اور بابا میری طرف متوجہ ہوں بابا نے مجھے پیار سے منع کیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گئے ۔

لیکن آپ نے مجھے روکا مجھے ڈانٹا میں خوش ہوئی کے آپ ہیں میرے پاس میرے ساتھ،،

میں اکیلی نہی لیکن پھر آپ بھی چلے گئے اور میں بلکل اکیلی ہو گئی
پھر اب اُس بگڑی ہوئی لڑکی کو سنبھالنے کے لیے آپ نے اُس سے نکاح کیا اُسے خود کی عادت ڈالی اُسے اعتماد میں لیا اسکو پیار دیا اسکو سمجھایا اسکو خدا کے قریب کیا،،
لیکن اس بار خود سے بہت دور کر دیا ،،مجھے نفرت ہو رہی ہے خود سے کیوں میں آپ کے فریب میں آئی کیوں مجھے آپ سے محبت ہوئی مجھے نفرت ہے آپ سے کاش میں کبھی آپکے ساتھ نہ گئی ہوتی وہ کہتی آنسو صاف کرتے اٹھنے لگی

،، زاویار نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے حصار میں لیا

ابرش نے اُسکے سینے پے ہاتھ رکھ کر اُسے دور کرنے کی کوشش کی لیکن اسنے اپنے بازوں اُسکے گرد سخت کیے

ایم سوری،، ریلی سوری پلیز "مجھے معاف کر دیں جانتا ہوں بہت تکلیف دے چکا ہوں آپکو جانے انجانے میں مجھے آپکو اس طرح اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا لیکن یقین کریں میں تو صرف آپکو اسپیس دینا چاہتا تھا کے آپ اپنی مرضی سے اپنی زندگی گزاریں

میرا مقصد آپکی دل آزاری کرنا نہی تھا میں اپنے اب تک کے تمام رویے کے لیے آپ سے معافی چاہتا ہوں زاویار نے اُسکا چہرہ ہاتھوں میں لیتے کہا

میرا مقصد آپکو تکلیف دینا نہی تھا میں تو صرف آپکو اپنے قریب کرنے کے لیے اپنے ساتھ لے کر گیا تھا لیکن باخدا میری محبت کو ڈراما اور ناٹک بول کر میرے جذبات کی اس طرح تذلیل نہ کریں

میں نے یہ سب صرف تایا جاں کی پریشانی کم کرنے کے لیے کیا اور آپکو آپکی دوستوں کی غلط کمپنی سے دور کرنے کے لیے کیا میں آپکو تکلیف نہی دینا چاہتا تھا آپ میری محبت ہے خاص ہیں میرے لیے پلز بار بار خود کو برا مت کہیں آپ کے الفاظ مجھے تکلیف دے رہی ہیں مجھے برا بھلا کہیں خود کو یوں برا کہہ کر آپ مجھے زیادہ تکلیف دے رہی ہیں

مجھ سے اس طرح منہ نا موڑیں آپکی بے رحی برداشت نہی کر پا رہا میں عشق کرتا ہوں آپ سے آپ کے بغیر جینے کا تصور بھی نہی کر سکتا یہ سوچ ہی میری جان لینے کے لیے کافی ہے کے آپ مجھ سے خفا ہیں میرا چہرہ نہی دیکھنا چاہتی

،،پلیز ایک دفعہ مجھے معاف کر دیں وعدہ کرتا ہوں کبھی آپکو ہرٹ نہی کرونگا

زاویار نے دھندلی آنکھوں کے ساتھ اُسکے لرزتے ہوئے وجود کو سینے سے لگایا

آئی ہیٹ یو آپ بہت برے ہیں میں کبھی آپ سے بات نہی کرونگی وہ کہتی اُسکے سینے پر مکے مارنے لگی

ام ریلی سوری میری جان بس ایک دفعہ اپنے زاوی کو معاف کر دو دوبارہ کبھی آپکو ہرٹ نہی کرونگا بس ایک دفعہ،،

وہ اُسکے بال نرمی سے سہلاتے ہوے کہہ رہا تھا

نہیں کبھی نہی آپ نے مجھے ہرٹ کیا میرا یقین توڑا وہ کہتی تھک کر روتی ہوئی اُسکی شرٹ کندھوں سے تھام گئی

میں آج بھی خود کو بھلا کر

اُسے راضی کرنے کی جستجو میں ہوں

اور وہ آج بھی مجھے

ایک لمحے میں بھلانے کی طاقت رکھتی ہے

اس نے کبھی سوچا بھی نہی تھا کے ابرش اتنی حساس ہو گی اتنی تکلیف برداشت کی ہوگی

اُس نے وہ تو صرف اُس سے اسلئے دور ہوا کے وہ اپنی مرضی سے اپنی زندگی گزارے

کاش وہ اُسے کبھی اکیلا نہ چھوڑتا تو آج وہ اتنی تکلیف میں نہ ہوتی

لیکن وہ جانتا تھا کے وہ بہت نرم دل کی مالک ہے اُسے معاف کر دے گی زیادہ دیر

ناراض نہی رہے گی اُسکے جس عمل سے ابرش اُس سے دور ہوئی ہے وہ سدھارے گا

اُسے محبت ،مان ،عزت "دے گا

وہ اُسکی کمر سہلاتا اُسکی نم آنکھوں پر لب رکھ گیا ۔۔۔کیا حال بنا دیا اتنی پیاری آنکھوں کا آپ خود کو تکلیف دے کر مجھے سزا دے رہی ہیں میری جان آپ اس طرح مجھ سے خفا ہونگی تو زاویار زندہ نہیں رہ پائے گا ایک دفعہ معاف کر دیں پلیز "

خدا معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اُسے دیکھتا وہ بولا

آپ کے وجود سے ہی میرا وجود ہے اور اگر آپ ہی مجھ سے دور چلی جائے گی تو میں مر جاونگا

ابرش نے اُسکے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھا اور سوجی ہوئی آنکھوں سے اُسے دیکھا ایسے مت بولیں ،،ناراض ہوں آپ سے غصہ آیا تھا آپکے اس عمل سے،، تکلیف ہوئی تھی

آپ کے جھوٹ سے لیکن ابرش کبھی بھی زاویار سے دور جانے کا نہی سوچ سکتی ۔۔

جس شخص نے مجھے میرے خدا سے ملایا میں اُس سے کیسے دور جا سکتی ہوں میری خوش بختی ہے کے خدا نے مجھے آپ جیسا ہمسفر دیا اتنی عزت اور محبت کرنے والا۔

،،،میں اُس سے چاہ کر بھی نہیں روٹھ سکتی

وہ باتیں ہی ایسی کرتا ہے سارا غصہ پگل جاتا ہے ۔

میں نے آپکو معاف کیا اللہ کی رضا کے لیے اگر اللہ مجھے معاف کر سکتا ہے تو میں تو پھر ایک عام سی انسان ہوں اور ویسے بھی آپ نے کہا اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے میں اللہ کے پسندیدہ بندوں میں شامل ہونا چاہتی ہوں کہتے اسنے اپنا سر زاویار کے سینے پر رکھا

،،شکریہ میری زندگی

میں کبھی بھی آپکو شکایت کا موقع نہیں دونگا زاویار نے محبت سے اُسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا اور اُسے بیڈ پر لٹاتا اُسکے بالوں میں اُنگلیاں پھیرنے لگا جلد ہی وہ نیند میں چلی گئی اُسکے ماتھے پر لب رکھتا کمفرٹر اُس پر دیتا اُسکے ساتھ ہی لیٹ گیا کل رات سے اُسکی ناراضگی کا سوچ کر اسنے ایک پل آنکھ نہی لگائی تھی

ابرش کی آنکھ کھلی تو ظہر کی اذان ہو رہی تھی ساتھ لیٹے زاویار کی طرف نظر پڑی تو لب مسکرائے

گرے شرٹ میں ماتھے پر بکھرے گھنے بال چہرے پر ہمیشہ کی طرح نرمی لیے ابرش کو ، وہ بہت پیارا لگا کچھ دیر اُسے ایسے ہی دیکھتی رہی

پھر ہاتھ بڑھا کر اُسکی ہلکی بیئرڈ پر پھیرا اٹھ جائیں زاوی ظہر کا وقت ہو گیا ابرش کو اُسکی کہی سب باتین یاد آئی وہ کتنی محبت کرتا تھا اُس سے میرے اللہ میں آپکا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔

،، مجھے اتنی محبت کرنے والا شخص دیا وہ دل۔میں خدا سے ہمکلام تھی

زاویار نے آنکھیں کھولی تو وہ اُس پر جھکی اُسے اٹھا رہی تھی اُس نے جان بوجھ کے پھر سے آنکھیں بند کرلی لیکن اُسکی یہ حرکت ابرش سے مخفی نہ رہ سکی

ابرش اُسکے کان کے پاس جھکی اور چیخ کر اُسکا نام لیا
زاویار ہربرا کر اٹھ بیٹھا اور حیران نگاہوں سے ابرش کو دیکھا جو ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی

ایک منٹ رک جائیے بتاتا ہوں میں آپ کو اس سے پہلے کے زاویار ابرش تک پہنچتا وہ تیزی سے واشروم میں بند ہو گئی
وضو کرکے وہ باہر آئی تو زاویار موجود نہی تھا نماز ادا کر نیچے کا رخ کیا

صفدر ملک لاؤنج میں بیٹھے زاویار سے کچھ بات کر رہے تھے جب وہ اُنکی جانب آتے دکھائی دی اُنکے قریب آتے ہی ابرش نے سلام کیا

آ گئی میری بیٹی اب طبیعت کیسی ہے میری جان ابرش کو اپنے حصار میں لیتے انہوں نے نرمی سے استفسار کیا
میں ٹھیک ہوں بابا ابرش نے مسکرا کر جواب دیا اور زاویار کی طرف دیکھا جو اُسے دیکھ منہ پر ہاتھ پھیر بدلہ لینے کا اشارہ کر رہا تھا ابرش کو اُسے دیکھ اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا

صفدر ملک انکو دیکھ گویا ہوے
اچھا میرا بیٹا آپ دونوں لنچ کرلو مجھے آفس کے ایک کلیگ سے ملنے جانا ہے پھر رات میں ڈنر اکٹھے کریں گے

اوک بابا آپ جائیں ابرش نے مسکراتے ہوے اُنہیں دیکھتے کہا

جیسے ہی صفدر ملک نے لاؤنج سے باہر قدم رکھے زاویار ابرش کی طرف تیزی سے بڑھا ابرش نے اُسے دیکھ دور لگائی صوفے کے گرد گھومتی وہ مسلسل ہنس رہی تھی اور زاویار اُسے پکڑنے کی ناکام کوشش میں تھا

زاوی میں تھک گی ہوں بریک لے لیں معصومیت سے کہتی وہ بیٹھ گئی

اچھا بیٹا اپنی باری میں بریک یہاں کوئی ہم گیم نہی کھیل رہے میں اپنا بدلہ لینے کے لیے آپکو پکڑ رہا تھا زاویار نے اُسے اپنے حصار میں لیتے کہا

ابرش اُسکی جانب معصومیت سے دیکھتے گویا ہوئی آپ کیا مجھ سے بدلہ لین گے،،چہرے پر بلا کی معصومیت لیے وہ آنکھیں پٹپٹاتی اُس کے گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھ رہی تھی

،،اور زاویار تو بس اپنی بیوی کی چلاکی پر عش عش کر اٹھا

سہی کہتے ہیں بھلائی کا تو کوئی زمانہ ہی نہی ایک تو میں نے آپکو جگایا اور الٹا آپ مجھ سے ہی بدلہ لے رہے ہیں

آپکو تو میرا شکر گزار ہونا چاہیے میں نے وقت پر آپکو اٹھایا ورنہ نماز قضاء ہو جاتی اور پھر آپکو گناہ ملتا قبر میں سانپ کاٹتے ۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن خیر کوئی بات نہی آپ لے لین اپنا بدلہ

ابرش نے مصنوئی آنسو صاف کرتے کہا

زاویار کو اُسکی چلاکی کا اچھے سے علم تھا اسی لیے

مسکراتا اُسکے سرخ رخسار پر لب رکھ گیا اچھا میری جان نہی لیتا آپ سے کوئی بدلہ اور بہت شکریہ میری جان آپ نے مجھے نماز کے لیے اٹھایا

اب باتین بعد میں کر لیں میرے پیٹ میں چوہے ریس لگا رہے ہیں رات سے کچھ نہی کھایا اٹھیئں لنچ کرتے ہیں زاویار نے اُسکا ہاتھ تھام کے اٹھایا زندگی حسین ہے آپ کے ساتھ کہتی اسنے مسکراتے ہوے اُسکی پیشانی پر لب رکھے ----الحمدُ للہ

آپکا بہترین دوست ساتھی وہی ہے جو آپ کی آخرت کی فِکر کرے، جِس کے ساتھ ،گُفتگو سے آپ کی معلومات اور ایمان بڑھے
جو نیکیوں کے میدان میں آپ کے ساتھ سبقت لے جانے کی دوڑ لگائے، جو آپ کو حق اور پریشانیوں میں صبر کی تلقین کرے، اگر آپ کو کوئی ایسا ملے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کیونکہ یہی تو ایمان کے ساتھی ہوتے ہیں۔

وقت بہت تیزی سے گزر رہا تھا چھ ماہ پر لگا کر گزر گئے

زاویار اپنی جوب کے ساتھ ساتھ بزنس میں صفدر ملک کی بھی ہیلپ کرتا

ابرش نے مدرسہ جوائن کیا ہوا تھا جہاں وہ ترجمہ تفسیر پڑھ رہی تھی یونی سے آکر وہ سیکنڈ ٹائم وہاں جاتی جب تک وہ آتی زاویار اور صفدر ملک بھی گھر آ جاتے رات کو ڈنر سب مل کر کرتے اور ساتھ ساتھ ابرش کی ساری دن کی روداد سنتے

ابرش بیٹا مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے میں چاہتا ہوں کے اب ہم آپ کا ایک گرینڈ ریسیپشن رکھیں اور جس میں سب انوائیٹ ہوں پہلے بھی نکاح کے وقت زیادہ لوگو کو نہی بلا سکے ہم

بابا میں نہی چاہتی کے بے پردگی ہو اسلئے آپ اپنے آفس کالیگ کی پارٹی علیحدہ سے کر لیں جس میں بس زاویار شامل ہونگے اور ایک چھوٹی سی تقریب قریبی رشتے داروں کے لیے رکھ لیں تاکہ وہ باتیں نا بنائیں ابرش نے اطمینان سے کہتے اُنکی جانب دیکھا

ماشاء اللہ میری بیٹی تو بہت سمجھدار ہو گئی ہے ٹھیک ہے بیٹا جیسے آپ کو ٹھیک لگے

زاویار سے تو وہ پہلے ہی بات کر چکے تھے اسلئے تقریب کی تاریخ فائنل کر رہے تھے

تو ٹھیک ہے پھر اس ہفتے کو ہم چھوٹی سي تقریب کر لیتے ہیں اور سب رشتے داروں کو انوائیٹ کر لیتے ہیں ابرش اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب نماز ادا کرنے چلی گی

جبکے زاویار اور صفدر ملک باتوں میں مصروف ہو گئے
تیاریوں میں وقت کا پتہ ہی نہیں چلا اُنکے گھر کے لون کو سجایا جا رہا تھا ابرش چاہتی تھی کے گھر میں ہی فنکشن کیا جائے اسلئے لون کو ہی خوبصورتی سے سجایا جا رہا تھا تھا وہ ٹیرس پر کھڑی نیچے دیکھ رہی تھی صبح اُسے زاویار کے کمرے میں شفٹ کر دیا جائے گا

سوچ کے اُسکا دل گھبرا رہا تھا بیشک وہ اُسکے ساتھ بہت اٹیچ تھی لیکن اب وہ اُسکے اور اپنے درمیان رشتہ استوار کی نوعیت سمجھ چکی تھی اسی لیے اس سے تھوڑا ہچکچاہٹ محسوس کرتی اُسکی خمار زدہ آنکھوں سے اُسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگتا

لیکن وہ زاویار سے دور رہ کر اسکو اور آزمانا نہی چاہتی تھی اُسکی آنکھوں میں اپنے لیے محبت کو وہ دیکھ سکتی تھی کب تک اُس سے دوری برقرار رکھتی

پہلے تو وہ اتنی جلدی رخصتی چاہتی ہی نہیں تھی لیکن
درس میں اُسے اس کی استاد نے بتایا تھا کے بالغ لڑکی کے نکاح کا حکم اسلام میں ہے
۔

اور ہمارے نبی نے اسکی مثال حضرت عائشہ عنہ سے نکاح کر کے دی نکاح کے وقت حضرت عائشہ کی عمر نو سال تھی
حضور صلی علیہ وسلم نے فرمایا کے مرد کو عورت کی ضرورت ہوتی ہے اور عورت کو مرد کی دونوں ایک دوسرے کا لباس ہیں

یہ سب باتین سن کر ابرش پریشان ہو گئی کی وہ زاویار سے دور رہ کر خدا کی ناراضگی کا سبب تو نہی بن رہی

اسی لیے خاموشی سے رخصتی کے لیے راضی ہو گئی وہ نہی چاہتی تھی کے اپنی شوہر سے دور رہ کر خدا کی گنہگار بنے

اور ویسے بھی وہ زاویار سے محبت کرتی تھی اُسکے ساتھ رہنا چاہتی تھی تو پھر اعتراض کس چیز کا۔

لون میں گہما گہمی لگی ہوئی تھی سب مہمان آنا شروع ہو چکے تھے زاویار اور صفدر ملک مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے

مہمان آچکے تھے کچھ باتوں میں تو کچھ کھانا کھانے میں مصروف تھے اور کچھ دلہن کے آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے

زاویار خود ہی اُسے لینے کمرے میں آیا وہ نظریں جھکاے بیٹھی انگلیاں چٹخا رہی تھی وہ پنک میکسی میں ہلکا میک اپ کیے اُسے بلکل حسین پری لگی،،کچھ لمحے تو نظریں پلٹنے سے انکاری کر رہی تھی،،لیکن خود پر ضبط کرتے

زاویار نے اُسکا ہاتھ تھام کر اپنے برابر کھڑا کیا

ریلیکس رہیں ابر میں آپکے ساتھ ہوں کہتا وہ اُسے اپنے ساتھ لیے سب کے درمیان سے گزر کر اسٹیج کی جانب آیا

،،،،ابرش نے ایک نظر سب کی جانب دیکھا سب اُس سے ملنے آ رہے تھے

سب نے اُسکی بہت تعریف کی اُن دونوں کو دعائیں دی کچھ ہی دیر میں آہستہ آہستہ سب رخصت ہونے لگے ابرش کی تھکن کا سوچتے زاویار نے اسے بی اماں کے ساتھ روم میں بیج دیا

بی اما کے ہمراہ وہ زاویار کے کمرے میں داخل ہوئی بی اما نے اُسے بیٹھا کر محبت سے ماتھے پربوسا دیا اور باہر آ گئی ابرش کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا آنے والے لمحات کا سوچتے اُسکے ماتھے پر پسینہ آ گیا

کچھ ہی دیر میں زاویار دروازہ کھولتا اندر آیا جیسے ہی زاویار نے دروازہ بند کرتے اُسکی طرف دیکھا جو نظریں جھکائے بیٹھی کنفیوز سی تھی

زاویار چلتا اُسکے قریب بیٹھا اور اُسکا نازک ہاتھ پکڑا

ریلیکس "رہیں ابر میں آپکا زاوی ہوں

جس معصوم کو آپ سوئے ہوے ٹانگیں مارتی تھی ابرش اُسکی بات پر ہنس دی

اُسکے حسین چہرے کو دیکھتے زاویار نے اُسکے ہاتھ پر اپنے لب رکھے

" بہت خوبصورت لگ رہی ہیں ماشااللہ

ابرش کبھی مجھ سے خفا نہی ہونا آپ بہت خاص ہیں میرے لیے بہت محبت کرتا ہوں آپ سے اور ساری زندگی کرتا رہونگا میں چاہتا تھا کے آپ ہمارے رشتے کو دل سے تسلیم کریں اسی لیے میں نے اس وقت کا انتظار کیا کے آپ خود میری طرف آئے ------ ہمارے رشتے کو سمجھیں میں بس اتنا جانتا ہوں کہ میں آپ سے بے پناہ عشق کرتا ہوں آپ کے بغیر جینے کا سوچ بھی نہی سکتا کہتے ہی زاویار نے اُسکی پیشانی پر لب رکھے اور بہت خوبصورت سا گولڈ کا بریسلٹ اُس کو پہنایا

وہ شرارت سے اُسے دیکھتا ہوا بولا،، پھر کیا خیال ہے ابر !! بے بی "نہیں چاہیے اب آپکو ؟؟"

ابرش اُسکی بات پر کانوں کی لوں تک سرخ پڑ گئی، زاوی آپ بہت برے ہیں کہتی اپنا چہرہ اس کی سینے میں چھپایا

زاویار نے مسکراتے ہوے دل میں خدا کا شکر ادا کیا اور اُسے سینے میں بینچ لیا

پانچ سال بعد

پڑھو بسملہ ------ب ،،بچھ """"نہیں بیٹا "بسم اللہ "ابرش اپنی بیٹی کو دعا پڑھا رہی تھی اور وہ چھوٹی اما اتنی سمجھدار تھی جانتی تھی کے دعا کے بعد ماں کھانا کھلائے گی اسی لیے پہلے ہی بول پڑی

،، مما مدھے تھانہ نہیں تھانہ بابا آئیں دے نہ اُن تے چھات

بابا نے ابھی نہی آنا اور آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھوڑا سا کھا لو پھر بابا ساتھ بھی کھا لینا زمل میری جان کھانا نہیں کھائیں گی تو بریو گرل کیسے بنئیں گی ابرش نے اُسے پچکارتے ہوئے کہا

میرا بچہ تھوڑا سا کھا لو بس ابرش نے چمچ اُسکے مُنہ کی جانب بڑھائی لیکن وہ نہ میں سر ہلاتے پیچھے ہو گئی ،،بابا چھات "

اُفف میرے اللہ زاوی پتہ نہیں کب آنا ہے آپ نے زمل چپ کر کے یہ کھاو ورنہ تھپر لگاؤنگی اس سے پہلے کے ابرش اُس کو کچھ اور کہتی زمل نے دور لگا دی

،نہیں تھانہ میں بابا شات

ساتھ ہی زاویار اور صفدر ملک اکٹھے داخلی دروازے سے آتے دکھائی دیے زاویار تیزی سے چلتا ہوا زمل کے پاس آیا جو اُسے دیکھ بابا بابا بول ہاتھ اٹھا رہی تھی اُس نے محبت سے اُسے بانہوں میں بھرا اور اُسکے گال چومتے

بولا ،،ابر میری چھوٹی سی جان پر کیوں ظلم کر رہی ہیں آپ

بابا مما مدے تند ٹرتی ہیں زمل پنک فروک پہنے سر پر چھوٹا سا سکارف لیے ماں کی شکایت لگا رہی تھی زاویار کو اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا محبت سے اُسکے دونوں گال چوم لیے،، کیوں تنگ کرتی ہیں آپ ابرش میری بیٹی کو صفدر ملک زاویار سے اُسے لیتے بولے

،بابا آپ بھی اب اسک طرف داری کر لیں

میں نہیں یہ دادی اما مجھے تنگ کرتی ہے کب سے کھانا کھلانے کی کوشش کر رہی ہوں لیکن اسنے ایک ہی ضد پکڑی ہوئی ہے۔

نو نانوں مما مدے تند ترتی میں تچھ نہی کیا زمل اب اپنے نانا جان کی گود میں بیٹھی ابرش کی شکایت لگا رہی تھی

ابرش میری بیٹی کو اب آپ نے بلکل بھی تنگ نہی کرنا۔

زمل تو بہت اچھی ہے بلکل بھی تنگ نہیں کرتی سکندر ملک مصنوئی خفگی لیے ابرش کو بولے اور زمل نانا کی شہہ پر مزے سے بیٹھی آنکھوں میں شرارت لیے ماں کو دیکھ رہی تھی

اب آپ دونوں مجھ سے بات نہیں کرنا ابرش منہ پھولاتی صفدر ملک اور زمل کی جانب دیکھ کے بولی

" حد ہو گئی ہے میری تو کوئی ویلیو ہی نہی رہی اس گھر میں

زاویار نے مسکراہٹ چھپاتے اُسے ساتھ لگائے بولا آپ کی ہی تو ویلیو ہے میری جان آپ بس پریشان نہ ہوا کریں زمل چھوٹی ہیں ابھی اسی لیے ضد کرتی ہیں میں بس آ رہا تھا ٹریفک کی وجہ سے لیٹ ہو گیا۔

♡♡♡♡

ابرش اپنی اڑھائی سال کی بیٹی زمل کو کھانہ کھلانے کی کوشش کر رہی تھی جو باپ کے ساتھ بہت اٹیچ تھی اور زیادہ تر اپنے بابا کے ساتھ ہی کھانا کھاتی "

زمل بہت پیاری گرے آنکھوں والی سرخ و سفید پھولے گالوں والی بچی تھی

سب گھر والوں کی اُس میں جان تھی

زمل زیادہ اپنے بابا اور نانا کے ساتھ اٹیچ تھی شرارتوں میں سب سے آگے سارے گھر میں اُسکی وجہ سے رونق لگی رہتی۔

،، آپ لوگ فریش ہو جائیں میں کھانا لگواتی ہوں زمل آپ میرے پاس آ جاؤ
ابرش کہتی زمل کو اٹھانے لگی

نو میں بابا پاش کہتی وہ زاویار کی گود میں بیٹھ گئی

زمل کو باپ کے ساتھ چپکے دیکھ وہ اسے آنکھیں دکھاتی
سرخ چہرے سے اُسے دیکھتی آگے بڑھی
جو باپ کو دیکھ کر اُسے بھول ہی جاتی تھی زاویار اُسے دیکھ گویا ہوا

آپ رہنے دیں اسے میں آتا ہوں فریش ہو کے اور زمل کو لیے کمرے کی جانب چل دیا

فریش سا وہ زمل کو لیے ڈائنگ میں داخل ہوا

بیٹھتے زمل کو اپنی گود میں بیٹھایا

پھر زمل نے اپنے بابا کے ہاتھ سے کھانا کھایا اور ساتھ ساتھ اپنے نانا کو ماں کی دن بھر کی شکایتیں بھی لگائی ایسے ہی ماں بیٹی کی نوک جھوک میں کھانا کھایا گیا

لاؤنج میں بیٹھے سب زمل کی شرارتوں پر مسکرا رہے تھے ،،وہ لوگ خوش اور مطمئن تھے،،جو لوگ دوسروں کے ساتھ کبھی نہیں انصافی نہیں کرتے اور اپنا فیصلہ خدا پر چھورتے ہیں ،،خدا اُن کو کبھی نہ اُمید نہیں کرتا ۔

زمل تھک کر باپ کی گود میں بیٹھتی اُسکے سینے میں منھ دیے سونے لگی،،زمل ابھی نہیں سونا میں آپ کے لیے ملک لا رہی ہوں پہلے اُسے فینیش کرنا ہے ابرش اُسے سوتا دیکھ جلدی سے کیچن کی جانب بڑھ گئی۔

ابرش نے کمرے میں قدم رکھا تو زمل باپ کے سینے سے لگی سو رہی تھی اُسکا روز کا یہی معمول تھا زاویار کے بغیر وہ سوتی نہی تھی

ابرش چلتی ہوئی خاموشی سے اُسکے پاس بیٹھی زاویار سوئی ہوئی زمل کو بیڈ پر لٹا کر ابرش کی طرف متوجہ ہوا اور اُسے اپنے حصار میں لیا کیا بات ہے آج میری جان بہت خاموش ہیں کچھ نہی بس ویسے ہی یہ آپکی بیٹی مجھے بہت تنگ کرتی ہے میری بلکل نہیں سنتی ابرش دھیمی آواز میں بولی

زاویار محبت سے اُسکی جانب دیکھ گویا ہوا میری جان آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں زمل ابھی بہت چھوٹی ہیں اور بچے اسی طرح کرتے ہیں آپ اسے پیار سے ٹریٹ کیا کریں

،آپ مجھ سے زیادہ اپنی بیٹی سے محبت کرتے ہیں "ابرش منہ پھلاتی گویا ہوئی

زاویار نے اُسکی بات پر مسکراتے ہوے اُسکا چہرہ ہاتھوں میں لیا وہ اسلئے کیوں کے وہ آپکے وجود کا حصہ ہے مجھے جتنی محبت آپ سے ہے اتنی ہی اپنی بیٹی سے بھی اسلئے ایسا مت سوچا کریں

آپ اور زل میری زندگی ہیں آپ نے مجھے اتنا پیارا تحفہ دے کے میری زندگی حسین بنا دی اور پلیز آپکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا میں "

قیامت کے روز خدا کے آگے جواب دہ ہونا ہے مجھے پوچھ ہوگی مجھ سے کیوں اپنی بیوی کو رولایا

اُسکے محبت سے چور انداز پر ابرش کی آنکھیں نم ہوئی

"آپ اتنے اچھے کیوں ہیں؟؟ زاوی

کہتی وہ اُسکے سینے سے لگی زاویار ملک کے اُسکی زنگی میں آنے سے ابرش کی زندگی بہت خوبصورت اور مکمل ہو گئی تھی

زاویار اُسے خاموش دیکھ گویا ہوا ابرش کیا ہوا --------

" ابرش اُسکے سینے سے جدا ہوتے نم آنکھوں سے بولی

شکریہ "میری زندگی میں آنے کے لیے میری زندگی حسین بنانے کے لئے مجھے میرے خدا ،، سے قریب کرنے کے لئے

ہر مرد کا تو مجھے نہی پتہ کیسا ہوتا ہے لیکن خدا نے جو میری قسمت میں لکھا میں دعا کرتی ہوں آپ جیسا شریک حیات سب کو ملے خدا نے آپکو مجھے تحفے کی صورت میں دیا ہے میں اُس ذات پاک کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے جسنے مجھے عزت محبت اور مجھے راہِ راست پر لاے شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے مجھ سے محبت کرنے کے لیے

یہ میرا فرض تھا میری جان میں آپکا ہمسفر ہوں مجھ پر اللہ نے فرض کی ہے آپ کی ذمے داری مرد عورت کا محافظ ہے اُس پر فرض ہے اپنے خاندان کی ذمے داری اُنکی کفالت اور میں تو آپکا شریک حیات ہوں میاں بیوی کو اللہ نے ایک دوسرے کا لباس بنایا ہے میں چاہتا ہوں کے قیامت کے روز آپ اور میں جنت میں اکٹھے ہوں

میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں آپ بری نہی تھی بس خدا سے دور تھی ایک شوہر ہونے کے ناطے مجھ پر فرض ہے کے میں اپنی بیوی کو صراط مستقیم پر لاؤں اور میں نے وہی کیا زاویار نے مسکراتے ہوئے اُسکے ماتھے پر لب رکھے

سنو اے محرم ہستی---

،سنو اے زیست کے حاصل

،مجھے کچھ دن ہوے شدت سے یہ محسوس ہوتا ہے

،کہ میں دنیا میں جس قدر بھی خود کو گم کروں

، مجھ کو تمہارا دھیان رہتا ہے

،میرے معمول کے سب راستے اب بھی تمہاری سوچ سے ہو کر گزرتے ہیں

،تمہاری مسکراہٹ آج بھی اس زندگی میں روشنی کا استعارہ ہے

،تمہارے ہجر سے اب تک میرے دل کے درودیوار پر وحشت برستی ہے

،میرے اندر کی ویرانی مجھے ہر آن ڈستی ہے

،بہت سے ان کہے جذبے جو ہم محسوس کرتے تھے

،وہ مجھ سے بات کرتے ہیں

،میری تنہائی اب بھی تمہارے عکس کی پرچھائیوں کو ڈھونڈ لیتی ہیں

سنو اے محرم ہستی ----

، میں اپنے آپ سے کب تک لڑوں

،کب تک میں خود سے جھوٹ بولوں

،میں تمہارے بعد زندہ ہوں، مکمل ہوں

میں اپنے کھوکھلے پن کو چھپاؤں کس طرح خود سے؟

اٹھائے کب تلک رکھو انا کا ماتمی پرچم؟

میں کب تک یہ کہوں سب سے؟

،کہ میں اس ہجر میں خوش ہوں

،سنو اے زیست کی حاصل

مجھے اقرار کرنا ہے---

،میں اپنے آپ سے لڑتے اب تھک چکی ہوں

،کہ میں تو اس لڑائی میں

،کئی راتوں کو نیندیں اور کئی خوشیوں بھرے موسم

،فقط اک جھوٹ میں جینے کی خاطر ہار ائی ہوں

سنو اے محرم ہستی ---

مجھے تسلیم کرنے دو--

،میری اس زندگی کا تم ہی روشن حوالہ ہو

میری تکمیل تم سے ہے--

،تمہیں کھونے کا سوچوں بھی تو میری سانس رکتی ہے

سنو اے محرم ہستی --

سنو اے زیست کی حاصل

اپنی خوبصورت آواز میں بولتے اُس نے ابرش کی آنکھوں پر لب رکھے،،اُس کے اس قدر خوبصورت اقرار پر ابرش کی آنکھیں بھیگ گئی---

،،،،،،شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے مجھے اتنا خوبصورت تحفہ دینے کے لیے زندگی حسین ہے آپ دونوں کے سنگ------ زاویار نے اُسے محبت سے سینے میں بینچ لیا ساتھ ہی زمل کے رونے کی آواز پر وہ دونوں اُسکی جانب متوجہ ہوئے

اسکو پتہ نہیں کیسے پتہ لگ جاتا ہے کہ میں آپ کے پاس ہوں ابرش زاویار کو دیکھ خفا ہوتی بولی جو جلدی سے اٹھتا زمل کو شانے پر ڈالے تھپک رہا تھا اور وہ بھی اپنے باپ کے پاس آتے ہی پھر سے سو گئی

ابرش اُنکے قریب آتے زاویار کے شانے پر سر رکھتی آنکھیں موند گئی زاویار نے سرشاری سے دونوں کے گرد حصار قائم کیا اور خدا کی ذات پاک کا شکر ادا کرتے آیت پڑھی

.فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

ترجمہ : تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ
www.facebook.com/groups/novelbank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں
www.instagram.com/pdfnovelbank